سماجی سائنس

SOCIAL SCIENCE

8

برائے جماعت ہشتم

8th STANDARD

حصّہ دوّم

Part- II

کرناٹک ٹکسٹ بک سوسائٹی (ر)
100فیٹ رنگ روڈ، بنشنکری، تیسرا اسٹیج، بنگلورو - 85

©KTBS
Not to be republished

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	تاریخ	
7	موریا اور کوشانس	1
8	گپتا اور وردھنا دور	8
9	جنوبی ہندوستان ۔ شاتا واہانا، کدمبا، گنگا	17
10	بادامی کے چالوکیہ اور کانچی کے پلّوا	25
11	منی کھتیا کے راشٹر کوٹا اور کلیانا کے چالوکیہ	32
12	دوراسمدرا کے چولا اور ہوئسلہ	40
	سیاسی سائنس	
3	انسانی حقوق	47
4	مقامی حکومت	53
	سماجیات	
3	سماجی ادارے	65
4	معاشرہ کی قسمیں	71
	جغرافیہ	
3	فضائی کرّہ	84
4	آبی کرّہ	98
5	حیاتیاتی کرّہ (بیوسفیر)	108
	معاشیات	
3	قومی آمدنی اور بھارت کے اقتصادی انتظام کے مختلف شعبہ جات	114
4	سرکار اور اقتصادیات	127
	تجارتی تعلیمات	
1	تجارت اور صنعتیں	139
2	مختلف تجارتی اداروں کا ظہور	150

©KTBS Not to be republished

تاریخ

باب ہفتم

موریہ اور کوشانس

MAURYAS AND KUSHANS

اس باب کے مطالعہ سے نہ جائیں گے۔

☆ ہندوستان کی سب سے پہلی حکومت موریہ تھی

☆ شہنشاہ اشوک کے خدمات انتظامیہ اور فن اور فن تعمیر میں اس کے خدمات

☆ کشانس ک تاریخ انتظامیہ اور ان کے خدمات کے متعلق

☆ ہندوستانی نقشہ میں اشوک کی حکومت کے علاقوں کی نشاندہی

©KTBS
Not to be republished

موریہ

موریہ سلطنت پہلی ہندستانی سلطنت تھی۔انہوں نے مگدھا سے اپنی حکومت کی۔اس سلطنت کے مشہور بادشاہوں میں چندر گپتا، بندوسارا اور اشوکا ہیں اس سلطنت کا بانی چندر گپتا تھا۔یونانی سفیر میگا تھینز نے چندر گپتا کی کامیابی ''انڈکا'' میں ذکر کیا گیا ہے اور اسے ہمیشہ کے لئے لافانی بنادیا ہے۔

اشاراتی ذرائع: جو ذرائع ہمیں دستیاب ہوئے ہیں وہ بالکل کم ہیں لیکن اس کے باوجود بھی اہم معلومات موریہ کے تعلق سے یہ ہیں۔

میگھاستھنیز ''انڈکا'':

میگاستھینز ہندوستان میں چندر گپت موریا کے دربار کا یونانی سفیر تھا اس نے پاٹلی پترا میں جو تجربے حاصل کئے اس کو''اندکا'' میں درج کیا ہے لیکن اصل انڈکا کتاب کا پتہ نہ چلا اس کے بعد یونان کے دیگر مصنفوں جیسے اریں، سٹرابو، ڈیوڈورس اا اور پلنی کے حوالہ سے پتہ چلتا ہے کہ موریہ دور حکوت کے شہری نظام، سماجی اور مذہبی زندگی کے تعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔

''کوٹلیہ''ارتھا شاستر:

ارتھا شاستر چندر گپتا موریہ کا استاد اور اس کا وزیر اعظم ''کوٹیلہ'' کی تحریر کردہ کتاب ہے جو چانکیہ یا وشنو گپتا کے نام سے بھی جانا جاتا تھا یہ کتاب سنسکرت زبان میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ انتظامیہ غیر ملکی تعلقات اور عدلیہ کے کام وکاج سے بادشاہ کو آگاہ کیا جاتا تھا۔ موریہ دور حکومت میں سیاسی' اقتصادی اور انتظامیہ' سماجی اور دیگر پہلو کو جاننے کے لئے اس کتاب کے مطالعہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مودرا ارکھشا: یہ سنسکرت زبان کا ایک ڈرامہ ہے جس کا مصنف وشا کھا دتا ہے جس نے چندر گپتا موریہ کو اقتدار پر لانے کے لئے کیا ہوا کے عمل کو بیان کیا ہے۔

''دیپاومشا اور راجاومشا: یہ سری لنکا کے بدھ مذہب کے حامی مصنف ہیں سری لنکا میں بدھی ازم کے پھیلاؤ میں اشوکہ کی کوششوں کو بیان کیا ہے۔

''اشوک کے کتبہ'': ان کتبوں سے اشوکہ کے متعلق معلومات فراہم کرنا کا ذریعہ ہے اس میں اشوکہ کی حکومت کے حدود اور ''دھاما'' تک پھیلاؤ اور کالنگا کی جنگ کے تفصیلات ملتے ہیں۔

چندر گپت موریہ [C.E 321-298]:

چندر گپت موریہ نے موریہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔ 24 سال کی عمر میں چندر گپت نے اپنے استاد کوٹیلیہ کی رہنمائی میں نندا سلطنت کے آخری حکمران کو معزول کر کے اقتدار حاصل کیا۔ شمال مغربی ہندوستان میں سکندر Alexander کے نمائندے سیلکوکس I چندر گپت موریہ نے ان پر جنگ کا اعلان کیا جو CE305 میں عہد نامے پر ختم ہوئی سیلوکس (Seleucus) کے مطابق چندر گپت موریہ کو چار علاقے جو آج کا افغانستان اور بلوچستان سوپنے کے اس کے علاوہ اس نے اپنی بیٹی کو چندر گپت سے بیاہ کیا اس سے مگدھ سلطنت نے شمال مغربی ہندوستان پر حکومت کی جین مذہب نے متن کے حوالے یہ بتایا گیا ہے کہ چندگپت موریہ نے اپنی سلطنت کی بھاگ دوراپنے بیٹے بندوسارا کے حوالے کر کے جین مذہب قبول کرلیا۔ اس کے بعد جین مذہب کے پیشواؤں کے ساتھ کرناٹک کے شراون بیلگولہ کا بھی سفر کیا۔ اس کے بعد چندر گپت نے ''سلیکھنا ورتا'' (SALLEKAHAN VARTA) کے معنی [موت تک اواس] کر کے چل بسا۔

شہنشاہ اشوکہ:۔ CE - 273-232:

اسی سلطنت کا ایک اہم بادشہنشاہ اشوکہ ہندوستان کا حکمران بنا یہ بندوسارا کا بیٹا تھا اور بندوسارا کی دور حکومت

©KTBS
Not to be republished

میں اشوک جین اور تکشا شیلا کا گورنر تھا۔تکشا شیلا کے عروج کے د بنائے رکھا۔ بدھ مذہب کے متن کے مطابق بندوسارا کی موت کے بعد اشوکہ نے اپنے 99 بھائیوں کو قتل کر کے تخت نشین ہوا اس کے تقریباً چار سال تک سلطنت کے لئے اپنے بھائیوں سے جنگ کی۔قبل مسیح 269 سال میں اشوک تخت نشین ہوا۔آٹھ سال بعد اس نے کالنگا پر جنگ کی۔ حکمران بنے کے بعد اس نے صرف یہ جنگ کی۔

کالنگا کی لڑائی:

قبل مسیح 261 میں اشوکہ نے کالنگا پر جنگ کا اعلان کیا جنہوں نے موریہ سلطنت کو ماننے سے انکار کیا تھا۔اس جنگ کے تعلق سے اشوکہ کے 13 واں سنگی کتبہ میں مزید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔اشوکہ اپنی تاج پوشی کے آٹھ سال بعد کالنگا پر جنگ کا اعلان کیا ڈیڑھ لاکھ قیدیوں کو اس جنگ میں زیر حراشت لیا گیا اور ایک لاکھ آدمی مارے گئے اور زائد

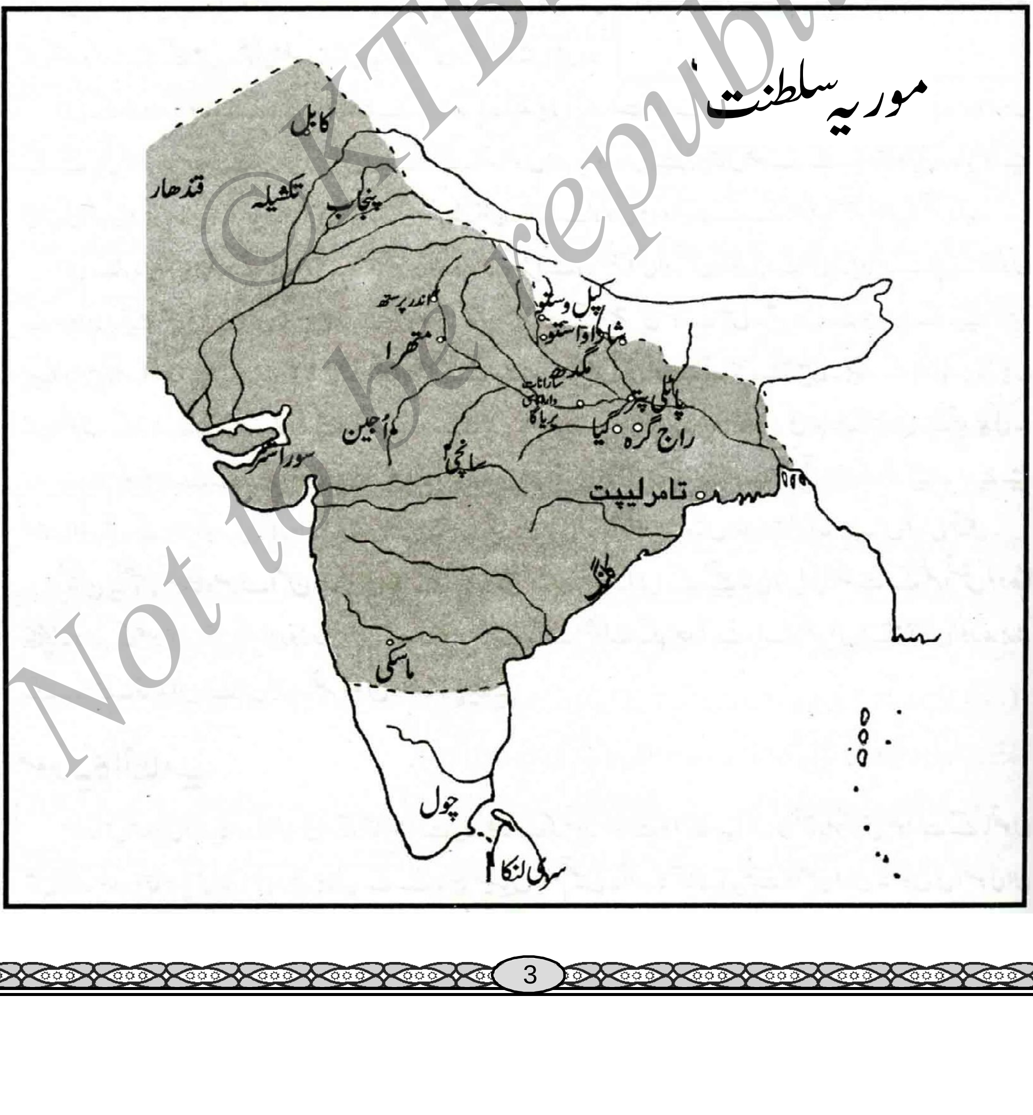

©KTBS Not to be republished

لوگوں پناہ گزیں بنا پڑا۔اشوکہ نے کالنگا کی جنگ تو جیت لی مگر لاکھوں کی موت کا ذمہ دار خود بن کر اور اس کا احساس دیکھ کر اس نے آئندہ کسی سے بھی جنگ نہ کرنے کا عہد کیا اس نے محسوس کیا میدان جنگ کی جیت سے زیادہ مذہبی جیت ہی اہم قرار دیا۔اس جنگ کی تباہی سے اشوکہ کو بہت مذمت ہوئی اور اس نے بدھ مت کو اپنایا اور اس نے بقیہ زندگی اس کی تبلیغ کے لئے صرف کر دی۔

بدھ مت اور اشوکہ:

کالنگا کی جنگ کے بعد اشوکہ نے بدھ مت کو اپنایا اور بدھ مت کو اپنے خانقائے اور مٹھ عطا کئے۔اپنی سلطنت کے حدود میں جانوروں کو مارنا ممنوع قرار دیا۔اس کی تمام رعایا اور اس کے بچوں کے مانند ہیں اور ماں باپ اور بزرگوں کی عزت کرنا پر اہم فرض قرار دیا۔غلاموں کے ساتھ رحم دل سے پیش آنے عوام کو ترغیب دی۔اشوکہ نے ''جیو اور جینے دو کے قول کو بڑی اہمیت دی۔

بدھ ازم کی تبلیغ کے لے اس نے دھرمام مہامنترا، نامی افسروں کا تقرر کیا۔اپنی سلطنت کے دائرہ کئی کتبوں کے ذریعہ بھی بدھ مذہب کی اشاعت کی اور دوسرے ملک کو بھی اپنے مبلغوں کو روانہ کیا۔

ہیش مینڈیلیا ار رکھشیتا کو بناواسی اور سیلون کو روانہ کیا۔اور اس نے اپنے بیٹے راہل اور سنگمترا (بیٹی) کو بدھ مذہب کی تبلیغ کے لئے سری لنکا روانہ کیا۔قبل مسیح 250 کو پاٹلی پترا میں تیسرا بودھا اعلی اجلاس منعقد کیا۔

اشوکا کے کتبے:

اشوکہ کا دھرم چکر

اشوکا کو کتبوں کا باوا آدام کہا جاتا ہے آج بھی ان کتبوں کو پڑھا جاتا ہے جس اس کا پہلا کتبہ ہے۔سن 1837 انگریزی آفسر جمیس پرنسپ نے پہلی بار اشوکہ کا کتبہ کو پڑرا۔اس کے تمام کتبوں میں اس کے نام کے بدل اس نے اور پریادرشی سے خطاب کیا ہے۔

سن 1915 میں انگریزی انجینئر چارلس بیڈان نے رایچور کے مسکی کے مقام پر کتبہ کو پڑھا اس کتبہ میں پہلی مرتبہ دیون دیونا میریا اور پریادشنی اشوکہ کے حوالہ ظاہر کیا گیا اس بنیاد پر یہ فیصلہ لیا کہ دیوانام پریاپریادرشنی ایک ہی ہیں اور بعد کے کتبوں میں اشوکا کا نام دیکھا گیا ہے۔

©KTBS Not to be republished

ہندوستان اور برصغیر آفغانستان کے 45 مقامات پر اشوکہ کے کتبوں میں 181 نسخے دستیاب ہوئے۔موریہ حکومت کے زیادہ تر کتبے برہما رسم الخط پر کثرت رسم الخط میں ہیں ان میں چند کتبے شمال مغربی کے ارملک زبان اور کار سوتی زبان میں ہیں افغانستان میں ارا ملک اور یونانی رسم الخط ہیں چتر درگہ کے برہماگر پر اشوکہ کتبے برہما رسم الخط میں پائے گئے سارا ناتھ میں موجود ایک کھمبے کے اوپری حصے میں کھدے ہوئے چار شیر ہمارا قومی علامت ہے۔

موریاؤں کا مالی نظام:

موریہ دور حکومت میں آبپاشی کا نظام کی بنیاد تالابوں اور نہروں سے ہوئی تھی۔ گجرات کے جوناگڈھ کے قریب ''سدرشنا سارووارا'' نامی ایک بند اس وقت چندرگیت کے گورنر پوشیا نے تعمیر کیا ایک اور گورنر تسپائی تالابوں کے لئے نہر جاری کیا۔

آبپاشی نہروں کے وجود میگھا ستھینز نے ثابت کیا ہے حکومت بھی زراعتی نظام کا اہتمام کرتی تھی۔ پاٹلی پترا سے ملک کے مختلف حصوں کو جوڑنے کے لئے بھی اہم سڑکیں بنائی گئی تھیں۔ چمپال کے لئے وشالی سے چپتر نیا کے لئے اہم سڑک تعمیر کی گئی زمین لگان اہم تھا کیونکہ آمدنی کا اہم ذریعہ تھا سمرتھا اور سنی ڈاتا اس آفسروں کے تقرر سے بادشاہ کو آمدنی حاصل ہوتی اور ان کی حفاظت کرتے تھے۔ چاندی کے سکوں کے ذریعہ لین دین چلتا تھا۔اس دور کو تاریخ نے شہتیر کا دوسرا رخ کی حیثیت سے نشاندہی کی ہے۔

سماجی نظام:۔

میگا ستھینز نے اپنی کتاب ''انڈکا'' میں موریہ دور حکومت میں سات ذاتوں کا ذکر کیا ہے اور بھی بیان کیا ہے اس دور میں غلامی نہیں تھی غلامی کا رواج ایسا نہیں تھا مگر جس طرح قدم یونانی اور رومن سلطنت میں تھا۔شدھارس موریہ دور کے زراعتی اور گرہنی کے مزدور تھے۔

انتظامی طریقہ:

موریہ حکومت میں مرکزی انتظام کا طریقہ تھا اور سارا اقتدار بادشاہ کے ہاتھوں میں ہوتا تھا۔انتظامیہ کو موثر بنانے کے لئے افسروں کو بھی مقرر کیا گیا تھا وزیر پجاری ولی عہد اور فوجی افسر یہ سب بادشاہ کے ماتحت تھے اور ایک فرض شناس گروپ اور مضبوط جال کی طرح پھیلا ہوا تھا سلطنت کو علاقوں میں تقسیم کیا گیا تھا ان علاقوں کو بادشاہ کے دار یا ولی عہد حکمران ہوا کرتے تھے تکشا تیلا، جین دولی ساون نگری اور گرنر انتظامیہ کے علاقائی مرکز تھے۔

©KTBS Not to be republished

''راجوکا'' (Justice officer)یوکتا(Information relutry officer)وہاں پر موجود ہوا کرتے تھے۔ پاٹلی پترا کا انتظام کے لئے چھ کمیٹی پر مشتمل گروپ جس میں 30 آفسر رہتے تھے۔

فن اور تعمیر: فن اور فن تعمیر کو موریہ حکومت میں بڑی اہمیت حاصل تھی پاٹلی پترا کے محل کے جاوجلال کو میگھاستھینز نے اپنی کتاب انڈکا میں درج کیا ہے کھدائی کے دوران پاٹلی پترا کے محل اور علاقے کے اطراف محل کی لکڑی کا۔

اشوکہ کے دور میں کئی Stupas ستوپ اور کھمبے کو اشارہ کیا۔ ان تمام سانچی کے ستوپ بڑے تھے۔ تقریباً 30 کھمبے کو تفصیل کر کے صاف بنایا گیا ان کھمبوں میں شیر اور بیل کی تصویروں کو تراشا گیا تھا ہمارا قومی نشان چار شیر والا اشوکہ کے کھمبے سے لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اشوکہ نے بار بر پہاڑ میں تین چٹانی غار بنوائیں اور اس طرح اشوکہ کے بیٹے نے بھی ناگروں پہاڑ اس کے تین چٹائی غار بنوائیں۔ یہ تمام غار موریہ سلطنت کی اہم تخلیق ہے۔

کوشانس: یونانیوں کے بعد کوشانس تھے جنھوں نے ہندوستانی تاریخ اور تہذیب پر اثر ڈالا۔ انھوں نے ایک زبردست قوت سے بدھ ازم کو پھیلانے کی کوشش کی۔ مہانیا فرقہ نے زبردست حوصلہ پایا اور ان کی سرپرستی بھی۔

گندھارطرز کی بدھ کا مجسمہ

گندھارا مجسمے پروان چڑھے اور اس مدت میں۔ موریا کے بعد اہم حکومت کوشانس کی تھی یہ دراصل یہ ایک خانہ بدوش قبیلہ تھا جو ہندوستان کو نقل مکانی کر کے وسطی ایشیاء سے آیا تھا۔ یہ سب یوچی کی نسل سے تھے۔ ساکاس اور پارتھینس یہ دونوں غیر ملکی قومیں تھیں جو ہندوستان کے شمال مشرقی حصہ میں آباد ہوگئیں۔ کوشان نے ساکاس اور پارتھینس کو شکست دی۔ اور گندھار علاقے میں رہایش اختیار کی۔

اس سلطنت کا بانی کُجل کداپی شس تھا۔ اس سلطنت کے قابل ذکر بادشاہوں میں وم کدپی شس اور کنشکا تھے۔ یوچی دراصل قبائلی تھے۔ یوچی کے مختلف فرقے کجل کداپی شس زیر قیادت میں ایک ہوگئے۔ انھوں نے ہندوکش پہاڑیوں کو عبور کر کے کابل اور کشمیر میں قیام کیا۔ وم کدپی شس کے دور حکومت میں سونے کے سکّے نکالے گئے۔

©KTBS Not to be republished

اس وقت اوراس کے بعد کشانس سونے اورتانبے کے سکے ڈھالنے لگے۔وم کداپی شس کے بعد کنشکا آیا اس کے دورحکومت میں کشانس سلطنت نے زبردست ترقی حاصل کی۔اس نے معبودخانے ۸۷ء بعد مسیح قائم کئے۔ اورایک نئے زمانے کے مقبرے بنے اس سال کو''سا کا زمانہ'' کہتے ہیں۔کنشکا کی حکومت جنوب میں سانچی اور مشرق میں بنارس تک پھیلی۔اس کی حکومت جووسط ایشیاء تک بھی تھی جوکہ بہت ہی عظیم اوروسیع وعریض تھی۔پرشاپُرا اس کی راج دھانی تھی۔متھورااس سلطنت کاایک اہم شہرتھا۔

کنشکا کی سرپرستی کی وجہ سے بدھ ازم پہلے سے زیادہ عروج پررہا۔ہم اسی زمانے میں بدھ مت کے ماہرین دیکھ سکتے ہیں۔جن میں اسواگھوشا،واسومترا،سنگر کشااوردیگر جواس دورمیں تھے۔کنشکا کی قیادت میں کشمیرمیں چوتھی بدھسٹ اورملک چین کواپنے قاصد بھیجے اور بدھ ازم کوپھیلایا۔اس کے دورحکومت میں فن اورعمارت سازی کوخوب بڑھاوا ملا۔

مشق

I: درج ذیل میں خالی جگہوں پرمناسب الفاظ استعمال کرکےان جملوں کومکمل کیجئے۔

1. چانکیہ کو__________ بھی کہتے ہیں۔ 2. میگھاستنیز کی کتاب__________ ہے۔
3. موریہ کی راجدھانی__________ تھی۔ 4. کوشانس حکومت کا بانی__________ تھا۔
5. کنشکا کا نیادور__________ کہلاتا ہے۔

II: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھئے۔

1. اشوکہ کے زمانے کے مشہورشہروں کے نام بتائے؟
2. اشوکہ کے نظم حکومت بیان کیجئے؟
3. کشانس کس حکومت سے تعلق رکھتے تھے؟
4. کشانس کی حکومت کی کن علاقوں تک توسیع ہوئی؟

III: سرگرمیاں:

1. گندھرافن کی تفصیلات جمع کیجئے۔
2. اپنے استاد کی مدد سے بدھسٹ کانفرنس جوکہ کنشکا کے دورحکومت میں منعقد ہوئی تھی معلومات حاصل کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

باب ہشتم

گپتا اور وردھنا دور

(THE GUPTAS AND VARDAMANA)

اس باب کے مطالعہ سے یہ جانیں گے۔

☆ گپتا حکومت کے مشہور راجا اور انکے سیاسی کارنامے

☆ وردھن حکومت کی ترقی ادب اور تعلیم کے لئے انکی دین۔

☆ ہندوستان کے نقشہ میں گپتہ حکومت کے مقامات کی نشاندہی

موریہ اور کوشانس کے بعد موریہ سلطنت کے خاتمہ کے بعد گپتہ سلطنت کا عروج ہوا۔ ہندوستان کے شمال میں کوشانس اور جنوب شتا واہاناس کی حکومت تھی۔ تیسری صدی میں دونوں حکومت کا خاتمہ ہوا۔ یہ کوشان کے جاگیردار تھے اور کوشانس کے زوال کے بعد یہ اتر پردیش سے ایک وسیع سلطنت کی بنیاد ڈالی بعد مسیح 455 سے 355 سے شمال ہندوستان کو متحد کر کے حکومت چلائی۔

275 میں گپتا سلطنت اقتدار پر آئی شری گپتا اس سلطنت کا بانی تھا۔ پریاگ سے اپنی حکومت شروع کی۔ اس کے بعد پاٹلی پترا ان کا پایہ تخت بنا اور پھر اس طرح پایہ تخت بنا اور پھر اس طرح پاٹلی پترا ایک مرتبہ بڑی حکومت کا پایہ تخت بنا ان کے دور حکومت میں مذہب فن ادب اور سائنس کو فروغ دیا گیا۔

اشاراتی ذرائع :

گپتا کے متعلق جاننے کے لئے درج ذیل ذرائع بہت مفید ہیں۔

1) الہ آباد کا ستونی کتبہ
2) مہرولی کا ستونی کتبہ
3) وساکا دتّہ کا مدرارا کھشا اور دیوی چندر گپتا
4) راج شیکھر کی نظمیں
5) کالی داس کے ادبی کام
6) وجیسکے کے مودی تقتنیات
7) فاہیان اور اسٹینگ کی تحریر

©KTBS Not to be republished

آپ کو معلوم ہو۔
وی۔اے سمت نے گپتا دور کو گولڈن دور کا کہا ہے لیکن اس نظریہ کو کئی کلور حوف نے قبول نہیں کیا۔

سیاسی تاریخ:

گپتا حکومت کا مشہور حکمران چندر گپتا اول تھا جس نے لکچاوی شہزادی سے شادی کی اور اپنی سلطنت کو مضبوط کیا۔ چندر گپتا اول نے 20-319 سن عیسوی میں گپتا عہد شروع کیا۔

سمدرا گپتا: 380 چندر گپتا کے بعد اس کا بیٹا سمدرا گپتا آیا۔اس کی زندگی کے کارنامے کی یاد تازہ کی گئی ہے ہری سینا کی لکھی ہوئی کتاب الہ آبادی پیرشامی میں اس کی زندگی کے کارناموں کی یاد تازہ کی گئی ہے۔اگرچہ کہ سنسکرت زبان میں ہے اور یہ اشوکہ کی لاٹھ پر کندہ ہے۔

سمدر گپتا کے زمانے میں ہندوستان کا ایک بڑا حصہ اس کے زیر حکومت تھا۔اس کی اشوا میدیا گھا سے دماغ

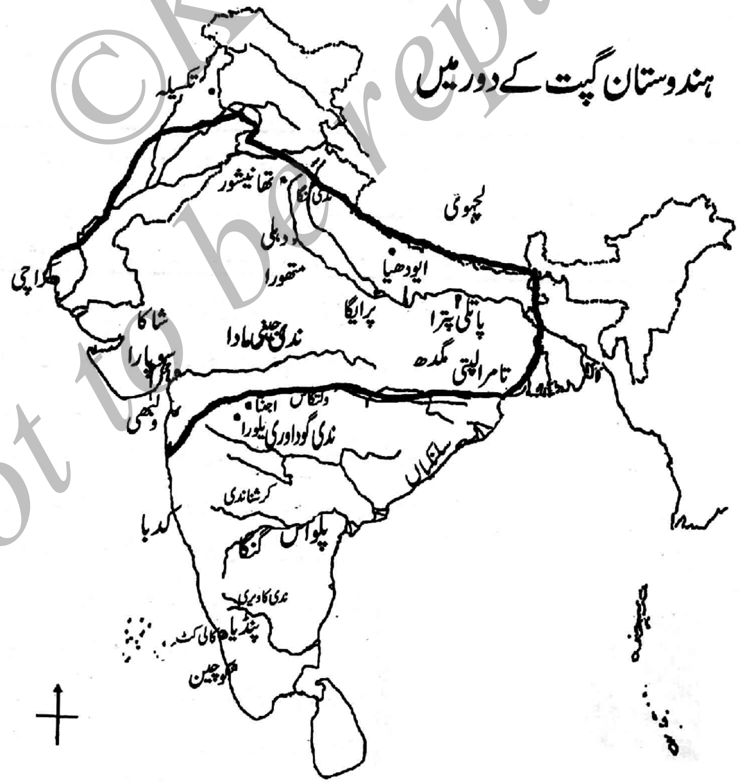

©KTBS
Not to be republished

میں ویدک زمانے کی یادتازہ ہوجاتی ہے۔سمدر گپتا محض ایک فاتح نہیں تھا وہ ایک شاعر بھی تھا اور موسیقی کا دلدادہ بھی۔ اس کی موسیقی کی چاہت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے جبکہ اس نے اپنے دور کے سونے کے سکوں میں وینا بجاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔

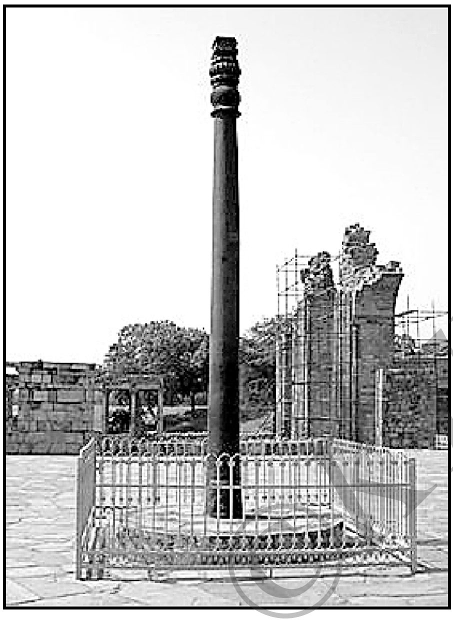

مہرولی کا لوہے کا ستون

یہ بھی معلوم کیجئے:

مہرولی کا لوہے کا ستون دہلی میں قطب مینار کے قریب ہے یہ 23 فیٹ 8 انچ اونچا اور 6000 کلووزن ہے ۔یہ اُس دور میں تکنیکی کا عمدہ مثال ہے اب تک اس پر زنگ نہیں لگا۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ اُس دور میں لوہے کی صنعت کی جانکاری رکھتے تھے۔

چندر گپتا دوم (380-412): چندر گپتا دوم نے اپنی سلطنت کی توسیع کی جو کے سمدر گپتا سے اسے ملی تھی اور ساتھ اسے استحکام بھی بخشا۔اس نے ساکاس کو شکست دی اور مغربی ہندوستان کو گپتا حکومت میں شامل کرلیا۔

اس نے شادی کے ذریعہ کئی ایک شاہی خاندانوں سے اپنے تعلقات کو مضبوط کیا اور اس طرح حددرجہ بارسوخ بادشاہ بن گیا۔اور وکرمادتیہ کا خطاب بھی ملا۔اسکے دور میں قابل ذکر چیز وہ ہے جو کہ اس نے ادب اور فنون لطیفہ کو جو بڑھاوادیا جو اس کی جنگوں سے زیادہ قابل تعریف ہے۔مشہور سنسکرت شاعر اور ڈرامانگار کالی داس اسی زمانے کا تھا۔ میگھادوت، راگھو مشا، کمارا سمبھاوا، ریتو سمہرا اس کی نظمیں ہیں۔ابھی گیان شکنتلا اس کا ایک قابل ذکر ڈراما ہے۔ سدھا کرمرچا کاٹکا اور وساکادتہ کا مدرارا کھشا بھی اس کے زمانے کے مشہور ادبی کارنامے ہیں۔

© NBS Not to be republished

یہ بھی معلوم کیجئے:

میگھ دوت یہ مشہور شاعر کالی داس کی منظوم تخلیق ہے۔اور نہایت ہی مشہور بادشاہ کوبیر نے ایک یکشا کو اس کی حدود سلطنت سے باہر جانے کو کہا جبکہ اس نے اپنی ذمہ داری سے کوتاہی برتی تھی تو اس صورت حال میں تو یکشا نے اڑتے بادلوں میں سے ایک کو روک لیتا ہے اور منوا تا ہے کہ تو میرا سندسیہ جو محنت کا ہے لے جا اور میری بیوی جو کوہ کیلاش میں ہے اسے پہنچا یہ ایک بہترین منظر نگاری ہے جو اس کی بیوی کے گھر جانے کے راستے کی ہے اس کو میگھ دوت (بادل کا سفر) کہا۔آج بھی یہ نظم ساری دنیا میں مشہور ہے۔اس نظم کا ہندوستان کی ساری زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے اور ساتھ ہی دنیا کی اہم زبانوں میں بھی ہوا ہے۔اس نظم کو ڈراما بنا کر پیش کرنے پر لوگ آج بھی اس کا لطف لیتے ہیں۔

چونکہ گپتا حکومت پر مسلسل ہنس (Huns) کے حملے ہوتے رہتے تھے۔اس لئے بہت جلد ختم ہوگئی گپتا حکومت کے پاس ایک مکمل فوج نہیں تھی۔فوج کی ضروریات کو باج گذار بادشاہ کی مدد سے پورا کرلیا جاتا ہے۔لہٰذا باج گذار بادشاہ طاقتور بن گئے نوکر شاہی طبقہ جس میں کئی ایک اہلکار ہوا کرتے تھے اور مختلف عہدوں پر فائز تھے لہٰذا انتظامیہ کو لامرکزیت حاصل ہوگئی۔پجاری کو کئی ایک خیراتی مالی فائدے حاصل تھے ان کو زمینات دی جاتی تھیں اور کئی قریوں کے مالک تھے۔جس کی وجہ سے کئی ایک مندروں کی خوب ترقی ہوئی۔یہ ساری علاقوں کو نہ صرف مالیاتی اور انتظامی سہولیات حاصل تھیں بلکہ وہ کاروباری مقامات میں آزاد بھی ہوتیں۔باوجود اس کے ایک زمانے تک وہ کئی ایک رکاوٹوں میں' کسانوں فنکاروں اور زمین کے مالکان کے دباؤ میں آگئے اس طرح سماج میں کئی گنا ترقی میں اضافہ ہوا۔

ابھی گیان شکنتلا:

کالی داس کا لکھا بہترین ڈراما ہے شکنتلا کی کہانی مہابھارت میں ہے۔کہانی یہ ہے کہ راجہ دشنیت شکار کی غرض سے جنگل جاتا ہے۔اور کنوا کے جنگل کے آشرم کے حکیم ودانا کے پاس آتا ہے۔جہاں وہ شکنتلا کو دیکھتا ہے اور اس سے محبت کر بیٹھتا ہے اور دونوں کی گندھروا شادی ہوجاتی ہے اور یہ سب کچھ رشی کنوا کی غیر موجودگی میں ہوتا ہے۔چند دن بعد دشینت شکنتلا کو اس آشرم میں چھوڑ کر اپنی سلطنت کو آجاتا ہے۔اس جدائی کے زمانے میں رشی درواسا کنوا کے آشرام کو آتا ہے۔شکنتلا دشینت کے خواب دیکھ رہی ہوتی ہے اور درواسا کی خبر گیری نہیں کرتی یہ دیکھ کر درواسا کو غصہ آتا ہے اور اسے شراپ (بدعا) دیتا ہے "جس کی یاد میں تم بیٹھی ہو وہ تمہیں بھلا دے"

جب اس نے خود اپنی سنگدلی کا احساس کیا۔خود درواسا نے شکنتلا کو اس شراپ سے مکتی پانے کا ایک طریقہ

©KTBS Not to be republished

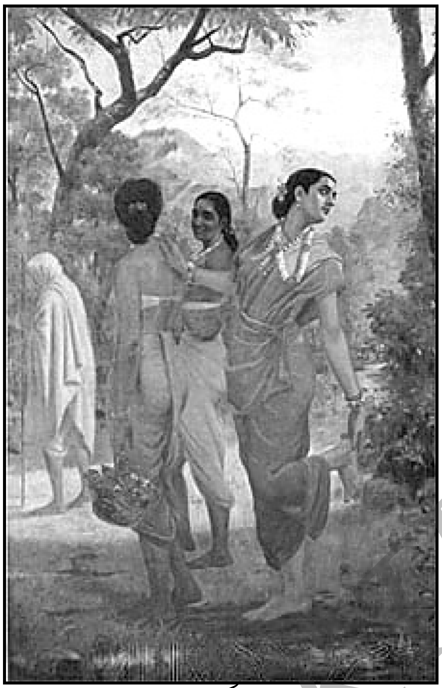

شکنتلا

بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر تو نے اسے وہ چیز جو تجھے اس نے تحفہ کے طور پر دی تھی وہ اسے دکھائیگی تو اسے سب کچھ یاد آجائیگا۔ وہ تحفہ ایک انگوٹھی تھی جو دشنیت نے شکنتلا کو دی تھی۔ جیسا کہ رشی منی نے کہا تھا دشنیت شکنتلا کو بھول جاتا ہے۔ جب شکنتلا حاملہ ہوتی ہے رشی کناو اسے دشنیت کے دوبار لے جاتا ہے تاکہ میاں اور بیوی مل جائیں۔ راستہ میں شکنتلا انگوٹھی کھو بیٹھتی ہے یہ وہ انگوٹھی ہے جس کے ذریعہ شکنتلا اپنے شوہر کو یاد کر لیتی تھی مگر اب دشنیت کو کچھ یاد نہیں آرہا ہے۔ شکنتلا مایوس ہو کر دربار سے نکل جاتی ہے چند دن بعد یہ انگوٹھی ایک مچھلی کے پیٹ سے نکلتی ہے اسے دیکھ کر دشنیت کو ساری باتیں یاد آجاتی ہیں۔ اور ندامت سے بھر جاتا ہے ۔تھوڑی دیر بعد جب وہ اپنے سفر سے واپس آتا ہے تو وہ ساگا کے آشرم کو جاتا ہے وہاں وہ دیکھتا ہے کہ ایک چھوٹا بچہ ایک شیر کے بچے کے ساتھ کھیل رہا ہوتا ہے جب وہ اس کے پس منظر کے تعلق سے پوچھتا ہے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ بچہ اس کا اپنا لڑکا ہے جس کا نام سروادامنا ہے اس طرح دشنیت اپنی بیوی شکنتلا سے اور اپنے بیٹے سے مل جاتا ہے۔

ابھی گیان شکنتلا دنیا کے ڈراموں میں ایک عظیم ڈراما ہے اس ڈرامے کی شہرت ساری دنیا میں ہوئی ہے۔

اس عہد کے دوران جو تجارت گپتا نے مغرب کے ممالک سے جاری رکھی تھی۔ وہ ختم ہوگئی نتیجتاً اس کا معاشی نظام متاثر ہوگیا۔ جو پابندیاں عائد کی گئیں ان کی وجہ سے ان کی اندرونی تجارت پر اس کا اثر پڑا۔ تجارت قریوں تک محدود ہو کر رہ گئی۔ تجارت ٹھپ پڑنے کی وجہ سے شہر کے مراکز بھی روبہ زوال ہوگئے پاٹلی پترا شہر گھٹ کر ایک قریہ بن گیا۔

یہ عہد ایک جشن کا عہد تھا جس میں مختلف مذہبی اور عقیدتمندانہ جیسے پران وغیرہ ہیں تخلیق پذیر ہوئے۔ وراہامی ہرا، بھاسکرا، آریہ بھٹ، چرکا اور سشرتا وغیرہ عظیم سائنسدان تھے جو اس عہد میں تھے۔ وراہامی ہرا، بھاسکرا اور آریہ بھٹ نے علم نجوم میں کافی کچھ خدمات انجام دیں علم فلکیات علم ریاضی وغیرہ میں بھی چرکا نے چرکا سمہتا لکھی تو سشرتا نے سشرتا سمہتا نے علم جراحت کے متعلق لکھی۔

©KRPS Not to be republished

گپتا عہد کے سائنسداں:

1. دھنوتنتری: یہ ایک مشہور ماہر علوم تھا خصوصاً طبی میدان میں، اسے آیورویدمیں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ یہ ہندوستانی ادویہ کا باوا آدم ہے۔اس کی سب سے بڑی خدمت ایوروید کے لئے یہ تھی کہ اس نے ایک ایوروید لغت (ڈکشنری) لکھی۔

2. چرکا: یہ ایک طبی سائنسدان تھا۔اس کی طبی خدمات کا سب سے بڑا کارنامہ اس کی لکھی ہوئی کتاب چرکا سمہتا ہے۔

3. سُشرتا: یہ ایک جرّاح (سرجن) تھا یہ پہلا ہندوستانی تھا جس نے سب سے پہلے علم جراحت کو بیان کیا اور اس پر ان دنوں تفصیلی بحث کی ان دونوں فوج میں فوجیوں کے علاج ہی کا ایک خاص شعبہ تھا۔اس نے وہاں جو جراحت سے متعلق تفصیلی ہدایات دی تھیں وہ ہو بہو آج کی سرجری کے قواعد سے بالمشابہ تھی۔

4. آریہ بھٹ: یہ ایک مشہور علم نجوم کا ماہر تھا اور ساتھ ہی ماہر علم ریاضی یہ ایک مستقل سائنسدان تھا جو وراہا مہرا کے بعد آیا۔اس کی علم فلکیات پر خدمات اور علم ریاضی پر معلومات نہایت ہی قابل قدر ہیں یہی سبب ہے کہ حکومت ہند آریہ بھٹ کے نام اپنے ملک کے اہم سائنسدانوں کو اس ایورڈ سے نوازتی ہے ۔ ہندوستان کے اہم سیارچوں کو آریہ بھٹ کا نام دیا گیا کہا جاتا ہے کہ اسی نے صفر ایجاد کیا یہ وہ پہلا ہندوستانی ریاضی دان تھا جو الجبرا کا ماہر تھا۔اس نے اس بات پر زور دیا تھا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن راہو کی وجہ سے نہیں ہوتے بلکہ یہ زمینی چکر کی وجہ سے ہوتے ہیں خلاء میں سورج کے اطراف واقع ہوتے ہیں۔

5. وراہمی ہرا: یہ بھی ایک مشہور ماہر فلکیات تھا اس نے علم فلکیات پر ایک کتاب لکھی اور اسے نام دیا پنچا سدھانتکا جو علم فلکیات کی بائبل کہی جاتی ہے۔اس کے علاوہ اس نے ایک کتاب بروہت سمہتا جاتکا اور لگھو جاتکا بھی لکھی۔ یہ ایک ماہر فنون تھا مثلاً علوم فلکیات علوم ہئیت علم جغرافیہ اور علم موسمیات وغیرہ۔

وردھن

وردھن:۔ گپتا حکومت جس کی مدت دو سو برس تھی تقریباً چھٹویں صدی بعد مسیح میں بکھرنا شروع ہوگی اس وقت کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ابھر آئیں جن میں وردھن حکومت بھی ایک تھی۔ 6 چھٹی صدی میں اس نے تھانیسر سے حکومت شروع کی تانبے کی چند ایک تحریریں بانا کی پرشا پرتر اور چینی سیاح ہیون تسانگ کی تحریریں اس عہد پر روشنی ڈالتی ہیں۔

©KTBS Not to be republished

پیشا بھوتی اس حکومت کا بانی تھا۔ برھا کر اور ورد ھنا اور پروشا وردھن اس کے اہم بادشاہ ہیں اس کے باپ کے انتقال کے بعد پربھا کر وردھنا اور اس کا بھائی راجیہ وردھن پرشا تھا ئیر کا سربراہ بن گیا۔ راجیہ شری کی شادی قنوج کے بادشاہ سے ہوئی۔

نالندہ یونیورسٹی

نالندہ : بدھا کے پیرو کاروں کا یہ عقیدہ ہے نالندہ بدھا کے پچھلے جنم کا نام ہے یہ ایک مشہور قدیم یونیورسٹی ہے۔ بدھا نے نالندہ کا دورہ کیا تھا25 میٹر طویل تانبے کا ایک مجسمہ برشاور دخا نے نالندہ کو تحفہ کے طور پر دیا تھا۔ کمار گپتا نے فنون لطیفہ کے مدرسے کو اپنی شاندار خدمات نے نوازا۔ ناگر جنا درمیانی طبقہ کا وکیل تھا۔ وہاں دو ماہرین فن تھے دنا گا اور دھر پا کا، چینی ہیوں سیا نگ نے اس علاقے کا دورہ کیا اور چند دور کا یا اس نے اسی مقام کی تفصیلی معلومات دی ہیں۔ یہاں استوب چیتا وہارا آرام گھر جہاں تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کیا جا سکتا تھا اس کے علاوہ مراقبے کا کمرہ، لکچر کا کمرہ اورنئی اسے کمروں سے ثابت ہوتا ہے اس مقام کے فروغ میں خدمات انجام دی ہیں۔

گپتا بادشاہوں اور ہرشاوردھن اس علاقے کے شودسر پرست تھے ایک اتفاقی حادثے کے نالند کے کئی ایک نشانیوں کو تباہ کر ڈالا۔

بنگال کے بادشاہ پر حملہ کیا بنگال اور مگدھ دوم نے اس کے زیرانتظام آگئے مگر یہ نرمدا سے آگے نہ بڑھ سکا جو کہ جنوب میں واقع ہے چالوکیہ کے کٹر بادشاہ پبلکشی دوم نے اس کی پش قدمی روک دی اور اسے واپس جانے پر مجبور کر دیا۔

پلیکشی دوم کے اس کارنامہ کو پرشیشی قصدے میں درباری شاعری کیرتی نے یادگار بنا دے ا۔ اس نے بیان کیا

© Not to be republished

ہے کہ اس شکست سے پر کشش کی خوشی کے انتہائے عروج کو مایوسی میں بدل دیا۔ بادشاہ کی حکومت کا طور طریقہ وزراء کی ایک جماعت طے کیا کرتی تھی نوکر شاہما سے مباسندھی وگرہاسے (ترجمان) موافقت کرتے تھے مہابلا دھی کرتا (سپہ سالا) بھوگا پتی (ٹیکس کلکٹر) اور دوتا (سفیر) ساری ریاست کئی صوبوں میں تقسیم کی۔ زمین لگان کا ٹیکس ہی حکومت کا ایک اہم آمدنی کا ذریعہ تھا خاتمی بادشاہ اپنی آمدنی کا حصہ ادا کرتے تھے بادشاہ ان زمنین دیتا تھا اس کے بدلے میں جنگ کے موقع پر اپنی فوج سے مدد کرتے تھے۔ جب بادشاہ کمزور پڑا گیا تو ماتحتی گذار بادشاہ آزاد ہوگے

زمین دینے کا رواج دوسرے قبیلے والوں کو اور مذہبی جماعتوں کو دیا جانے لگا۔ ہرشا کی تشہیر لگ گیا۔ ہم بدھ ازم کی مقبولیت کے بارے میں چینی سیاح ہیون سانگ کی تحریروں سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں اس دور میں بدھ کی نالندہ یونیورسٹی کی سرگرمیاں انتہائی عروج پر تھی اسے شاہی سر پرستی حاصل کی ۔

سمدر گپتا کے زمانے میں ہندوستان کا ایک بڑا حصہ اس کے زیر حکومت تھا۔ اس کی اشوا میدھا یگا سے دماغ میں ویدک زمانے کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ سمدر گپتا محض ایک فاتح نہیں تھا وہ ایک شاعر بھی تھا اور موسیقی کا دلدادہ بھی۔ اس کی موسیقی کی چاہت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جا سکتا ہے جبکہ اس نے اپنے دور کے سونے کے سکوں میں وینا بجاتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔

سلطنت وزراء کی کونسل کے مشوروں پر چلتی تھی۔ نوکری شاہی، مہاسندھی وگر (گفت وشند کرنے والے) مہابال ادھیکارتا (فوجی سپہ سالار) بھوگ پتی ٹیکس افسران اور دُوتا پر مشتمل ہوتی تھی۔ سلطنت کو صوبوں میں بانٹا گیا تھا۔ سلطنت کی آمدنی کا اہم ذرائع زمین کا لگان تھا۔ باج گزار حکمران بادشاہ کو خراج تحسین ادا کرتے تھے۔ بادشاہ انہیں جاگیر عطا کرتا تھا۔ بدلے میں اُن کی فوجوں سے مدد حاصل کرتا تھا۔ بادشاہ، جب کمزور پڑ جاتا تو باج گزار حکمران آزاد ہو جاتے تھے۔

زمین کی منظوری دیگر قوموں اور مذہبی لوگوں کو دی جاتی تھی۔ ہرش نے بدھ مت کو اپنا نمایاں حصّہ دیا ہم ہیون سانگ کی تحریروں سے بدھ مت کی مقبولیت کے تفصیلات جانتے ہیں، اُس دور میں بدھ کی نالندہ یونیورسٹی کی سرگرمیاں انتہائی عروج پر تھی۔ اُسے شاہی سر پرستی حاصل تھی۔

©KTBS
Not to be republished

مشق

I. درج ذیل جملوں کی خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کیجئے:۔

1) گپتا نے اپنی دور کا آغاز ________ مقام سے کیا۔

2) چندر گپتا اول ________ کہلاتا تھا۔

3) کالی داس کا پتو، ڈرامہ ________ ہے۔

4) دسا کا دتہ کی ادبی خدمات ________ ہیں۔

5) سدرکا لکھی ہوئی ادبی خدمات ________ ہیں۔

6) وردھنا سلطنت کا بانی ________ تھا۔

II. درج ذیل سوالوں کے جواب مختصر لکھئے۔

1) چندر گپت دوم کے متعلق لکھئے۔

2) گپتا سلطنت کی زوال کے اسباب لکھئے۔

3) گپتا کے دورحکومت میں انتظام کیا تھا۔

4) وردھن کی انتظامیہ حکومت کس طرح چلتی تھی۔

سرگرمی:

1) کالی داس کی ادبی خدمات کی تفصیلات کی جمع کیجئے۔

2) گپتا کے دور کے سائنددانوں کی تفصیلات اورتصویروں کی جمع کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

باب نہم

جنوبی ہندوستان ۔شاتاواہنا، کدمبا، گنگا

(SOUTH INDIA)

Shatawahana, Kadamba Ganga

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے۔۔۔

☆ جنوبی ہند میں شتاواہنا کا فروغ، ان کے خدماتِ انطامیہ اورفنِ تعمیر۔

☆ شتکرنی کے خدمات۔

☆ کرناٹک میں سب سے پہلی حکومت کدمباؤں کی قائم ہوئی۔

☆ گنگا حکومت کا قیام ان کے فنِ تعمیرات اور ادب۔

☆ کدمبا اور گنگا سلطنت کے علاقے دکھانا۔

(تیسری صدی قبل مسیح سے لیکر تیرہویں صدی بعد مسیح تک)

وندھیاچل کی پہاڑیاں شمالی اور جنوبی ہند کے درمیان حد فاصل ہیں۔وندھیاچل پہاڑوں اور کنیا کماری جو کہ جنوبی ہند میں ہے جنوبی ہند کہلاتی ہے یا پھر دکن کا علاقہ کہلاتا ہے۔شتاواہانا س' کدمبا، گنگا، چالوکیہ راشٹرکوٹا اور پلّوا وغیرہ اس علاقے کی اہم سلطنتیں ہیں۔

شاتاواہانا (230 ق م س 220 بعد مسیح تک):

شاتاواہانا سب سے پہلی حکومت تھی جس نے کنڑ سرزمین پر راج کیا۔یہ دراصل چندر گپتا کے زمانے باج گذار بادشاہ تھے ان کے علاقے گوداوری دریا اور کرشنا دریا کے درمیان تھے۔سہ 220 قبل مسیح سموکھا آزاد بن گیا اور اس نے سری کاکلم کو اپنا دارالخلافہ بنایا۔

گوتمی پتر شٹ کرنی:

گوتمی پتر شٹ کرنی اس خاندان کا ایک اہم بادشاہ تھا اس نے اپنی حکومت کی توسیع کرتے ہوئے کونکن، برد، سوراشٹر اور مالوہ کو اپنی حکومت میں شامل کرلیا۔پی وس شٹ کرنی اس خاندان کا آخری بادشاہ تھا۔اس کی حکومت کے

©KTBS Not to be republished

زمانے میں شکا شترا پورا بار بار حملوں کا شکار بنتا رہا اور عدم یکجہتی کا شکار بنتا رہا۔

شا تاواہانا کے دور حکومت میں بادشاہ ہی مختار کُل ہوتا۔ ریاست کو صوبوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ان کو جمہوری کہا جاتا تھا تاکہ انتظامیہ میں سہولت ہو، افسران کا تقرر بھی ہوتا تاکہ وہ انتظامی امور کی دیکھ بھال کر سکیں۔ سیلف گورننگ کونسل کی جانب سے شہروں اور قریوں میں انتظام کیا جاتا تھا۔

رنگ کی بنیاد پر سماج میں کسی قسم کا امتیاز نہیں برتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ عورتیں بھی حکومت کے اہم عہدوں پر فائز ہوتی تھیں اور باوقار سمجھی جاتی تھیں۔ اس سماج میں مختلف پیشہ ور لوگ مثلاً کسان، محرر، تاجر، سنار، ماہی گیر، بڑھئی، جلاہا، دوافروش وغیرہ ہوتے تھے۔ محکمۂ ڈاک کے افسران اعلاوہ بھی اور تاجر جماعتوں کا بھی وجود تھا سرکاری ملازمین کے لئے آج بھی ایسی تاجر جماعتوں کو دیکھتے ہیں جو اپنا کاروبار سنبھالتے ہیں۔ تجارت زوروں پر تھی۔ غیر ملکی تجارت کو بھی بڑھاوا دیا جاتا۔ ناسک کلیان، بھروج اور بھٹکل تجارتی مراکز تھے۔

شا تاواہانا ویدیک روایتوں کے پیروکار تھے۔ مگر انہوں نے دیگر مذاہب جیسے بدھ مت اور جین مت کو بھی بڑھاوا دیا اور سب کے ساتھ ہم آہنگی تھی۔

کرلے میں چیٹالیا

انہوں نے فنون لطیفہ کی سرپرستی کی اور تعلیم و ادب کو بھی بڑھاوا دیا۔ سارا ادب پراکرت زبان میں ہوا کرتا تھا۔ علمی ماہرین اور عوام کی زبان بھی پراکرت ہی ہوا کرتی تھی گتا سپتا پتی جسے ہالا نے لکھا اس کی مثال ہے۔

اجنتا کی مورتیاں اور امراوتیوں شا تاواہانا سے آغاز ہوا، محلات، وہارا، چیتیا لیا اور قلعے بھی تعمیر ہوئے۔ چیتیا لیا جو کرلے میں تعمیر کیا اس کا تعمیر کرنے والا بنواسی جو ایک بیوپاری تھا اس نے بھوٹا پالا میں تعمیر کیا۔

شا تاواہانا کے زمانہ میں کی کنڑ کی سرزمین خوشحال تھی اور مہمات سے بھرپور تھی اور لائق حکمرانوں نے اپنی دین سے ہندوستانی تہذیب کو مالا مال کیا۔

© KTBS Not to be republished

کدمباس (325 AD سے 540 AD تک):

شطاواہانا کے بعد کدمبا سلطنت نے کرناٹک کو روشن کر دیا ان کا صدر مقام بنواسی تھا جو آج کل شمالی کرناٹک میں ہے۔ میوراور مااس سلطنت کا ایک عظیم بادشاہ تھا۔

کدمبا نے خصوصی خدمات کے ذریعہ کرناٹک اور ہندوستانی تہذیب وثقافت کو مالا مال کیا۔ کدمبا حکومت پورے تین سو سال تک متحد رہی۔ شاہی پجاری، وزراء، سپہ سالاروں نے ایک اہم رول ادا کیا اس ملک کے انتظامیہ میں۔ انتظامیہ کی سہولت کے لئے صوبائی افسران کا تقرر ہوتا تھا جو صوبائی معاملات کی نگرانی کیا کرتے تھے۔

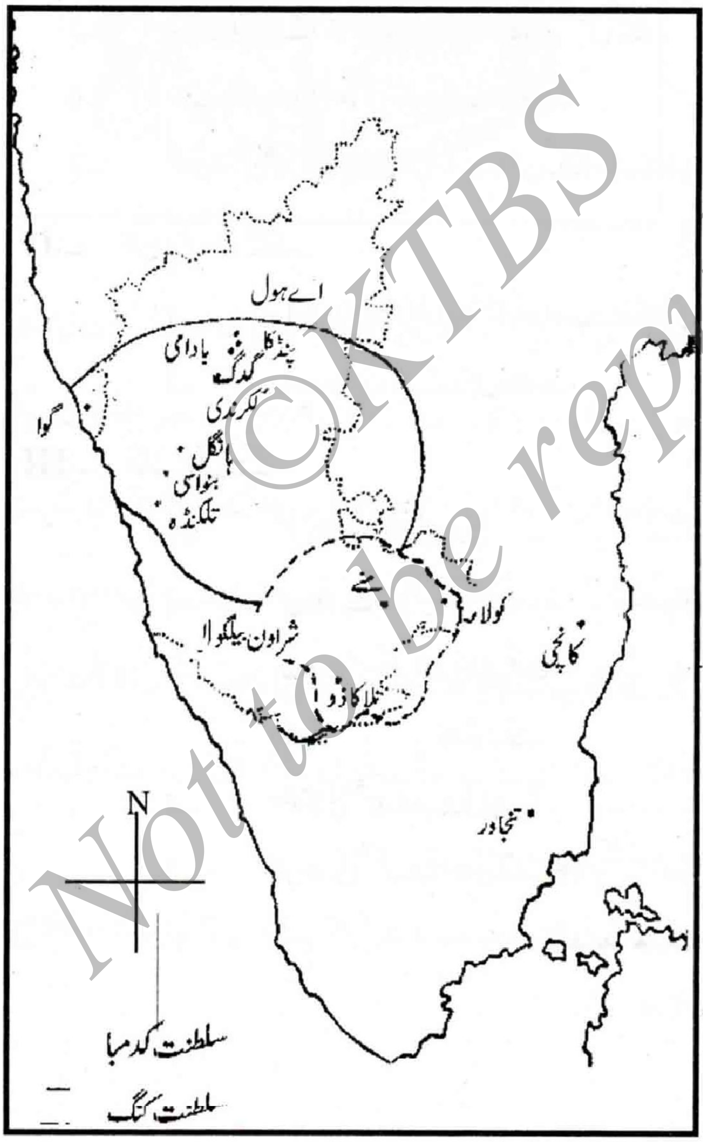

اس سلطنت کی آمدنی کا اہم ذریعہ لگان تھا۔ بڑھئی پیشہ سنار اور لوہار جلا ہے۔ تیل نکالنے والے اور کمہار بھی سماج کی بڑھوتری میں اپنی خدمات انجام دیتے یہاں تجارت اور زراعت کو خاص اہمیت دی جاتی۔ زیادہ تر عوام ورنا شرما کی پیروی کرتے تھے۔ قبیلے کے سرداروں کو اور متحدہ خاندان کو بہت زیادہ خصوصی اہمیت دی جاتی تھی۔

©KTBS
Not to be republished

چندراولی کی تحریروں کے مطابق چتلدرگ میں میوراور ما کے بارے میں کہا کہ اس نے جھیل کے کناروں کواونچا کیا۔

اگر چہ کہ یہ ویدک تہذیب کے پیروکار تھے۔کدمبا نے جین ازم اور بدھ ازم کو بڑھاوا دیا۔وہ جینوں کے مندروں کوخیرات دیتے اور خیراتی مالیات جینوں کودیتے اور ماہرین کو ہانگل میں تقسیم کرتے تھے۔

بنواسی کا مدھوکیشورا کا مندر

بدھ ازم زبردست ترقی کی راہ پر تھا۔ اجنتا اور بنواسی میں یہاں کے مندر تیوہاروں اور میلوں کے مرکز ہوا کرتے تھے ۔ پراکرت اور سنسکرت انتظامیہ کی سرکاری زبان بنی۔ اگر چہ کہ کنڑ اعوام کی زبان تھی ۔ قدیم ہالمڈی کُتبہ کی خصوصیات بتاتی ہیں کہ پانچویں صدی میں کنڑ زبان بھی استعمال ہوتی تھی یہ سب سے پہلی کنڑ کتبہ ہے جو دستیاب ہوئی۔

ملوّلی کتبہ سے پراکرت زبان کا پتہ چلتا ہے۔تالا گنڈا کتبہ سنسکرت میں ملتی ہے۔

کدمباس کی قابل ذکر خدمات میں مندروں کے مینار تعمیر کرنا ہے اس کی مثال کڈرولی جو بیلگام ضلع میں ہے ایک شنکر دیو کا مندر ہے۔

کدمبا نے فن تعمیر کی بنیاد کرناٹک میں ڈالی۔انہوں نے بنواسی میں کئی ایک مندر اور بدیاں (جین مندر) تعمیر کیں۔اس مدت میں پرائمری اور ہائی اسکول کی تعلیم کو نہایت زور دیا گیا۔اگرہار، برہما پوری اور گھٹکا جگہیں تعمیر کی گئیں ۔اگرہارا گروکل کی طرح ہوتے تھے اور یہ رہائشی مدرسوں کی طرز پر چلائے جاتے تھے۔

© KTBS Not to be republished

گنگاس (350 AD to 1004AD):

کرناٹک کی اولین تاریخ میں گنگا راجہ ریاست کے فروغ اور اس کے زوال کا باب نہایت اہم ہے۔گنگا ریاست کے بانیوں نے اکشاواکو کی ریاست سے تھے۔انہوں نے کوالالا سے حکومت کی تلکاڈ واور مانیاپورہ جو ان دنوں میں نلمنگل اور بنگلورودیہی ضلع میں ہیں)

گنگاواڈی ریاست جوڈاڈ کاسے حکومت شروع کی اس کے ستائیس بادشاہ ہوئے۔دروانیتا اس خاندان کا ایک مشہور بادشاہ تھا۔

گنگا کی خدمات:

بادشاہ کے وزراء کی کونسل ہوا کرتی جو بادشاہ کی مدد کیا کرتی تھی۔وزراء مختلف شاخوں کی نگرانی کرتے۔قریوں میں انتظامیہ بڑا ہی منظّم ہوا کرتا۔دیہی کمیٹیاں زمینی ٹیکس، دیگر ٹیکس، انصاف، زیرزمین نالیوں کا اور دفاع کا کام سنبھالتیں۔زراعت اہم پیشہ تھا اس کے علاوہ اہم پیشے جلاہے اور کمہار تھے۔ان کے دیگر ریاستوں کے ساتھ پیشہ وارنہ تعلقات قائم تھے۔

اگرچہ کہ گنگا کی حکومت کے دور میں سماج مختلف قوموں اور فرقوں میں بٹا ہوا تھا مگر سب ایک دوسرے پر انحصار کیا کرتے تھے۔متحدہ کنبوں کا رواج عام تھا۔سماجی اقدار جیسے دیانت داری وفاداری، بہادری اور صبر نے عوام پر اچھا خاصہ اثر ڈال رکھا تھا۔

چیٹیا لیاس، مندر مٹھ اور اگرہارا وغیرہ تعلیم کے مراکز تھے۔تلکاڈ، شراون بلگولہ اور گھٹکا اعلیٰ تعلیم کے مرکز تھے۔ شراون بیلگولہ، بنکاپورہ اور پیرور میں تعلیمی ادارے قائم تھے۔چونکہ گنگا جین لوگ تھے اس لئے جین ازم کو خوب ترقی ہوئی۔پوجیہ پاڈا، وجرانندی، اجیت سینا اور دوسروں نے اس مذہب کو بہت زیادہ مشہور کیا۔انہوں نے اٹھاون فیٹ والا ایک سنگی مجسمہ گومٹیشورا نامی شراون بیلگولہ میں قائم کیا اور اسے ایک مرکز قرار دیا۔آپ نے مہامستکا بھشکا جو گومٹیشورا کا ہوتا ہے جو ہر بارہ سال میں ایک بار منعقد ہوتا دیکھا ہے؟

باہوبلی گومٹیشور:

گومیٹشورا (باہوبلی) شراون بلگولہ کا ایک علامت ہے۔نشاۃ ثانیہ کی۔گومٹیشور کا مجسمہ چاون دریّا جو کہ رچملّا چہارم کا وزیر تھا اس نے مجسمہ بنوایا۔سو بھائیوں میں بھرتا سب سے بڑا تھا۔اور باہوبلی سے چھوٹا بھرتا کی تاجپوشی کے

©KTBS Not to be republished

بعد چکرا رتنا (خصوصی پہیہ) اس نے ساری سلطنتوں کو اپنے ماتحت کیا اور بادشاہ بن گیا۔ اس سے پہلے اس کے تمام بھائیوں نے اس کی بادشاہت کو تسلیم کر لیا۔ مگر باہو بلی نے اسے قبول نہیں کیا۔ دونوں نے لڑائی کی تیاری کر لی۔ بھرتا درشٹی یدھا، جالا یدھا اور ملاّ یدھا میں ہار گیا اور جب ملاّ یدھا کے خاتمہ کے قریب تھا باہو بلی سے ایک پہیہ کی طرح اٹھایا اور گھما کر ہوا میں پھینکتے ہی اس کے آس پاس کی ساری چیزوں سے دلچسپی یکلخت ختم ہوگئی اس نے اپنے بھائی کو زمین پر اتار دیا اپنے بھائی کے سامنے جھک گیا اور نروان حاصل کرنے چلا گیا اور کھڑا رہ گیا باوجود اس کے اسے نروان حاصل نہ ہوا بخومیوں نے کہا کہ وہ جب تک چاہے کھڑا رہے اسے نروان حاصل نہ ہوگا۔ اتنے میں بھرت اس کے پاس آیا اور کہا کہ اس ریاست کی ہر چیز باہو بلی کی ہے اب وہ باہو بلی کی طرف سے اس حکومت پر راج کرے گا تب جا کر باہو بلی کو نروان حاصل ہوگا۔

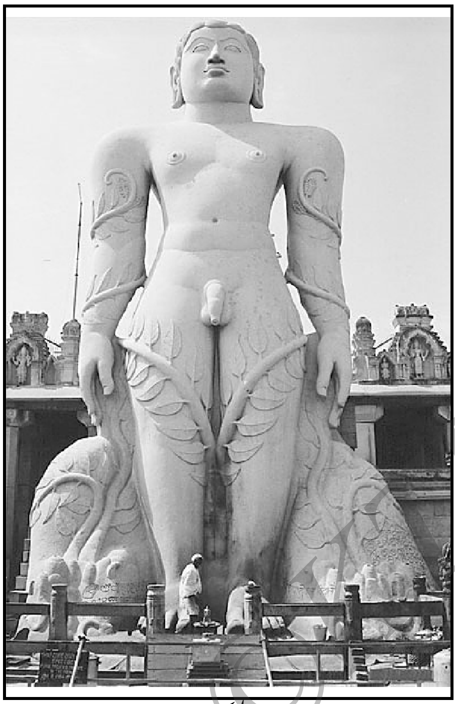

باہو بلی گومٹیشور

تلکاڈ کا پاتالیشور مندر

Not to be republished © ZBS

گنگا خاندان نے فنون اور فن تعمیر کو خوب بڑھاوا دیا۔ وہ خود بڑے ماہر فن تھے اور انہوں نئے بہت سارے مندر اور بسدیاں تعمیر کیں۔ منّے میں کپلیشورتلکاڈ میں پتلیشور اور مریشور مندر شراون بلگولے میں گومٹیشور کا مجسمہ یہ سب ان کے فن تعمیر کی مثالیں ہیں۔

ان کی خصوصی دین فن تعمیر میں مندروں میں اونچے اونچے ستون ہیں جن کو مہا ستھمبا اور برہما ستھمبا ہیں۔

گنگا خاندان کے بادشاہ ادب کے پرستار تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے سنسکرت پراکرت اور کنڑ زبانوں میں کئی کتابیں لکھیں۔ مادھوا دوم نے دتکا سوترا شرح لکھی۔۔

وروینیتا نے سنسکرت میں شبھد وتار لکھا اور گندھایا کی وڈا کتھا کو سنسکرت میں ترجمہ کیا۔ سری پرشا نے گجا شاسترا اور شوم دھاوا نے گجشٹکا لکھا جو کہ کنڑ زبان میں ہے۔ شاعر ہیما سینا نے راگھوا پانڈاویا لکھا۔ ودی باسمہا گڈیا چنتا منی نے لکھی اور شترا چڈامنی جبکہ نیمی چندرا نے درویا سارا سمگر ہا لکھا۔ اور چاونڈ ارایا نے چاونڈ اپرانا لکھا۔ اور بہت مشہور ہوگیا۔

مشق

I: درج ذیل جملوں کو مکمل کیجئے:۔

1. سموکھا نے ____________ کو اپنا دارالخلافہ بنایا۔
2. ہالا نے جو کتاب لکھی اس کا نام ____________ ہے۔
3. سب سے پہلا کنڑا کتبہ ____________ ہے۔
4. بنواسی، کدمبا کا دارالخلافہ آج ____________ ضلع میں ہے۔
5. گنگا خاندان کا سب سے اہم بادشاہ ____________ ہے۔
6. چاونڈ ارایا نے جو کتاب لکھی اس کا نام ____________ ہے۔

©KTBS Not to be republished

II: مختصر جواب لکھئے۔

1. شٹاواہاناس کا آخری بادشاہ کون تھا؟اس کی سلطنت کیوں کمزور پڑ گئی؟
2. شٹاواہاناس کے فنون کے بارے میں لکھئے؟
3. کونسے اخلاقی اقدار کا گنگا سماج پر اثر تھا؟
4. گنگا دورحکومت کی کوئی چار کتابوں کے نام لکھئے؟

III: سرگرمیاں

1. اپنے استاد سے قدیم کتبوں کے مطالعہ کا طریقہ معلوم کیجئے۔
2. اپنے قریبی تاریخی مندر کو جانئیے اور اس کی تفصیلات حاصل کیجئے اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ اس کی معلومات بانٹئے۔

IV: منصوبے (پروجیکٹ)۔

1. کتبہ جات کو پڑھنے کی عادت ڈالنا۔
2. کوئی ایک کتبہ پڑھئے اور اسکا پروجیکٹ تیار کیجئے۔
3. گنگا خاندان کے دارلخلافہ کی سیر کیجئے اور ان پر معلومات حاصل کیجئے۔

Climbing to the top demands strength, whether it is to the top of Mount Everest or to the top of your career.

- Dr. Abdul Kalam

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

باب دہم

بادامی کے چالوکیہ اور کانچی کے پلّوا

(THE CHALUKYAS OF BADAMI AND THE PALLAVAS OF KANCHI)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

☆ بادامی کے چالوکیہ کی حکومت، پلکیشی دوم کی توسیع۔

☆ مذہبی، سماجی، فوجی اور عدالتی نظم۔

☆ چالوکہ حکومت کے حدود کا تعین (نقشہ میں)

☆ کانچی کے پلّوا کی ادب مذہب فن، فنِ تعمیر اور علمی میدان میں خامات۔

چھٹی صدی عیسوی میں کرناٹک پر کئی بادشاہوں نے حکومت کی جن میں بادامی کے چالوکیہ اپنی برتری کرناٹک میں دوسو سال تک برقرار رکھی اور شاندار کامیابی سے حکمرانی کی۔ چالوکیہ نے جنوبی ہند کی تاریخ میں اپنا ایک خاص مقام حاصل کیا ہے اور ساتھ ہی ہندوستان کی تاریخ میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔

بادامی کی چالوکیہ حکومت (540 A.D - 753 A.D)

چالوکیہ کی حکومت کا آغاز چھٹی صدی میں ہوا اور یہ آٹھویں صدی کے درمیان ختم ہوئی۔ اس عظیم سلطنت کا بانی راجہ جے سمہا تھا۔ اس خاندان کے بادشاہوں میں سب سے طاقتور اور قابل ذکر بادشاہ پلکیشی دوم ہے۔ گنگاؤں، کدمباؤں اور الوپاس پر قابو پاتے ہوئے اس نے اپنی بادشاہت قائم کی۔ جنوبی دکن میں پلّوا اپنی فتح کی اونچائی پر تھے۔ جبکہ مہیند رورمانے پلکیشی کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ پلکیشی نے اسے شکست دی۔ جب ہرشاوردھن جو شمالی ہند پر حکمرانی کررہا تھا۔ وہ آگے بڑھتا ہوا نرمدا ندی کے کنارے پہنچا تو پلکیشی نے اسے آگے بڑھنے سے روک دیا اور ''دکشناپتیشور'' کا خطاب جیت لیا اور لارڈ آف پینسن سولا (جزیرہ نما کا آقا) کا خطاب اس کی دلیری پر ملا۔

پلکیشی اپنی ساری حکومت پر صرف ایک مرکز سے حکومت کر نہ سکا لہٰذا اس نے اپنے چھوٹے بھائی کبجا وشنو وردھن کو ونگی کا منتظم بنایا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے اس ملک پر پانچ سو سالوں تک حکومت کی اور ان کا نام''

©KTBS Not to be republished

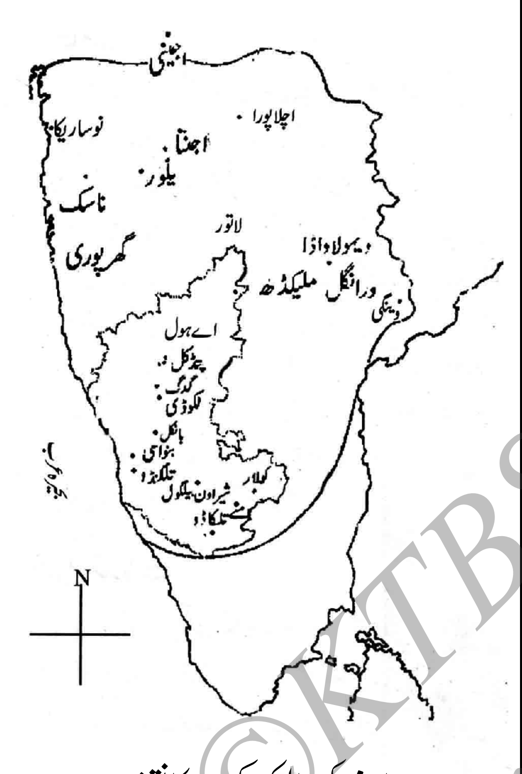

بادامی کی چالوکیہ حکومت کا نقشہ

چالوکیہ کے ونگی رہا ہیون تسانگ چینی سیاح نے چالوکیہ کا دورہ کیا تھا اور تفصیل سے بیان کیا اور اس وقت پلکیشی دوم حکمران تھا۔ اس نے کہا تھا ''بادشاہ نہایت مہربان ہے، فوج منظّم ہے اور سپاہیوں میں دلیری ہے اور سب جنگجو ہیں جو موت سے ڈرتے نہیں اور سب کے سب سچائی سے پیار کرتے ہیں، محنتی ہیں اور خود کی عزت کرتے ہیں۔ خوشحال ہیں اور بادشاہ کے وفادار ہیں یہ بادشاہ کی عزت کرتے ہیں اور بادشاہ بھی ان سے پیار کرتا ہے''

پلکیشی دوم رجائیت پسند حکمران تھا۔ وہ غیر ملکی بادشاہوں سے بھی دوستانہ تعلقات رکھتا تھا۔ عرب مورخین نے لکھا ہے کہ وہ پارس بادشاہ خسرو دوم کے ساتھ سیاسی تعلقات رکھا کرتا تھا۔

چند سالوں بعد پلّوا بادشاہ نرسمہا ورما اوّل نے چالوکیہ پر اپنا بدلہ نکالتے ہوئے اپنے باپ کی شکست کا اس نے بدلہ لیا اور چالوکیہ حکومت پر قبضہ کرلیا اور وٹاپی پر بھی قبضہ کرلیا۔ چالوکیہ کے آخری بادشاہ کے زمانے میں کیرتی ورما راشٹرکوٹا نے اس پر قبضہ کرلیا۔

چالوکیہ کی خدمات:

چالوکیہ نے کنڑ سرزمین کو، کنڑ زبان اور تہذیب کو کافی ترقی دی۔ اس نے اپنے مذہب کو نہ صرف پروان چڑھایا بلکہ اس نے اپنے دین اور فن تعمیر کی مکمل حفاظت بھی کی۔ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اس سرزمین کو ''کرناٹک'' کا نام دیا۔ کرناٹک کی تاریخ میں چالوکیہ کا دور حکومت نہایت زرین عہد تھا۔ یہ زمانہ صرف اس کی فوجی صلاحیتیوں ہی کی وجہ سے قابل ذکر ہے بلکہ اس کی خدمات فنون لطیفہ اور ادبی حیثیت بھی شاندار ہے۔

انہوں نے اس سرزمین پر دوسو سال تک حکومت کی۔ بادشاہ مکمل تن دہی کے ساتھ انتظامی امور میں شریک ہوا کرتا تھا۔ سلطنت صوبوں کی شکل میں تقسیم ہوئی تھی ہر صوبے کو وشایا کہتے اور اس کے منتظم کو ''وشایا پتی'' کہتے تھے۔ انتظامی

©KTBS
Not to be republished

اکائیوں میں قریہ سب سے چھوٹی اکائی ہوتا تھا۔قریہ کے رہنما اس قریہ کے حساب وکتاب کی ذمہ داریاں لئے ہوتے تھے۔

چالوکیہ نے تمام روایتوں کی مثلاً شیواس، ویشنواس اور جینوں۔کی پاسداری کرتے ہوئے اُن کو بڑھاوادیا۔

انہوں نے جینوں کی مندروں کی تعمیر میں مدد کی اور بدھولوگوں کی وہار اتعمیر کرنے میں مدد کی۔

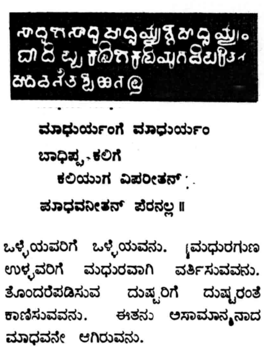

بادامی کے چالوکیہ بادشاہوں نے ادب کی سرپرستی کی جس کی وجہ سے کنڑ زبان اور سنسکرت کو کافی ترقی ملی۔کنڑ ان کی ریاستی زبان تھی۔اس زمانے میں شاعری کی صنف سخن ترپدی وجود میں آئی۔اگر جبکہ اس دور میں کنڑ زبان میں کوئی ادبی کام نہیں ہوا۔مگر چٹانوں پر کنڑ میں لکھا ہوا ملتا ہے۔بادامی کے آریہ بھٹ کی ایک نظم مثلث کی شکل میں ملتی ہے۔

ورپاکشا کا مندر پٹّدا کلّو میں

©KTBS Not to be republished

اس زمانے کے سنسکرت کے علماء میں روی کیرتی ، وجی کا اور اکلنکا کا وڈی مہتسو جوکہ (پلکیشی دوم کی بہو) جو کہ شاعرہ تھی وجی کا اور ہرا پروتیہ شوا بھٹہ رکا سنسکرت ڈرامے ہیں۔

بادامی کے چالوکیہ بادشاہان عظیم معمار اور ادب کے پرستار تھے۔ انہوں نے پٹاداکلّو، آئی ہولے اور بادامی میں خوبصورت مندر تعمیر کئے۔ انہوں نے فن تعمیر میں ایک خاص انداز اپنایا جسے ''چالوکیہ انداز'' کہا جاتا ہے اور ہندوستانی تہذیب میں مشہور ہے۔ انہوں نے غاروں کے مندر تعمیر کئے جو بڑی بڑی چٹانوں میں تعمیر کئے جاتے تھے انہوں نے کئی ایک مصوروں کو اور نقش ونگار کرنے والوں کو بہت بڑھاوا دیا۔

چالوکیہ کے مندروں میں سب سے بہترین مندر آئی ہولہ اور پٹاداکلّو کے مندر ہیں، آئی ہولے مندروں کے فن تعمیر کی ارتقاء کا پہلا تجربہ یہیں ہوا۔ اس لئے ہم یہاں مشہور مندر لوکیسور (وروپاکشا) اور تری لوکیسور (ملیکر جن) کا مندر دیکھتے ہیں۔ ہم ایک فیصلہ کن ثبوت چالوکیہ کے مندروں میں مصورانہ ترقی جوکہ مندروں میں میناروں کی طرح مورتیاں مجسمے وشنو کے ور ہا کے ہری ہرا اور ''اردھانا ریرشورا'' ان غاروں میں جو بادامی میں ہیں دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ روغن ورنگ سازی کو بھی بڑھاوا ملا اس دور کی اجنتا میں روغن ورنگ سازی دنیا بھر میں مشہور ہے۔

کانچی کے پلّوا (350 A.D سے 895 A.D):

پلّوا تملناڈو کے پہلے بادشاہان ہیں۔ ان کو جنوبی ہند کی خاندانی حکومتوں میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ انہوں نے چوتھی صدی سے نویں صدی تک حکمرانی کی۔ ابتداء میں یہ دراصل شٹاواہاناس کے افسران تھے۔ جب شٹاواہاناس کی حکومت زوال پذیر ہوئی تو پلّوا نے اپنے آپ کو ان علاقوں کی خودمختاری کا اعلان کرتے ہوئے بادشاہ بن بیٹھے۔

شوسکا کند اور ما اس خاندان کا پہلا بادشاہ تھا۔ پلّوا اور کدمبا کا درمیان ہمیشہ سخت دشمنی رہی۔ پلکیشی دوم چالوکیہ کے بادشاہ نے پلوا خاندان کے مہیندر ور ما کو شکست دی۔ نرسمہا ور ما اوّل جو بعد میں آیا یہ پلوا خاندان کا مشہور بادشا تھا۔ اس نے چالوکیہ سے بدلہ لیا اور پلکیشی دوم کو ہرایا اور وٹاپی پر قبضہ کرلیا۔

اس جرأتمندانہ اقدام نے اسے مہاملّا اور وٹاپی کنڈا کا خطاب دیا۔ اس کے دور میں ہیون سیانگ نے کانچی کا دورہ کیا۔ کانچی کے قریب سمندر کے ساحل پر نرسمہا ورمانے ایک شہر تعمیر کیا اور اسے مہابلی پورم کا نام دیا۔ اس نے کئی

©KTBS
Not to be republished

ایک مندروں کو صرف ایک ہی چٹان میں ترشوا کر بنایا جن کو ''منولیتھک ٹمپل'' کہا جاتا ہے۔

اپراجتا پلّوا کے زمانۂ اقتدار میں آدتیہ جو چولا راجاؤں میں سے ایک تھا اس نے پلّوا کے اقتدار کا خاتمہ کیا۔

پلّوا راجاؤں کی خدمات:

انہوں نے تملناڈو میں ایک منظّم حکومت کی بنیاد رکھی۔ ان کی خدمات ادب، مذہب، فنون فن تعمیر اور تعلیم میں قابل قدر ہیں۔ جب چالوکیہ نے وٹاپی پر حکمرانی کی اور پلّوا کانچی میں یہ مغربی ہند کا ایک شاندار دور تھا۔ ان کی حکومت نہایت مضبوط اور منظّم تھی۔ وزراء اور صوبائی افسران بھی ہوتے۔ ان کی حکومت تین حصوں میں منقسم تھی جن کو منڈل، ناڈو اور گراما میں بانٹ دیا تھا۔ گراما سبھا میں قریے کے مسائل حل کئے جاتے تھے۔ گراما بھوجکا قریوں کا انتظام سنبھالتے تھے۔

پلّوا نے سنسکرت اور تمل کی سرپرستی کی کانچی سنسکرت ادب کا مرکز تھا۔ بھروی (کرتارجنیا) اور دنڈی (داشا کی / چرتا) پلّوا خاندان کے شعراء تھے۔ بادشاہ مہیند رورما نے بھی ایک سماجی ڈراما لکھا۔ مٹاولا سا پرسہنا اور ایک کتاب بھگوادجّکا۔ پلّو ثا بادشاہوں نے تمام مذاہب کو بڑھاوا دیا۔

پلّوا کے اولین بادشاہ بدھسٹ تھے۔ نالندہ یونیورسٹی کا ماہرین میں سے دھرماپالا نے کانچی میں جنم لیا تھا۔ چونکہ مہیند رورما جین ازم کا پیروکار تھا اس لئے اس حکومت میں کئی ایک جین رہتے تھے۔

شیوا اند اویشنوا مذہبی گروہ ساتویں صدی میں نہایت مقبول ہوا۔ عظیم پجاریوں کو ناین مار کہا جاتا تھا۔ انہوں نے شیوا عقیدہ کی تبلیغ کی بارہ آلوا نے شیوا عقیدوں کی پرزور تبلیغ کی۔

مہابلی پورم پنچارتا

اس زمانے میں بھکتی تحریک کو بھی خوب ترقی ملی اس نے ویدک مذہب کے ارتقاء کو خوب مدد دی۔ شلوکاس (سنسکرت) تمل میں لکھے گئے جو کہ تمل ادب کے ہیرے کہلاتے ہیں۔

پلّوا ادب اور فن تعمیر کے دلدادہ تھے۔ انہوں نے اپنے مملکت کے حدود

©KTBS not to be republished

کے اندر کئی مندر تعمیر کئے جن کا انداز فن تعمیر قابل تعریف ہے اور ماہرانہ انداز کی وجہ سے پلوا کی فن تعمیر کی مہارت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ایک وہ مندر جو چٹانوں کو تراش کر بنائے گئے ہیں اور دوسرے وہ مندر جو تعمیری انداز میں ہیں۔

مہابلی پورم میں سارے مندر جو چٹانوں میں تراش کر بنائے گئے ہیں دیکھے جاسکتے ہیں۔نہایت شاندار سنگی مجسمے ان مندروں میں تراشے گئے ہیں۔ان میں مہابھارت بھگوت گیتا کے قصے بیان کئے گئے ہیں۔مشہور پنچارتھا جو ایک سنگی ہیں نہایت مشہور ہیں۔تپسیّا کرتا ہوا ارجن کا مجسمہ اپنے فن کا ایک انتہائی نادر نمونہ ہے۔

کیلاش ناتھ کے مندر، ایکمبر ناتھ اور ویکنٹا پرومال جو کانچی ہے اور ساحل سمندر پر مہابلی پورم میں جو مندر ہیں وہ نہایت شاندار مثالیں ہیں ہندوستان کی قدیم فن تعمیر کی ۔ یہ مندریں مذہبی امور اور مصورانہ سرگرمیوں کے مراکز تھے۔دیہی لوک رقص کرنے والے ان مندروں کے احاطے میں شام کے وقت جمع ہوجاتے اور کئی ایک مسائل پر ان کی آپسی گفتگو ہوتی۔لوگ اپنے فارغ اوقات میں یہاں آتے اور ان کی مذہبی کتاب کی وعظ و نصیحت والی باتیں یا پھر مذہبی گیت اور نغمے سنتے۔اس طرح مندر سماجی اور تعلیمی مرکز بن گئے۔

پلّوا کے پاس زبردست بحری فوج تھی۔جنوبی ایشیاء میں ملایا انڈونیشیاء اور دیگر ممالک سے تاجروں کے تعلقات تھے۔ہم ان ملکوں میں ہندوستانی زبان، عقائد، روایات اور تہذیب کو بھی ان ملکوں میں دیکھ سکتے ہیں۔

مشق

I: خالی جگہوں کو پر کیجئے۔

1. ________ پلّوا حکمران کو پلکیشی نے شکست دی۔
2. ________ خاندان نے کرناٹک کا نام دیا ہے۔
3. سنسکرت ڈرامہ ہر پروتیہ کے لکھنے والے کا نام ________ ہے
4. پلّوا بادشاہ جس کو وتاپی کنڈا خطاب حاصل کیا وہ ________ ہے
5. نقش و نگاری جس میں ارجنا تپسیّا کرتے دیکھایا گیا ہے ________ میں ہے۔

©KTBS Not to be republished

II: ان سوالوں کے مختصر جواب لکھئے۔

1. پلکیشی دوم کے بارے میں لکھئے؟
2. چالوکیہ کے انتظامیہ طور طریقے کے بارے میں لکھئے؟
3. چالوکیہ ادب کے شوقین تھے مثالوں سے واضح لکھئے؟
4. کانچی پر حکومت کرنے والے بادشاہوں کے نام لکھئے؟
5. پلّوا بادشاہوں نے سنسکرت اور تمل زبان کی کیونکر حوصلہ افزائی کی؟

III: سرگرمیاں

1. چالوکیہ کی کنڑ خدمات کے بارے میں جماعت مباحثہ منعقد کیجئے۔
2. اپنے استاد سے ترپدی کے بارے میں معلومات حاصل کیجئے۔
3. کانچی پورم اور مہابلی پورم کا دورہ کیجئے

IV: پروجیکٹس

1. مقامی تاریخی مقام کے سیر کرتے ہوئے معلومات اکھٹا کیجئے۔
2. تصویریں بنایئے تصویریں جمع کرتے ہوئے ان کا البم بنایئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

باب گیارہ

مانیا کھتیا کے راشٹر کوٹہ اور کلیان کے چالوکیہ

(753 A.D سے 973 A.D)

(THE RASHTRAKUTAS OF MANYAKHETA)

(AND THE CHALUKYA OF KALYANA)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے۔۔۔

- ☆ راشٹر کوٹہ حکومت کا بانی دنتی دُرگا اور امرگھ ورشا اس دورِ حکومت کا مشہور بادشاہ تھا۔
- ☆ اس حکومت کی انتظامیہ، ادب اور فنِ تعمیری خدمات۔
- ☆ ہندوستانی نقشہ میں راشٹر کوٹہ کے علاقوں کی نشاندہی۔

©KTBS
Not to be republished

راشٹر کوٹہ کنڑی دان تھے۔ ابتداء میں یہ چالوکیہ بادشاہوں کے باج گذار تھے بعد میں یہ جنوب کی وسیع سلطنت کے بادشاہوں کے طور پر مشہور ہوگئے۔ راشٹر کوٹہ کا زمانہ کرناٹک کی تاریخ میں ایک شاندار زمانہ کہلاتا ہے۔ ان کی حکومت شمالی ہند میں نرمدا ندی کے کنارے سے لے کر جنوب میں دریائے کاویری تک تھی۔ کیلاش ناتھ جو، ایلورا میں ہے اور سب سے پہلے کنڑا ادب کا کام ''کوی راجا مارگا'' کے ذریعہ اپنے ابدی نشان چھوڑے ہیں۔

راشٹر کوٹہ: (753ء سے 973ء)

جو حکومت دنتی درگا سے شروع ہوئی وہ کرشنا، گووندا دوم دھروا، گوندا سوم، اموگھا ورشا اور دوسروں تک پہنچ کر اپنی انتہا کو پہنچی۔ اموگھا کی اولین حکمرانی کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر اسے مقابلوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی اور یہ امن کا دلدادہ تھا۔ اس لئے اس نے دشمنی سے آخر پیچھا چھڑا لیا۔ اور اس کے لئے اس نے شادی کے ذریعہ گنگاس اور پلّواس سے رشتہ جوڑ لیا چونکہ یہ ایک امن پسند بادشاہ تھا لہٰذا اسے اپنے چند علاقے شمال میں دوسروں کو

دینے پڑے۔مغرب میں چند بندر گاہیں تجارت کے اعتبار سے مصروف تھیں اور اپنے تجارتی تعلقات فارستان اور عرب سے بڑھانے کی وجہ سے خوشحال تھیں۔لہذا بہت سارے سیاح اور تاجر اس علاقے کو آتے تھے۔

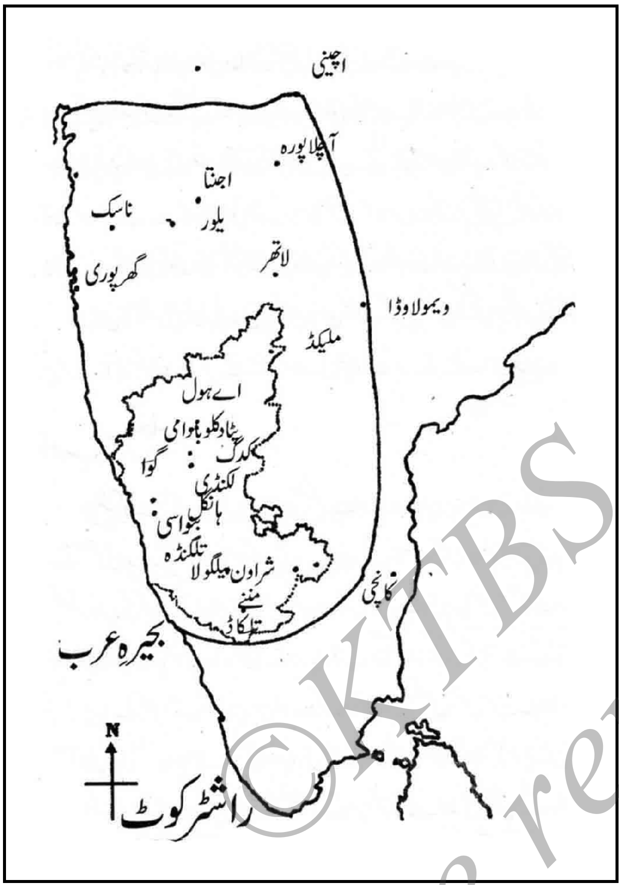

اموگھا ورشا بڑا دلیر اور امن پسند بادشاہ تھا اس نے سارے ہی طبقوں کو بڑھاوا دیا۔اس کے بعد کرشنا دوم،اندرا سوم اور کرشنا سوم نے اس ملک پر بادشاہت کی۔راشٹرکوٹہ کی حکومت کا خاتمہ کار کا دوم کے زمانے میں ہوا۔تائی لاپا دوم جو کلیان کا تھا اور چالوکیہ سے تھا۔

راشٹرکوٹہ کی دین:

راشٹرکوٹہ میں بادشاہت وراثت سے ملی تھی۔ان کی عادت تھی کہ وزراء کی ایک جماعت بادشاہ کی مدد کیا کرتی تھی۔وہاں ایک مستقل آدمی کا تقرر ہوتا تھا جو مہا سندھوی گرہی میں ایک آدمی رہتا جو غیر ملکی معاملات کی دیکھ بھال کرلیا کرتا تھا۔انتظامیہ کی سہولت کے لئے ریاست کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے وشایا، ناڈو، منڈل گراما (قصبہ) کا رہنما گراما پتی کہلاتا یا پر بھوگا وندا کہلاتا یہ قصبہ کی فوج کا سربراہ بھی ہوتا۔یہ قصبہ کے کھاتہ دار سے مدد بھی لیتا۔یہاں گراما سبھا کی محفلیں بھی ہوا کرتی تھیں۔

ناڈو میں ناڈا گھاونڈا نام کے افسران کو استعمال کیا کرتے تھے اس طرح وشایا میں اور راشٹر میں افسران ہوتے۔دشایا پتی اور راشٹر پتی وہ افسران ہوتے جو ضلع اور ملک کے لئے ہوتے۔

زمینی لگان، چیزوں پر ٹیکس، گھروں اور دکانوں پر ٹیکس اور پیشوں پر ٹیکس مثلاً چلتی ناؤں پر اور اسی طرح غیر ملکی تجارت پر بھی بھاری ٹیکس لگتا۔

راشٹر کوٹہ نے سنسکرت اور کنڑا دونوں کو فروغ دیا۔ سنسکرت میں شاندار تحریریں وجود میں آئیں تریوکرما نے نالا چمپو لکھا جو پہلا چمپو کارنامہ تھا سنسکرت میں (چمپو نظم ونثر کا مجموعہ) ہلایدھا نے کوی رہسیہ لکھا جن سینا جو علم ریاضی کا ماہر تھا مہاویرا چاریہ علم قواعد کا ماہر شکتا نیا گنا بھدرا اور ویرا سینا اموگھا ورشا کے دربار میں تھے۔ پہلا شاعر پمپا نے آدی پرانا لکھا جس میں اس نے وکرم ارجن کی فتح کو کنڑی زبان میں لکھا۔ شاہی شاعر پونّا نے شانتی پرانا لکھا۔ شوراجیہ جو اموگھا ورشا کا درباری تھا اس نے کوی راج مارگا لکھا یہ کنڑا میں ایک شاندار کارنامہ ہے۔ یہ سب یہ بتاتے ہیں کہ کیسے کنڑ زبان قدیم زمانے سے ترقی کرتی آئی۔

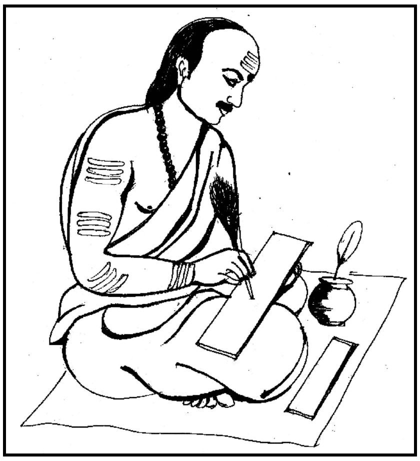

ناڈوجہ پمپا

کرناٹک یونیورسٹی ہمپی ایک ایوارڈ ناڈوجہ نام سے دیتی ہے جو کہ کنڑ کے پہلے شاعر پمپا کے نام سے دیا جاتا ہے یہ اس معمر شخص کو دیا جاتا ہے جو کنڑ ادب کیلئے خدمت انجام دیتا ہو۔

ایک اور نثری تخلیق کنڑ میں راشٹر کوٹہ کے زمانے میں جو ہوئی ''وڈّارادھنے'' اس کتاب کے مصنف کا نام شواکٹا چاریہ ہے۔ یہ جین مذہب کی کہانیوں کا مجموعے ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کنڑ کے مقامی الفاظ ہی استعمال کئے ہیں۔ یہ کتاب کے پلاٹ میں جان ہے، ساخت ہے، کردار نگاری ہے اور مکالمہ ہیں۔ یہ ایک عظیم نثری کارنامہ ہے جو پمپا سے پہلے وجود میں آیا۔ اور یہ ایک ابدی ناقابل انکار علامت ہے جو کنڑ کی ادبی تاریخ میں ہے۔

اگراہارا اور میتھول کو مستقل تعلیمی اداروں کی طرح استعمال کیا جاتا تھا۔ تعلیم کا ایک بڑا حصہ سنسکرت سے متعلق تھا، ویدوں سے، علم دست شناسی، منطق اور پرُانا۔ ضلع وجیاپورہ کے انڈی تعلق سالٹ گی ان مرکزوں میں سے ایک تھا۔

راشٹر کوٹہ کے بادشاہان شیو اور وشنو کے عقیدت مند تھے اور انہوں نے کئی ایک شُد اور وشنو کے مندر بھی تعمیر کئے۔ جین ازم کو شاہی سر پرستی حاصل تھی اسلئے خوب پھیلنے والا مذہب بن گیا باوجود اس کے دیگر مذاہب کو بھی بڑھاوا

©KTBS Not to be republished

ملا۔ راشٹرکوٹہ کے بادشاہاں ادب اورفن کے دلدادہ بھی تھے۔ان کی عظیم خدمات کے طور پر ہندوستانی تہذیب کودی جانے والی جودیکھی جاسکتی ہیں وہ ہیں ایلّورا کا مندر جو چٹانوں میں تراشا گیا ہے جسے کیلاش ناتھ کا مندر کہا جاتا ہے جسے کرشنا اوّل نے تعمیر کرایا یہ ایک سنگی مندر ہے یہ ایک ایسی چٹان کوتراش کر بنایا گیا ہے جوایک سوفیٹ اونچی اور دوسو چھتّر فیٹ لمبی اور ایک سو

کیلاش ناتھ مندر۔ایلّورا

چھّپن فیٹ چوڑی تھی۔اس کے قریب ہی ایک دشوتارا مندر ہے جو کہ غار میں واقع ہے۔تحریریں جوایلفنٹا غاروں جو کہ ممبئی کے قریب ہیں وہ راشٹرکوٹہ کی (تین چہروں والی) نہایت ہی خوشنما تراشی گئی ہے۔راشٹرکوٹہ کی تعمیر کردہ مندر ضلع رائچور کے شراوالا میں ہےاور پٹاکلّو میں ایک جین مندر بھی ہے۔

کلیان کے چالوکیہ Chalukya of Kalyan:(973. A.D - 1189 A.D)

کلیان کے چالوکیہ کا زمانہ ہندوستان کی مکمل تاریخ کا ایک شاندار اورعزت ووقار کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔انہوں نے آدب،فن اور تعلیم کو بہت زیادہ فروغ دیا۔انہوں نے کنڑ اور سنسکرت کی ترقی کے لئے مواقع فراہم کئے مکمل انداز سے۔انہوں نے کنڑ کے مشہور شاعروں کی سرپرستی کی مثال کے طور پر درگا سمہا، رنّا، ناگا چندرا وغیرہ وغیرہ۔

اسی عہد میں وچن ساہتیہ کوخصوصی اورنمایاں حیثیت حاصل ہوئی ایک نیا شہر جسے کلیان کہا گیا اس کی تعمیر کا سہرا اوراسے دارالخلافہ کو بنانے کا فخر سومیشورا اوّل کو جاتا ہے۔

تائیلاپا دوم جوراشٹرکوٹہ کا باج گذار بادشاہ تھا اس نے راشٹرکوٹہ کے بادشاہ کوشکست دی سومیشورا اوّل کا بیٹا وکرم آدتیہ VI اس سلطنت کا نامور حکمران تھا۔ وہ ایک بہادر جنگجو، بہترین منتظم حکمران تھا۔وہ چالوکیہ وکرم ساکا 1076ء میں شروع کیا۔اس ہوئسیلہ کے وشنووردھن کی بغاوتوں کوکچل ڈالا۔اس سری لنکا کے حکمران وجئے باہو کے ساتھ تعلقات قائم کیا۔

©KTBS Not to be republished

وگھنیشور نے ''مٹھکشنا'' تحریر کیا، جو اُس کے دورِ سلطنت میں تھا، اس کا خیال تھا کہ کلیان کے جیسا بڑا اور مشہور شہر نہ ماضی میں کبھی تھا اور نہ مستقبل میں ہوگا، وہ وکرم آدیتہ جیسے حکمران کو نہ کبھی کسی نے دیکھا اور نہ ہی کسی نے سنا۔

کارکا دوم اور مانیا کھیتا پر قبضہ جماتے ہوئے اس نے ایک سلطنت کلیان میں کلیان چالوکیہ کے نام سے قائم کی ۔اس نے کم وبیش چوبیس سال حکومت کی۔ سومیشور اوّل اس خاندان کے حکمرانوں میں ایک اہم بادشاہ تھا اس نے ایک نیا شہر کلیان کے نام سے قائم کیا اور اسے اپنی راجدھانی بنایا اور یہ آج بیدر ضلع میں بسوا کلیان کے نام سے مشہور ہے۔ اگر چہ کہ سومیشور اوّل نے کئی جنگوں میں شرکت کی۔ ساتھ ہی اس نے بھر پور کوشش کی کہ کسی طرح اس کی حکومت نہ گھٹے۔ اس نے چولا بادشاہ کو ''کپّم'' میں شکست دی۔

اس سلطنت کا زوال ان بادشاہوں کے زمانہ میں شروع ہوا جو وکرمادتیہ چہارم کے اور سومیشور دوم کے بعد آئے۔ یہ حکومت سومیشور دوم کے بعد آئے۔ یہ حکومت سومیشور چہارم کے بعد نہایت کمزور ہوگئی اور کلاچُری بجلا نے کلیان پر قبضہ کرلیا اور اس پر حکومت کرنے لگا۔ یہ وہ زمانہ تھا سماجی انقلاب لانے والا سری جگت جیوتی بسویشورا کا ظہور ہوا۔ اس نے لنگایت طبقہ کی اصلاح کی جسے ویراشیوا بھی کہا جاتا ہے۔

بسوایشورا

بسویشورا نے تین طریقوں سے تبلیغ کی، نرم انداز کی نصیحت، سخت تنقید، زبردست دھمکی۔ اس نے کہا کہ نجات کا واحد ذریعہ اپنے آپ کو مکمل طور پر شیوا کے حوالے کر دینا ہی ہے۔ ساتھ ہی اس نے کہا کہ کام ہی عبادت ہے۔

اس نے انو بھومنٹپ قائم کیا' 1162 میں اس نے اپنے وچنوں کو آسان کنڑا زبان کی نثر میں جو کہ عوامی زبان تھی ایک عام آدمی کے انداز میں بیان کیا۔

کلیان چالوکیہ کی خدمات:

بادامی کے چالوکیہ کی طرح، کلیان کے چالوکیہ نے بھی خصوصی خدمات مختلف میدانوں میں انجام دیں۔ بادشاہت موروثی تھی۔ ریاست کی تقسیم منڈل اور چھوٹی ریاست ناڈو میں تقسیم تھی۔ اس وقت کمپانا (قصبہ) ہوا کرتے

©KTBS Not to be republished

تھے تاکہ قریوں میں انتظام کیا جائے۔ زمین کا ٹیکس حکومت کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ تھا۔ اس کے علاوہ دیگر ذرائع میں سیل ٹیکس، جنگی، پیشہ ورانہ ٹیکس اس سلطنت میں ''کادتا ور گدے'' کا تقرر ہوتا جو ان ٹیکسوں کے وصول کرنے کا ذمہ دار ہوتا۔ اس سلطنت میں مختلف درجوں والی تجارتیں اور کارخانے ہوتے۔

سکے

لکنڈی اور سوڈی سکّے ڈھالنے کی ٹکسال قائم کی گئی۔ ان سکوں کو گڑیانہ، پانا، ڈرمّا، پان اور سورنا کہتے تھے۔

لکّونڈی اور سوڈی میں سکّے بنائے جاتے تھے جیسے گڑیانہ، پنا، ڈورمہ، پون اور سورن

چالوکیہ عہدِ حکومت میں ادب کو خصوصی اہمیت حاصل ہوئی کنڑا ادب جین اسکالرس کی وجہ سے مالا مال ہوگیا۔ اس زمانے کا قابل لحاظ گادایودھا (ساہسا بھیما وجیہ) رنّا نے لکھا، درگا سمہا نے پنچ تنترا لکھا۔ بلہانانے وکر مادیوا چرتر لکھا، نینا سنیا نے دھرما مورتا لکھا قانونی دفعات پر مصنف وگیا نیشور متکشرا نے لکھا۔ بادشاہ سومیشور سوم نے منس اُلّا سا لکھا جو سنسکرت انسائیکلوپیڈیا کہلاتی ہے۔

بے مثال خدمات کے طور پر اگر دیکھا جائے تو چالوکیہ کے دورِ حکومت میں وچنا ادب ہے، اکا مہا دویری، الاّ مہ پربھو، ماچیاّ اور دیگر وچن نویس بھی ملتے ہیں۔

چالوکیہ صرف ادب کے دلدادہ ہی نہیں تھے بلکہ یہ ادبی و تعمیری کے سرپرست بھی تھے۔ ان کی ادبی و تعمیری خدمات بھی کافی وسیع ہیں۔ مشہور مندر کاشی وشویشورا جو کہ لکنڈی میں ہے مہادیوی مندر اٹگی میں ہے ملّیکرجن مندر کروٹی میں ہے۔ تری کوٹیشور مندر گدگ میں ہے یہ سب قابل لحاظ مثالیں ان کی ادبی و تعمیری سرپرستی کی۔

اس خاندان کے بادشاہوں نے کئی ایک مندر تعمیر کئے اور کنڑ سرزمین کو انہوں فنون لطیفہ کا گھر بنا ڈالا۔ موسیقی اور

©KTBS Not to be republished

رقص کو بھی خوب فروغ ملا۔ موسیقار اور رقص کرنے والے فنکاروں کا تقرر بادشاہ کے دربار کی خدمت کیلئے ہوا کرتا تھا ۔ملکہ چندرلیکھا نے بہت سارے موسیقی کے ماہرین اور رقص کرنے والوں کی سرپرستی کی منس اُلّا سا اور جگد یکا ملاّ دوم ''سنگیتا چڈامنی'' میں موسیقی سے متعلق کئی ایک مباحث ہیں ساتھ ہی ساتھ رقص فن اور جواہرت سے بھی متعلق ہیں۔

کاشی وشویشورا کا مندر لکّنڈی میں

مشق

I: ان خالی جگہوں کو پر کیجئے۔

1. راشٹرکوٹہ خاندان کا بانی ________ تھا
2. کلیان کا چالوکیہ ________ بادشاہ جو راشٹرکوٹہ بادشاہ کی شکست کا باعث بنا
3. ''کاوراہاسیہ'' کے مصنف کا نام ________ ہے

Not to be republished

4. پوتنا کی لکھی ہوئی مشہور نظم __________ ہے

5. کلیان چالوکیہ کا سب سے مشہور بادشاہ __________ ہے

6. __________ کو سماجی انقلاب کا سفیر کہا جاتا ہے۔

II: درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھئے۔

1. راشٹر کوٹہ کے بادشاہوں کا انتظامیہ کیسا تھا؟

2. راشٹر کوٹہ کے ہاں نظام تعلیم کے متعلق لکھئے؟

3. یلّو را مندر کے بارے میں لکھئے؟

4. کلیان کے چالوکیہ نے ادب کو کیسے بڑھاوا دیا؟

III: سرگرمیاں

1. اپنے خیالات کو اپنے ساتھیوں یا اساتذہ کے ساتھ بانٹتے ہوئے بحث کیجئے جو راشٹر کوٹہ کے مندروں کا دورہ کر چکے ہوں۔

2. مانیا کھتیا یا ایلّورا کا سفر کیجئے۔

IV: پراجیکٹس

1. چار گروہوں میں بحث کرتے ہوئے ایک ایلّورا کا پروجیکٹ مکمل کریں۔

2. مانیا کھیتا کی تصویریں اکھٹا کیجئے۔

3. بسونّا کی زندگی متعلق لکھئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

باب بارہ

دوراسمدرا کے چولا اور ہوئسلہ

(THE CHOLAS AND HOYSALAS OF DWARASAMUDRA)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

☆ چولاحکومت کی توسیع اور مختلف میدانوں میں ان کے خدمات

☆ ہوئیسلہ حکومت کا قیام اوران کے خدمات مذہب۔ادب فن اورفن تعمیرات کے میدان میں۔

چولاز (850 A.D - 1279 A.D)

پلّوا کے بعد چولا نے تملناڈو،آندھرااور کرناٹک کے مختلف مقامات پراپنی گرفت مضبوط کی۔اورنویں صدی سے تیرہویں صدی تک حکومت کی۔انکو یہ اعزاز جاتا ہے کہ انہوں نے ہندوستانی تہذیب کوغیرملکوں میں روشناس کرا یاانہوں نے عظیم مندریں تعمیر کیں۔برہادیشورا مندران کی دین ہےان کی شہرت تمل ادب کو بڑھاوادینے سے ہے۔

برہادیشورا کا مندر تنجاور میں

چولا چنابرس پلّوا کے زیراثر رہے پھر بعد میں وہ آزاد ہوگئے۔سنگم ادب کے مطابق کری کلا چولا ہی اس خاندان کا بانی ہے۔وجیہ لیا چولا نے اس خاندان کی حکومت کوازسرنو زندہ کیا اورتنجاور کواس کا دارالخلافہ بنایا۔

©KTBS Not to be republished

چولا خاندان کا ایک اہم بادشاہ راجہ راجہ اوّل تھا۔ یہ ایک بہادر عظیم جنگجو اور لائق حکمران تھا چولا حکومت کا بانی ہونے کے ناطے اس نے اس سلطنت کو مضبوط کیا اور پھیلایا۔ اس نے چیر اس گنگاس اور پڑیاس کو ہرایا اس نے ایک بحری بیڑہ تعمیر کیا اور اس کے ذریعہ سیلون (سری لنکا) کو فتح کیا۔ ہم تمل والوں کی ایک عظیم طاقت کو ملیشیا اور سنگا پور میں دیکھ سکتے ہیں۔ ان تملیوں کے ان ملکوں کی سیاسی، معاشی اور تہذیبی سرگرمیوں میں دیکھ سکتے ہیں۔

انہوں نے سمندر پار کے ملکوں سے جو تجارتی تعلقات اپنے دور میں قائم کئے تھے وہ آج بھی جاری ہیں۔

برہادیشورا کا مندر جسے راجہ راجا چولا ایم نے دور تنجاور میں تعمیر کیا تھا وہ نہایت مشہور ہے۔

راجیند ر چولا سوم کے دور حکومت میں چولا کمزور ہوگئی اور پانڈیا نے ان پر آسانی سے فتح حاصل کر لی۔

چولا کی خدمات:

چولا راجگان نے ایک قابل اور لائق منظّم انتظامیہ کی بنیاد رکھی تھی ریاست کی تقسیم منڈلم، کوٹ ورنگی، ناڈو، کوّرم یا کمیونٹی آف ولیج تارا۔ کُرم کے طور ہوئی تھی۔ ہر ایک قریہ میں مختلف موضوعات سے متعلق ایک کمیٹی اُر کے نام سے ہوا کرتی تھی۔

چولا کے انتظامیہ کی سب سے بہترین خوبی یہ تھی کہ انہوں نے قریہ کی ترقی کے لئے ایک خودکار مقامی حکومت (سیلف گورنمنٹ) بنائی تھی۔ گرام سبھا اولین سبھا ہوتی تارا کرم ایک قریہ کے لئے مخصوص ہوتی۔ ہر ایک کرم کی ایک دیہاتی کمیٹی ہوتی جسے مہا سبھا کہتے۔ اس کا دوسرا نام پیرم گُری بھی تھا اور اس ارکان کا نام پیرومکّل تھا۔ ارکان کا انتخاب رائے دہندگی سے ہوا کرتا تھا۔ صرف سنسکرت تعلیم یافتہ اور مالدار افراد ہی کو الیکشن لڑنے کی اجازت تھی۔

ایک 1/6 چھ حصہ کی زمین کی آمدنی ٹیکس کے طور وصول کی جاتی تھی آب پاشی کے لئے خصوصی توجہ دی جاتی تھی۔ چولا راجاؤں نے کئی ایک جھلیں بلبند ورجھیل بنگلورو کے قریب بھی ان میں سے ایک ہے۔ انہوں نے ایک تالاب بھی گنگی کنڈہ چولا پور میں تعمیر کیا۔

چولا راجگان شوا کے عقید تمند تھے اور انہوں نے کئی ایک شومندر تعمیر کئے۔ ہر ہادیشورا مندر جو تنجاور میں ہے وہ پانچ سوفیٹ اونچا ہے اور دوسوتیس فیٹ پر پھیلا ہوا ہے اور اس کا گنبد دوسوفیٹ اونچا ہے۔ چولیشور کا مندر راجیند ر نے تعمیر کروایا۔

گنگی کونڈا اپرامیا مندر چن پٹن اور چولا مندر بیگور میں جو بنگلورو سے قریب ہے اور مکتیشور جو بنّی منگلا کے

قریب ہے یہ وہ مندر ہیں جنہیں چولا راجگان نے کرناٹک میں تعمیر کرائے۔ان مندروں کا معاشی اور تہذیبی مرکز کے طور پر استعمال ہوتا۔شوکا گنپتی کا وشنو درگا کا اور کارتی کیا کے مجسمے مشہور ہیں۔

تعلیم کو بڑھاوا دینے کے لئے چولاؤں نے کئی اگر ہار تعمیر کئے شمالی میر درا گر ہار بھی ان میں سے ایک مشہور اگر ہارا ہے۔یہ مندر تعلیم کے مرکز تھے۔یہ زمانہ وہ تھا جس میں تمل ادب کو ہمہ جہتی ترقی نصیب ہوئی۔قابل توجہ کام یہ راما نیا جو کمیا نے لکھا تھا۔پریا پرانا سکّلیر اور جیوکا چنتامنی تر کاّ دیوا کا لکھا ہوا۔

ہوئسلا دوارا سمدرا کے (984. A.D to 1346 A.D)

ہوئسلا خاندان کا نشان

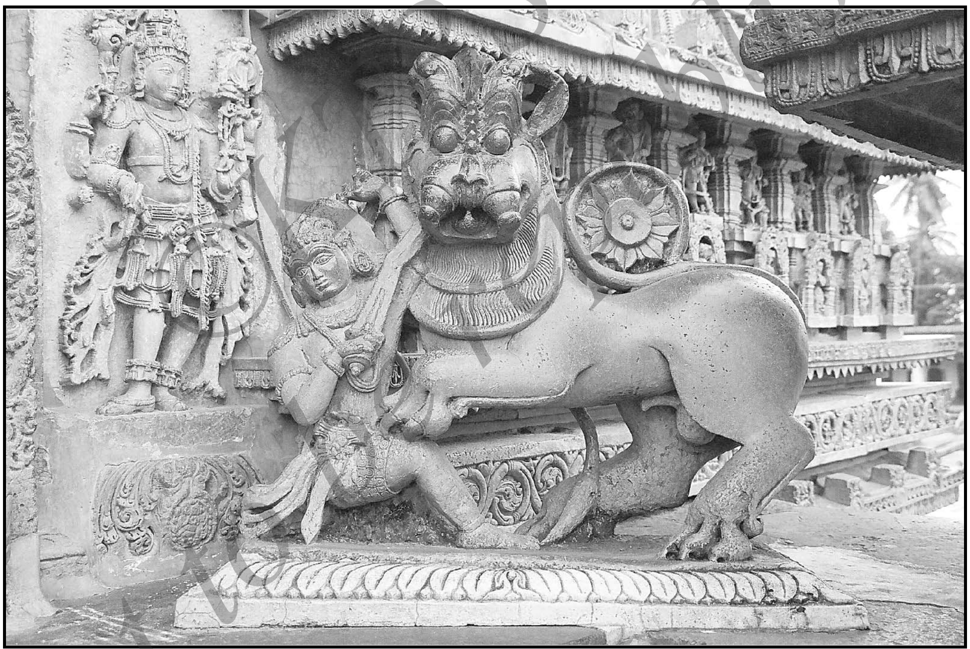

ہوئسلا خاندان کا نشان

چالوکیہ کے کرناٹک میں معزول ہونے کے بعد ہوئسلا خاندان مضبوط ہوگیا سومیشور یر قریہ (آج کا انگڈی) موڈگیرہ تعلق چکمگلور ضلع) اس خاندان کی ریاست کا بانی ''سالا'' اس نے یہ حکومت ایک جین پجاری سودتّہ کے حکم پر اس نے ایک شیر سے مقابلہ کیا اور اسے مار ڈالا اس کے اس عمل نے عوام کو اسے ''ہوئسلا' کا خطاب دیا اس نے اپنی اس حکومت کو قائم کیا۔اس خاندان کے بادشاہوں نے قابل لحاظ جذبات انجام دیں ادب میں تعلیم میں، آرٹ میں،

Not to be Published

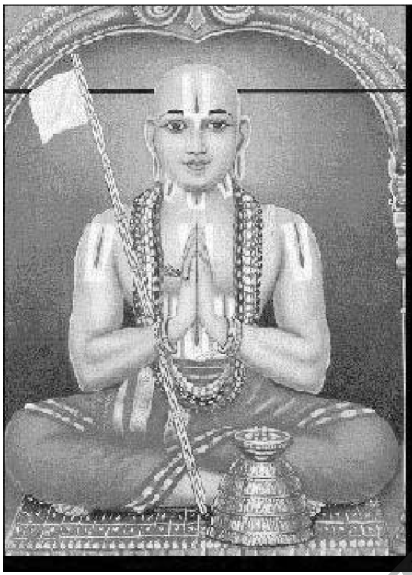

فن تعمیر میں اور آب پاشی کے میدان میں۔

وشنوردھن ایک اہم بادشاہ تھا ہوئسلا کا نروپا کاما اور ایرینگا اور بلّا لا کے بعد اس خاندان کا عظیم بادشاہ تھا۔ اس نے گنگا واڈی کو چولاؤں سے چھینا اور ''تلکاڈو گنڈا'' کا خطاب پایا۔ اس کامیابی کو یادگار بنانے کے لئے اس نے کیرتی نارائنا کا مندر تلکاڈ میں چن کیشوا (وجیہ نارائنا) کا مندر بیلور میں تعمیر کرایا۔ اس نے اپنی سلطنت کی توسیع کرنا چاہا مگر چالوکیہ کا بادشاہ وکرم مادتیہ چہارم نے اسے شکست دی۔

رامانوجاچاریہ وششٹیا دوتیا کا طریقہ پیغام پھیلا نہ سکا تھا چولا سلطنت میں اسلئے بٹی دیوا کے دربار میں آتا۔ اور اس کی سرپرستی میں اس نے اپنے مسلک کو سارے کرناٹک میں پھیلایا۔ اس حکومت کا زوال بلّالا سوم کے زمانہ حکومت میں ہوا اس زمانہ میں وجیہ نگر حکومت پر سر اقتدار آئی۔

ہوئسلا خاندان کی خدمات:

ہوئسلا خاندان نے صوبائی حکومتوں کے انتظام کا طریقہ رائج کیا۔ شہزادے کو حکومت کرنے کا حق دیا گیا ساتھ ہی رانی اور شاہی خاندان کو بھی سرکاری افسران ناڈ واور وشایا کے فرائض کی دیکھ بھال کیا کرتے۔

قریوں میں حکومت کی جانب سے نمائندے ہوتے جو انتظامی امور کی دیکھ بھال کرتے جن کو گوڈا، سینابوا اور تلوارا وغیرہ ہوا کرتے۔

زراعت کو ترقی دینے کیلئے ہوئسلا نے بے شمار جھیلیں مثلاً شانتی ساگر، بلّا لا ریا سمندرا، وشنوسمدرا وغیرہ تعمیر کئے۔ شہروں میں وہ مختلف درجات کے لوگ ہوا کرتے جو مختلف پیشوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ریاست کی آمدنی کا اہم ذریعہ زمینی ٹیکس ہوا کرتا۔ اس سماج کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ ایک فوجی دستہ ہوا کرتا تھا جو بادشاہ کی حفاظت پر مامور ہوتا

©KTBS
Not to be republished

اس دستہ کے افسران کو"گروڈا" کہا جاتا۔ جب بادشاہ مرجاتا تو اس دستہ کے فوجی بھی اپنے آپ کو قربان کر دیتے تھے۔

ہوئسلا حکومت کے دوران مختلف مذاہب مثلاً جین ازم، بدھ ازم، شیوازم، ویشنوازم، ویرشیوازم اور شہری ویشنوازم ہوا کرتے تھے۔ درج ذیل نظم جو بیلور میں ہے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اگر ہارا، مٹھ اور مندر تعلیم کے مرکز ہوا کرتے۔ عمدہ تعلیمی مراکز تھے مثلاً میل کوٹے، سالی گرام، ارسیکرے اور دیگر مقامات ر پر جہاں ویداویداشاستر، کنڑ اور سنسکرت کی تعلیم دی جاتی۔

کنڑ ادب نہایت زوروشور سے فروغ پایا۔ رودرا بھٹ جگناتھ وجیا، مشہور کنڑ شاعر جنا نے یشودھرا چرتے۔ ہری ہرا نے چمپو نظم گرجا کلیانا لکھی، راگھوانکا نے ہرش چندر کاویا لکھی۔ کیشو راجہ نے شبدامنی درشنا لکھی۔ یہاں تک کہ سنسکرت میں رامانجا اچاریہ نے سری بھاسیہ اور پرشارا بھٹ نے سری گنارتنا کوشا لکھی۔

ہوئسلا اس کا فن تعمیر دنیا بھر میں مشہور ہے۔ ہوئسلا نے اپنے مندر سوپ اسٹون سے تعمیر کئے۔ ان کی تعمیرات کی پانچ خصوصیات ہر ایک تعمیر میں دیکھی جا سکتی ہے۔ وہ یہ کہ ہر ایک تعمیر ستارہ کی شکل والا۔ مندر کا اندرونی حصہ Jagati مزین چوکھٹے، گنبد اور ستون۔

چن کیشوا مندر کے ستونوں کی بنیاد پر خوبصورت رقاصاؤں کے مجسمے ہیں۔ فوجی سپہ سالار کیتیا ملاّ نے ہوئسلیشور مندر ہلے بیڈو میں تعمیر کیا۔ سوما سندر نائیک نے سومناتھ پور میں جو مندر تعمیر کیا وہ بھی نہایت مشہور ہے۔ ارسیکرے میں بھی بہت سے مندر اور

چن کیشوا مندر بیلور

©KTBS
Not to be republished

بریاں ہیں گووندناہلّی، دوڈا گدّاولی اور بھدراوتی میں بھی کئی ایک مندر ہیں۔ یہ سارے مندر اپنی انتہائی نازک سنگ تراشی کے لئے مشہور ہیں۔ ہوئسلا کا فن تعمیر نے دیگر تعمیرات پر بھی اپنا خاص اثر ڈالا ورسوجا، چاونا، جاکنا اور دناکنا یہ چند ایک مشہور سنگ تراش طبقے کے لوگ ہیں جو اس زمانے میں پائے جاتے تھے۔

شیلابالیکا

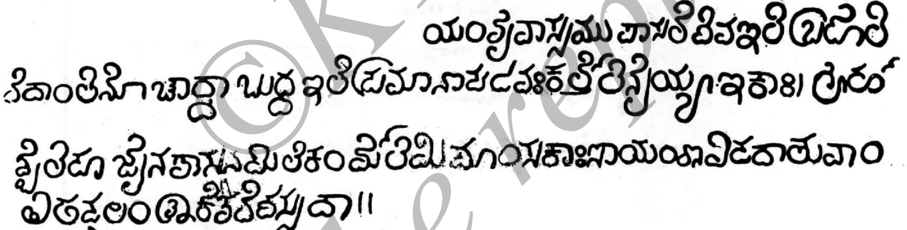

ಯಂ ಶೈವಾಸ್ಸಮುಪಾಸತೇ ಶಿವ ಇತಿ ಬ್ರಹ್ಮೇತಿ ವೇದಾಂತಿನೋ
ಬೌದ್ಧಾ ಬುದ್ಧ ಇತಿ ಪ್ರಮಾಣಪಟವಃ ಕರ್ತೇತಿ ನೈಯಾಯಿಕಾಃ
ಅರ್ಹಶ್ಚೇತಿ ಹ ಜೈನಶಾಸನಮತಿಃ ಕರ್ಮೇತಿ ಮೀಮಾಂಸಕಾಃ
ಸೋಽಯಂ ವೋ ವಿದಧಾತು ವಾಂಛಿತಫಲಂ ಶ್ರೀ ಕೇಶವೇಶಸ್ಸದಾ ॥

ಶೈವರು ಶಿವನೆಂದು, ವೇದಾಂತಿಗಳು ಬ್ರಹ್ಮವೆಂದು, ಬೌದ್ಧರು ಬುದ್ಧನೆಂದು, ಪ್ರಮಾಣದಲ್ಲಿ ಸಮರ್ಥರಾದ ನೈಯಾಯಿಕರು ಕರ್ತೃವೆಂದು, ಜೈನರು ಅರ್ಹನೆಂದು, ಮೀಮಾಂಸಕರು ಕರ್ಮವೆಂದು ಯಾವನನ್ನು ಉಪಾಸನೆ ಮಾಡುವರೋ ಅವನೇ ಆದ—ಈ ಶ್ರೀ ಕೇಶವನೆಂಬ ಈಶನು ನಿಮಗೆ ಇಷ್ಟಾರ್ಥವನ್ನು ಪಾಲಿಸಲಿ.

بیلور کے مندر میں کندہ کی گئی نظم میں بتایا گیا ہے کہ سب مذاہب برابر ہیں۔

©KTBS Not to be republished

مشق

I: خالی جگہوں کو بھرتی کیجئے۔

1. چولا راجاؤں کا دارالسلطنت__________ تھا۔
2. چولا عہد حکومت میں مختلف موضوعات کے لئے بنی کمیٹیاں__________ تھیں۔
3. چولا کے تعلیمی مراکز یا اگرہا__________ تھے۔
4. بنگلور کے قریب بیگور میں تعمیر کیا گیا مندر چولا راجہ__________ نے بنایا
5. ہوئسلا کے دور حکومت میں بادشاہ کے جسمانی محافظ دستہ کا نام__________ تھا۔
6. وہ نظم جسے راگھوانکا نے لکھا__________ کہلاتی ہے۔

II: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔

1. چولا سلطنت کا بانی کون تھا؟
2. چولا انتظامیہ کی اہم خوبیوں پر نوٹ لکھئے؟
3. ہوئسلا نے ادب کو فروغ دینے کے لئے جو اقدامات کئے ان کا ذکر کیجئے ؟

III: سرگرمیاں

1. آپ نے جس قریبی مندر کا مشاہدہ کیا تھا اس پر بحث کیجئے۔
2. شیلا بالیکا جو بیلور میں ہے اس کے بارے میں اپنے استاد سے معلومات حاصل کیجئے۔

IV: پروجیکٹس

1. بیلور اور ہلے بیڈ کے مندروں کو جایئے اور پروجیکٹ رپورٹ تیار کیجئے
2. ہوئسلا کے فن پر ایک پروجیکٹ تیار کیجئے اور اس میں استعمال شدہ اشیاء پر بحث کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سیاسی سائنس

باب- 3

انسانی حقوق

اس باب میں آپ یہ نکات سیکھیں گے۔
- انسانی حقوق کے معنی اور وسعت۔
- انسانی حقوق کا اعلان۔
- انسانی حقوق اور ہندوستان کا دستور
- انسانی حقوق پر عمل آوری کے راستے۔

انسانی تہذیب کی ترقی کے ساتھ ہی انسانی حقوق کا تصور بھی ترقی یافتہ رہا ہے۔ پُر امن رہنے، بقائے باہمی اور انسانی حقوق کے لئے یہ ضروری ہے۔ حقوق، جمہوریت کی عمارت کے ستون ہیں۔ مشہور سیاسی مفکر ہیچ۔ جے لاسکی کہتا ہے کہ ایک ملک کو اس کے انسانی حقوق کے ذریعہ پہچانا جا سکتا ہے۔ انسانی حقوق ہر ایک وقار بھری زندگی گذار نے کا موقع دیتے ہیں۔ اس سے ایک اچھے معاشی نظام کی ترقی ہوتی ہے۔ اس طرح اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے انسانی حقوق کی حفاظت کرنا ہر ملک کی ذمہ داری ہے۔

انسانی حقوق:۔ معنی اور ترقی:

انسانوں کو وقار بھری زندگی گذارنے کے لئیے انسانی حقوق بہت ضروری ہیں انسانی حقوق انسان کی آفاقی ترقی کو آگے بڑھاتے ہیں۔

پرانے زمانے کے یونان کے شہری ملک اتھینس اور اسپارنا سے انسانی حقوق کی جڑیں ملتی ہیں پلاٹو، ارسطو اور سقراط کے مطابق ملک اور فرد کے درمیان تعلق کے سلسلے میں جو بحث ہوئی ہے اس میں انسانی حقوق پر بھی بحث ہوئی ہے۔

میاگنا کارٹا (1215 C.E):

مگنا کارٹا یا عظیم معاہدہ انگلینڈ کے دستور کی بنیاد ہے۔ 1215CE کے دوران انگلینڈ کے بادشاہ جان نے کئی

©KTBS Not to be republished

پرانی روایتوں اور قوانین کو توڑا۔ لوگوں نے اپنے حقوق کے لیئے بغاوت کردی۔ نتیجے میں بادشاہ نے ایک معاہدہ کیا اور ''میا گنا کارٹا'' پرانے دستخط کیئے۔ اس کی وجہ سے کلیسا میں حکومت کی مداخلت ختم ہوگئی۔ عوام اپنی نجی جائیداد اور باپ دادا کی جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہوگیا۔ قانون کی نظروں میں سب کو یکساں ٹھہرایا گیا۔ جدید جمہوریت کی ترقی کے تسلسل میا گنا کارٹا ایک اہم نشو ونما ہے۔

انسانوں کے فطری حقوق کے بارے میں سب سے پہلی باقاعدہ بحث کا آغاز جان لاک نے کیا۔ اس کے مطابق بنیادی حقوق کسی بھی افراد نہیں دیئے جاسکتے۔ ہر انسان زندگی اور آزادی کا حق لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اسکے وجہ سے فرد کے حقوق کو اہمیت ملی۔ ایک قطرۂ خون بھی بہائے بغیر 1688 میں ہونے والے انقلاب اسی کی مدد کرنے کے لیئے ہوا تھا۔ اس کے نتیجے میں 1689 میں (بل آف رائٹس) حقوق کا بل نافذ کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی انسانی حقوق کو پہلی بار قانونی حیثیت حاصل ہوگئی۔

جان لاک، روسو اور مانٹیسکو کے اثر سے امریکہ اور فرانس میں انقلابات آئے اور امریکہ کی آزادی کا اعلان کیا گیا۔ دسمبر 15، 1791 میں انسان حقوق کی فہرست امریکہ کے دستور میں شامل کی گئی جو کہ امریکی دستور میں پہلی ترمیم تھی۔ 1789 میں فرانس کے انسانی حقوق کا اعلان، انسانی حقوق کی تاریخ کا ایک اہم سنگ میل ہے۔ اس کے ساتھ ہی فرانس میں آمریت کا خاتمہ ہوا اور جمہوریہ فرانس وجود میں آئی۔ اس اعلان نے آزادی، مساوات جائیداد اور تحفظ کو یقینی بنایا۔

انسانی حقوق کی نشو ونما کسی بھی جغرافیائی حدود میں محدود نہیں بلکہ یہ ایک عالمگیر سطح پر مقام اور وسعت رکھتی ہے۔ پہلی عالمگیر جنگ کے بعد وجود میں آنے والے اقوامِ جمعیت نے انسانی حقوق کے لئے علحدہ ہدایت نامہ جاری کیا تھا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے اسٹالن اور زولٹ اور چرچل کی کوششوں سے اقوام متحدہ وجود میں آیا۔

اقوام متحدہ کا تمہیدی اعلان ہے، ہم دنیا بھر کے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہماری آنے والی نسلوں کو جنگوں کی تباہیوں سے تحفظ فراہم کرینگے۔ جنگوں نے دو مرتبہ غمزدہ کیا ہے۔ اس اقوام متحدہ کی تشکیل انسانی حقوق کی پامالی کو روکنے رچا ہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں ہو، اسے روکنا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے 10 دسمبر 1948 میں، اقوام متحدہ نے تمام ممبر ممالک کو ہدایت دی ہے کہ انسانی حقوق کی ضروری طور پر پاسداری کرے

©KTBS Not to be republished

انسانی حقوق اور ہندوستانی دستور:

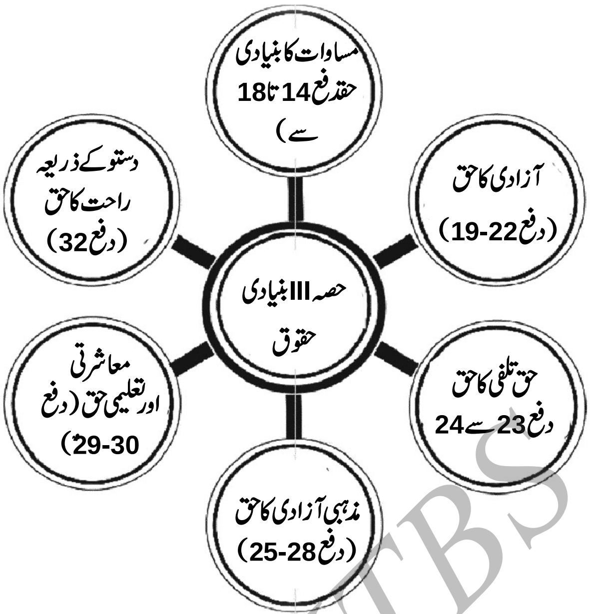

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلان کے بارے دستور کی تمہید اور بنیادی حقوق کے حصے میں بحث کی گئی ہے۔ دفع 12 تا 35 کے تیسرے باب میں جو بنیادی حقوق سے متعلق ہے۔اس میں یہ بحث کی گئی ہے ۔اصل دستور میں سات بنیادی حقوق موجود ہیں ۔بعد 1978 میں دستور کے 44 ویں ترمیم میں جائیداد کا حق ہے۔ یہاں سے کر دفع 300A کے دستوری حق میں شامل کیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں 2002 دستور کے 86 ویں ترمیم کے ذریعہ آرٹیکل 21A کے مطابق تعلیم کو بنیادی حق قرار دیا گیا ہے۔اس کے مطابق حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ 6 تا 14 سال تک تمام بچوں کو مفت تعلیم دی جائے۔

بنیادی حقوق اور انسانی حقوق کے درمیان فرق:

انسانی حقوق اپنی فطرت میں عالمگیر ہیں اور انسانی کی مکمل نشو ونما کے لیئے ضروری ہیں۔یہ انسانوں کے وقار کو برقرار رکھتے ہیں۔ان کی پامالی کو عدلیہ کی جانب سے تحفظ نہیں ملتا۔ دستور میں بنیادی حقوق کی یقین دہانی دی گئی ہے۔ ان کی پامالی کی سپریم کورٹ یا عدالت عالیہ سنوائی ہوتی ہے۔ بنیادی حقوق فطری طور پر مخصوص ہیں اور دستوری قانون کے تحت انہیں تحفظ حاصل ہے۔

انسانی حقوق کے تحفظ کے ادارے:

1966 میں اقدام متحدہ نے ایک اجلاس میں اپنے تمام ممبروں سے کہا ہے انسانی حقوق کے تحفظ کے پابند رہیں۔عالمگیر سطح پر ایک انسانی حقوق کمیشن قائم کی ہے۔اس کی مدد کے لئے قومی انسانی حقوق کمیشن اور صوبائی انسانی حقوق کمیشن ،قومی صوبائی سطح پر تشکیل دئے گئے۔

©KTBS Not to be republished

قومی انسانی حقوق کمیشن:

قومی انسانی حقوق کمیشن ایک دستوری ادارہ ہے۔1993 میں ایک پارلیمان میں پاس شدہ قانون کے تحت اس کی تشکیل کی گئی۔اس کا ایک چیرمن اور چار ممبر ہوتے ہیں۔ چیرمن کو سپریم کورٹ کا وظیفہ باب جج ہے ہونا ضروری ہے رکن بھی یا تو موجودہ ہونے چائیں یا پھر وظیفہ باب جج۔ دو اراکین کو انسانی حقوق کے سیاسی عملی علم کا حاصل ہونا ضروری ہے اس کمیشن کے چار نامزد اراکین بھی ہوتے ہیں۔

چیرمن اور اراکین کو صدرِ ہند کی جانب سے نامزد کیا جاتا ہے۔ان کی معیاد پانچ سال کے لئے ہوتی ہے یا پھر 70 سال کی عمر تک، جو بھی اس سے پہلے شروع ہو۔انہیں مرکزی حکومت کے مقرر کردہ تنخواہ ہیں ملتی ہیں۔کمیشن کو یہ کلی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بغیر کسی تعصب اور مداخلت کے آزادانہ طور پر کام کرے۔

ریاستی انسانی حقوق کمیشن:۔1993 کے انسانی حقوق کے قانون کے تحت تمام ریاستوں میں ریاستی انسانی حقوق کمیشن قائم کیئے گئے ہیں۔انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مقدمات کی سماعت کرتے ہیں۔اسکا چیرمین ہائی کورٹ کا وظیفہ یاب جج ہوتا ہے۔اس کے اراکین یا تو فی الحال سرویس کرتے ہوئے ہائی کورٹ جج ہونے چائیں یا وظیفہ یاب ہائی کورٹ جج یا ڈسٹرکٹ جج جنہوں نے کم از کم سات سال کام کیا ہو۔انہیں گورنر کی جانب سے مقرر کیا جاتا ہے

قومی کمیشن برائے زیرِ فہرست ذات:۔ 2003 میں دستور کے 89 ویں ترمیم کے ذریقہ دفع 338 دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔قومی کمیشن برائے شیڈول کیاسٹ اور قومی کمیشن برائے طبقات تشکیل دئے گئے۔

قومی کمیشن برائے شیڈول کیاسٹ میں ایک چیرمن، ایک نائب چیرمن اور تین ممبر ہوتے ہیں۔ان کا تقرر بھی صدرِ ہند کرتے ہیں۔شیڈول کاسٹ کا پر ہونے والے مظالم کا محاسبہ کرتا ہے علاوہ اس کے کمیشن انسانی حقوق کی خلاف وزیوں کو جو کہ ان کے خلاف ہوا کرتی ہیں، کی نشاندہی بھی کر کے انہیں امداد فراہم کرتی ہے۔کمیشن مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو ضروری معلومات اور اعداد شمار بھی راہم کرتا ہے تا کہ ان لوگوں کی بہبودی کے لیئے ضروری منصوبے بنا ئے جاسکیں۔

قومی کمیشن برائے شیڈول قبائل:۔2003 میں دستور کے 8 ویں ترمیم قومی کمیشن برائے شیڈول ترتیب وجود میں آیا۔کمیشن کا ایک چیرمین ہوتا ہے۔ایک نائب چیرمن اور تین ممبر ہوتے ہیں۔انہیں ہندوستان کی جانب سے نامزد کیا جاتا اہے۔اس کے فرائض بھی وہی ہیں جو کہ قومی کمیشن برائے شیڈول کے ہیں۔

قومی کمیشن برائے پسماندہ طبقات:۔یہ کمیشن 1993 میں تشکیل دیا گیا اس کے ایک چیرمن اور چار ممبر ہوتے ہیں۔کمیشن پسماندہ طبقات کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

قومی کمیشن برائے خواتین :۔ عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیئے 1990 قانون کے تحت قومی کمیشن برائے خواتین تشکیل دیا گیا۔کمیشن کا ایک چیرمین اور پانچ ممبر ہوتے ہیں۔ یہ عورتوں کوان کے دستوری حقوق کے بارے میں بیدار کرتا ہے۔علاوہ اس کے یہ عورتوں کی تعلیم اورصحت معاشرت،معاشیات اورصحت کے بارے کی حیثیت کا مطالعہ بھی کرتا ہے۔

قومی کمیشن برائے اقلیت : 1992 میں قومی کمیشن برائے اقلیت تشکیل دیا تا کہ اقلیتوں کی حفاظت کی جائے۔کمیشن کے ایک چیرمین،ایک نائب چیرمین اور پانچ ممبر ہوتے ہیں چھ مذہبی قوموں کو مذہبی اقلیتی قرار دیا گیا ہے۔وہ یہ ہیں مسلم، عیسائی،سکھ،بدھسٹ ،پارسی اورجین ان کو اقلیتوں کا درجہ دیا گیا ہے۔اقلیتی اقوام کی ترقی اور حقوق کی حفاظت کے لئےضروری اقدامات اٹھاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں:

مرکزی حکومت نے استحصال کو روکنے کے لئے کئی قوانین بناتے ہیں

1948 میں کم ازکم اجرت کا ایکٹ

1956 میں غیر اخلاقی سرگرمیوں روکنے ایکٹ بنایا گیا

1961 جہیز ممانعت ایکٹ بنایا گیا

1987 استحصال کو روکنے کا ایکٹ بنایا

1993 انسانی حقوق کے تحفظ کا ایکٹ بنایا گیا

2005 حق برائے اطاعات (R.T.I) ایکٹ بنا

2005 گھریلو تشدد کو روکنے کا ایکٹ عمل میں آیا

معلومات کے حق (The Right to Information):

ہندوستان میں 2005ء میں اطلاعاتی حق کا ایکٹ منظور ہوا۔اس ایکٹ کا مقصد عوامی زندگی میں پھیلی ہوئی رشوت کی جانچ پڑتال کیلئے انتظامیہ کو صاف وشفاف بنانے کے لئے اور حکومت کو عوام کے سامنے جواب دہ کرنا ہے۔ یہ ایک حکومت سے اطلاعات جمع کرنے کا اختیار (درخواست کے پیش نظر) دیتا ہے۔حکام کو 30 دنوں کے

©KTBS Not to be republished

اندر معلومات فراہم کرنا ضروری ہے۔ زندگی اور آزادی سے منسوب معاملات کے اطلاعات کو48 گھنٹوں میں فراہم کرنی چاہیئے ۔مگر حکومت اطلاعات فراہم کرنے سے انکار بھی کرسکتی ہے۔ اگر وہ معلومات ملک کے تحفظ، اختیار اور ملک کی سالمیت کے متعلق ہوں۔

مشق

I مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو پر کیجئے۔

1. انسانی حقوق کا اعلان .... میں کیا گیا۔
2. بادشاہ .... نے ماگینا کارٹا پر دستخط کئے۔
3. فی الحال .... بنیادی حقوق موجود ہیں۔
4. جائیداد کا حق .... حق ہے۔
5. انسانی حقوق کمیشن کے چیرمین کو .... نامزد کرتا ہے۔

II. گروپ میں بحث کے بعد مندرجہ ذیل کے جوابات دیجئے

1. انسانی حقوق کی نشو ونما کی تشریح کیجئے
2. عالمگیر انسانی نشو ونما کے لیے انسانی حقوق ضروری ہیں بحث کیجئے
3. سپریم کورٹ بنیادی حقوق محافظ ہے، بحث کیجئے
4. قومی انسانی حقوق کمیشن، انسانی حقوق ھر نظرہ رکھنے والا ہے تشریح کیجئے۔
5. انسانی حقو کا تحفظ کرنے والے ادارے کون کونسے ہیں

III. سرگرمیاں

1. انسانی حقوق کے تحفظ ہر ایک تفریری مقابلہ رکھیئے
2. انسانی حقوق اور بنیادی حقوق کے درمیان فرق کی فہرست بنایئے۔

☆☆☆

©KTBS
Not to be republished

باب:4

مقامی حکومت

(Local Government)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

☆ مقامی خود اختیاری حکومت کی تشکیل کو جاننا۔

☆ مقامی خود اختیاری حکومت کے اغراض کی وضاحت۔

☆ مقامی خود اختیاری حکومت کی تشکیل، انتظامیہ، ذمہ داریاں اور فرائض بیان کرنا۔

ہندوستان میں مقامی خود اختیاری حکومت کا تصور بہت پرانا ہے ۔ ہندوستان کی قدیم سلطنتیں مقامی خود اختیاری حکومت کو کافی اہمیت دیتی تھیں۔ مقامی خود اختیاری حکومت، حکومت اور عوام کے درمیان ایک رشتہ قائم کرتی ہے۔ وہ مقامی لوگوں کے مسائل کو عوام کے تعاون اور شرکت سے مقامی سطح سے حل کرتی ہے۔ انتظامیہ میں عوام کی شرکت جمہوری اداروں کو بنیادی سطح سے قوت پہنچاتی ہیں۔ مقامی مجلس انتظامیہ کے لئے عوام کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ خود اختیاری جماعتیں کہلانے والی خود اختیاری حکومت اختیارات کو لامرکزیت کی بنیاد ہوتی ہے۔ لارڈ رپین نے 1882 میں مقامی حکومتوں کی عارضی حکومت کی تشکیل کی عارضی مقامی حکومت کا انتظام کی تشکیل کا موقع دیا اس طرح لارڈ رپین کو مقامی حکومتوں کا باوا آدم کہا گیا ۔ انگریزی دور میں ہندوستان میں 1919 اور 1935ء کے ایکٹ نے مقامی خود اختیاری اداروں کو مزید اختیارات فراہم کئے ہیں۔ گاندھی جی نے ہندوستان کو گرام سوراجیہ بنانے کا خواب دیکھا تھا۔ دستورِ ہند کے دفع 40 کے چوتھے حصّہ میں سیاست کے ہدایتی اُصول کے تحت پنچایت انتظام کے متعلق فراہم کی گئی ہیں۔

©KTBS Not to be republished

سن 1992 میں دستورِ ہند میں 73 ویں اور 74 ویں کی ترمیمی اُصول کے تحت مقامی حکومتوں کو دستوری حیثیت دی گئی ہے۔73ویں ترمیمی اُصول کے تحت ix، 243 'O' 243 تک کے دفعات میں پنچایت انتظام کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔اس کو24اپریل1993 میں عمل میں آیا۔74ویں ترمیمی اُصول کے تحت شہری انتظامیہ کودستوری حیثیت دی گئی ہے۔'ixA' میں 243'P' 243'ZG' کے دفعات میں شہری انتظامیہ کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

کرناٹک میں مقامی خوداختیاری حکومتیں آزادی سے قبل کے دور میں بھی تھیں۔آزادی کے بعد کے دور میں ریاستی حکومت نے مقامی اداروں کوقائم کرنے اورمضبوط بنانے کے لئے کئی کمیٹیاں مقرر کیں تھیں۔1983ء میں پنچایت راج جاری ہوااور 1985ء میں یہ عمل پیراہوا۔اس ایکٹ کے مطابق راست انتخابات کے ذریعہ ضلعی سطح پر، ضلع پنچایت،تعلقہ پنچایت،دیہاتی سطح پر دیہی پنچایت بنائے گئے بعدازاں73ویں ترمیمی اُصول کے تحت1993 میں پنچایت راج کے ایکٹ کومضبوط بنانے کیلئے ترمیم کی گئی ہے۔اس میں گرام سبھاؤں کی تشکیل کی گنجائش رکھی گئی ہے۔جدید ترقی کومدنظر رکھتے ہوئے کرناٹک پنچایت راج ایکٹ میں کئی بار ترمیم کی گئی۔

مقامی خوداختیاری حکومتوں کے مقاصد یہ ہیں۔

1 مقامی لوگوں کواپنے مقامی مسائل کوحل کرنے کے لئے شریک کرنا۔

2 عام لوگوں کوانتظامی معلومات فراہم کرنا۔

3 مرکزیت اختیارات کے انتظامیہ کوموثر بنانا۔

4 اختیارات کی تقسیم میں مدد کرنا اور انتظامیہ کومزید موثر بنانا بنیادی طور پرلوگوں میں رہنمائی کی تربیت دینااوران کی صلاحیتوں کواجاگر کرنا۔

مقامی حکومتوں کے فرائض (کام):

مقامی حکومت کے اہم کام یہ ہیں۔

1 پنچایت جائداد کاتحفظ اور دیکھ بھال کرنا۔

2 مقامی مجلس کا سالانہ بجٹ تیار کرنا۔

3 صحت اورفلاحی پروگرام منعقد کرنا۔

©KTBS Not to be republished

4 ترقیاتی کاموں جیسے سڑکیں بنانا۔بجلی فراہم کرنا مکانات تعمیر کرانا۔ پینے کے پانی کا انتظام وغیرہ کے منصوبے بنا کر انہیں پایہ تکمیل کو پہنچانا۔

5 ابتدائی ثانوی، غیر رسمی اور تعلیم بالغان کے پروگرام بنانا اور تعلیم کی ہمت افزائی کرنا۔

6 پاکی صفائی کا خیال رکھنا۔

7 ہرقسم کی آلودگی کو روکنا۔اور صحت کی بہترین سہولیات فراہم کرنا۔

8 ضروری اشیاء جیسے اناج ،مٹی کا تیل کی تقسیم کے انتظامات کرنا۔

9 پیدائش اور اموات کے داخلے رکھنا۔

10 زراعت، مویشی پالن، کھادی اور دستکاری صنعتوں کی ہمت افزائی کرنا۔

11 مٹی پانی اور جنگلات کے تحفظ کے پروگرام بنانا۔

12 کسانوں کی مدد کے لئے زرعی وسیع پروگرام عمل درآمد کرنا۔

13 پسماندہ ذات اور پسماندہ قبائل کمزور طبقات ،عورتوں اور بچوں کے فلاحی پروگرام کے منصوبے بنا کر عمل درآمد کرنا۔

14 بازار کے سہولیات، روشنی کا انتظام، کتب خانوں کے سہولیات فراہم کرنا۔

15 مارکٹ، محلوں میں بجلی اور لائبریری کی سہولیات فراہم کرنا ٹیکس، فیس اور دیگر جرمانے جمع کرنا۔

16 حکومت کے مختلف منصوبے اور فلاحی پروگراموں سے فائدہ اٹھانے والوں کی نشاندہی کرنا۔

آمدنی کے ذرائع:

مقامی خوداختیاری اداروں کو مختلف منصوبے اور پروجیکٹس پرعمل پیرا کرنے کیلئے فنڈس کی ضرورت پڑتی ہے۔مقامی اداروں کی آمدنی کے اہم ذرائع یہ ہیں۔

- پانی، صحت، تعلیم، لائبریری سے رقم جمع کی جاتی ہے۔
- مکانات، خالی جگہوں، تجارتی اداروں، مارکیٹ تفریحی ذرائعوں اور اشتہاری اداروں سے ٹیکس کی شکل میں رقم جمع ہوتی ہے۔
- سیر و تفریح کے مرکزوں سے ٹیکس جمع ہوتا ہے۔
- پنچایت کی جائیداد سے کرایہ اور رہن کی رقم جمع ہوتی ہے۔
- ریاستی حکومت سے مالی عطیات حاصل ہوتے ہیں۔

©KTBS
Not to be republished

مقامی خود اختیار تنظیموں کی ترتیب(Composition of local self governing bodies):

گرام سبھاوں:

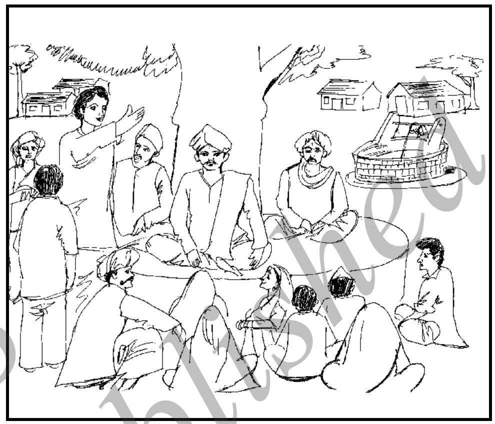

دیہی مقامی انتظامیہ کی ابتدائی اکائی گرام سبھا ہے، گرام پنچایت کے حدود میں آنے والے دیہات کے وٹروں کے ممبران کی کونسل ہی گرام سبھا ہے سال میں کم از کم دو مرتبہ گرام سبھا کی بیٹھک منعقد کی جاتی ہے ۔گرام سبھا کا اجلاس گرام پنچایت کا صدر منعقد کرتا ہے ۔اگر اجلاس کو منعقد کرنے میں ناکام رہا ہے تو اس کو تعلق پنچایت کا E.O ایکیز کیٹیو آفیسر اجلاس منعقد کرتا ہے ۔جس کی صدارت پنچایت کا صدر یا نائب صدر یا ممبران میں کسی ایک کو یہ ذمہ داری سنوپی جاتی ہے ۔گرام سبھا کے اجلاس میں دیہات کے لوگ کے مسائل کے حل کے تعلق سے لئے گئے فیصلوں پر غور کرتی ہے اور آئندہ آنے والی کاموں کے تعلق بحث کرتی ہے ۔اور دیہات کے لوگوں کے سودمند مشوروں کو قبول کرتی ہے اور حکومت کے کئی منصوبوں سے مستفیض لوگ کی نشاندہی کرنے کی ذمہ داری اس سبھا کی ہوتی ہے ۔

گرام سبھا

گرام پنچایت:

گرام پنچایت عام طور پر، آبادی کی بنیاد پر تشکیل دی جاتی ہے ۔5000 سے 7000 کے درمیان آبادی والے، دیہاتوں کے گروہ ملا کر گرام پنچایت کی تشکیل دی جاتی ہے ۔شمالی کینرا جنوبی کینرا اور ملناڈ وعلاقوں میں جہاں کی آبادی صرف 2500 بھی ہو تو وہاں گرام پنچایت تشکیل دی جاتی ہے ۔گرام پنچایت کے اراکین پنچایت علاقے کے بالغ رائے دہندوں سے منتخب کئے جاتے ہیں ۔ ہر 400 بالغ رائے دہندؤں پر مشتمل ایک رکن ہوتا ہے ۔ پسماندہ ذات، پسماندہ قبائل پچھڑی جماعتوں اور عورتوں کے لئے نشستیں مخصوص کردی جاتی ہیں ۔

©KTBS Not to be republished

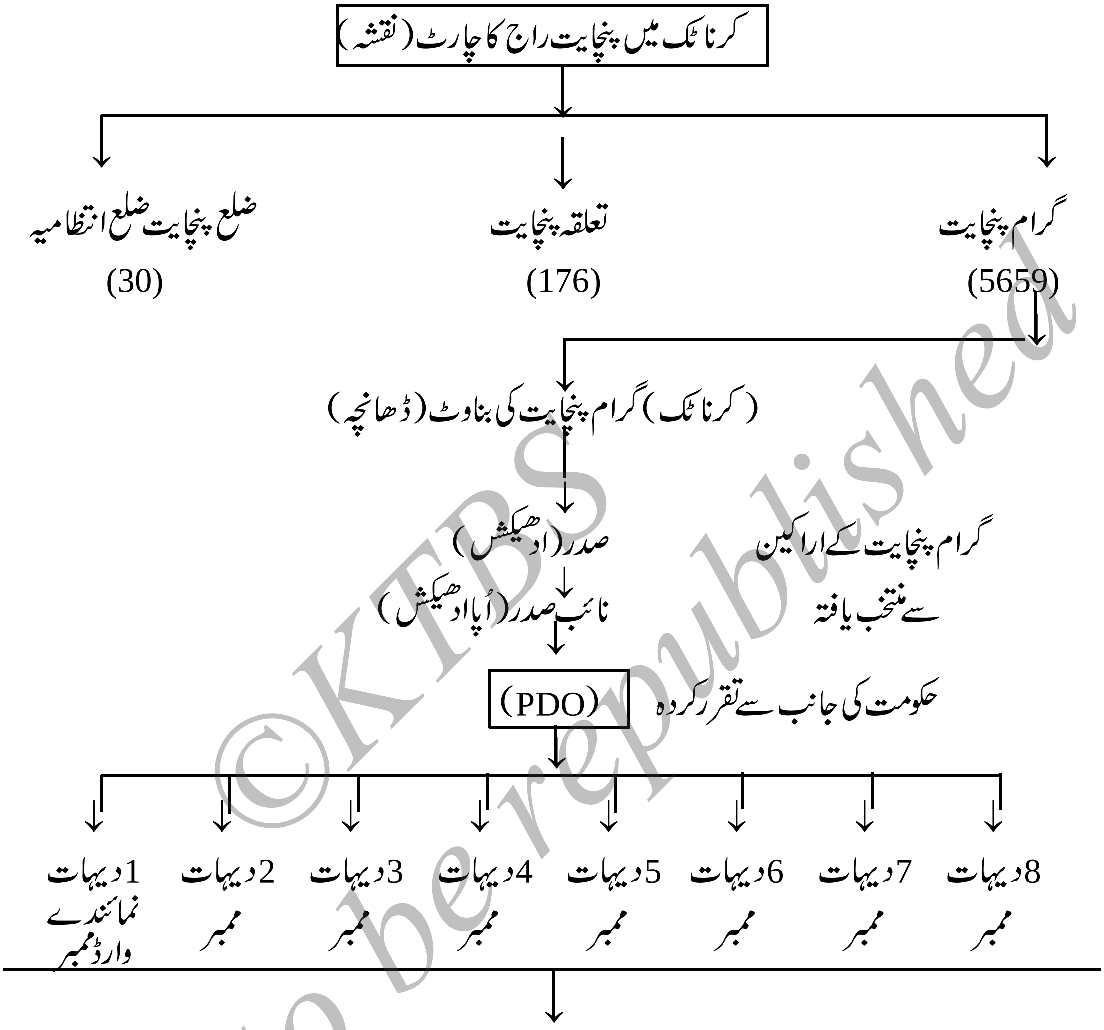

وارڈ ممبران گرام پنچایت تشکیل دیتے ہیں۔

(کرناٹک میں 5659 گرام پنچایت ہیں)

5000 اور 7000 آبادی کے دیہات

گرام پنچایت بنانے کیلئے چھوٹے چھوٹے دیہاتوں کو ملایا جاتا ہے۔

ہر 400 سکونت پذیر کیلئے ایک وارڈ ممبر/نمائندہ گرام پنچایت کی مدت 5 سال کیلئے ہوتی ہے۔

©KTBS Not to be republished

گرام پنچایت ایکٹ 2000 کے دوسری ترمیم کے مطابق، کسی بھی پنچایت ممبر کے گھر میں بیت الخلاء ہونا ضروری ہے۔ اگر نہ ہو تو منتخب ہونے کے لئے ایک سال کے عرصہ میں بیت الخلاء کا انتظام کر لینا چاہئیے۔

گرام پنچایت کا عام اجلاس کم ازکم دو مہینوں میں ایک مرتبہ منعقد کیا جانا چاہئیے۔ کے 1/3 ممبران کی موجودگی فیصلے لینے کے لئے ضروری ہے۔ گرام پنچایت کے تمام اراکین مل جل کر اپنے صدر (ادھیکش) اور نائب صدر (اُپاادھیکش) کو 30 مہینوں کی معیاد کے لئے منتخب کرتے ہیں۔ صدر اور نائب صدر کے عہدوں کے لئے ریزرویشن پالیسی لاگو ہوتی ہے۔ گرام پنچایت کے موثر انتظامیہ کے لئے اسٹانڈ ینگ کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں۔

گرام پنچایت کے عملی کام کی نگرانی کے لئے ایک پائیدار سرکاری عہدیدار ''سیکریٹری'' کا تقرر کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں کرناٹک پبلک سروس کمیشن کی جانب سے ایک پنچایت ترقیاتی افسر (PDO)Panchayath Development Officer کا تقرر کیا گیا ہے۔

تعلقہ پنچایت:

1993 کا پنچایت راج ایکٹ تعلقہ سطح پر تعلقہ پنچایت کی تشکیل کا موقع فراہم کرتا ہے۔ تعلقہ پنچایت قابل ووٹروں کی جانب سے منتخب اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ تعلقہ پنچایت میں اراکین کی تعداد، تعلقہ کی آبادی کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ 12,500 سے 15,000 کے لوگوں پر مشتمل ایک نمائندہ ہوتا ہے۔ پسماندہ ذات اور پسماندہ قبائل پچھڑی ذاتیں اور عورتوں کے لئے مخصوص نشستیں مقرر کی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ گرام پنچایتوں کے 1/5 صدور بحیثیت تعلقہ پنچایت کے رکن خدمات انجام دیتے ہیں۔ یہ صدور لاٹری سسٹم کے ذریعہ چُنے جاتے ہیں۔ انہیں ایک سال کے لئے باری باری طور پر نامزد کیا جاتا ہے۔ تعلقہ پنچایت کے اراکین کی میعاد پانچ سال ہوتی ہے۔ انہیں اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے کا حق ہے۔ اور حکومت انہیں برطرف بھی کر سکتی ہے۔ یم یل اے، یم یل سی اور یم پی تعلقہ پنچایت کے اجلاس میں شرکت کر سکتے ہیں۔

تعلقہ پنچایت کے اجلاس ہر دو ماہ میں ایک مرتبہ بلایا تا ہے۔ بالکل اہم وقت پر مخصوص اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ تعلقہ پنچایت کا صدر جلسہ کی صدارت کرتا ہے۔ صدر کی غیر موجودگی میں نائب صدر کو تعلقہ پنچایت کے اراکین 20 ماہ کی معیاد کے لئے منتخب کرتے ہیں۔ اسٹانڈ نگ کمیٹیاں انتظامیہ کو موثر بنانے کے لئے تشکیل دی جاتی ہیں۔ حکومت، تعلقہ پنچایت کے عمل درآمد کام کی نگرانی مجسٹریٹ کے اختیار کے برابر ہیں۔ تعلقہ پنچایات کو مقامی

©KTBS Not to be republished

Anwar

correc

1-4-17

اداروں کے کاموں کے ساتھ ساتھ مزید چند کام کرنے چاہیئے وہ یہ ہیں۔

- گرام پنچایت کے سالانہ تجویزی منصوبہ کو مستحکم بنانا اور ضلع پنچایت کو پیش کرنا۔
- تمام فلاحی پروگراموں کو جو ضلع پرشید یا ریاستی حکومت سے جاری کئے گئے ہوں یا سفارش کئے گئے ہوں انہیں لاگو کرنا

ضلع پنچایت: (Zilla panchayath):

ضلع پنچایت ضلعی سطح پر انتظامیہ کی دیکھ بھال کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ پہلے انہیں ڈسٹرکٹ بورڈ کہا جاتا تھا۔ضلع پنچایت کے اراکین، راست طور پر ضلع کے عوام کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔نمائندوں کی کل تعداد آبادی کی بنا پر ایک ضلع سے دوسرے ضلع کے درمیان مختلف ہوتی ہے۔جنوبی کینرا میں 30,000 کی آبادی پر مشتمل ایک نمائندہ ہوتا ہے۔کورُگو (کورگ) میں 18000 آبادی پر مشتمل ایک نمائندہ ہوتا ہے۔اور دیگر علاقوں کے 35,000 سے 45,000 کی آبادی پر مشتمل ایک نمائندہ ہوتا ہے۔اس ضلع کے تعلقہ پنچایت کے صدور، یم یل۔اے اوریم پی کو ضلع پنچایت کے اراکین کے طور پر شامل کرلیا جاتا ہے۔وہ اجلاس میں شرکت کرسکتے ہیں۔اور ووٹ ڈالنے میں حصہ لے سکتے ہیں۔پس ماندہ ذات پاس ماندہ قبائل پچھڑی جماعتیں اور عورتوں کے لئے مخصوص نشستیں مہیا کی جاتی ہیں۔اراکین کی معیاد 5 سال ہوتی ہے۔

ضلع پنچایت کے اجلاس ہر دو مہینے میں ایک مرتبہ منعقد کئے جاتے ہیں۔صدر اور نائب صدر 5 سالوں کے میعاد کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ضلع پنچایت کے صدر کو ضلع ادھیکش کہا جاتا ہے۔ضلع ادھیکش، ضلع پنچایت کے اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔اسے آفات اور مصیبتوں کے دوران امدادی اقدامات اٹھانے کے لے ایک لاکھ روپے منظور کرنے کا اختیار رہوتا ہے۔ضلع پنچایت کے انتظامیہ کو موثر بنانے کے لئے 5 مستقل کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں۔ ریاستی حکومت کی جانب سے چیف ایکزیکیٹو افسر (CEO) تقرر کیا جاتا ہے جو ضلع کمیشنر عہدیدار کے مساوی ہوتا ہے۔وہ ضلع پنچایت کے اجلاس اور بحث ومباحثوں میں حصہ لیتا ہے۔لیکن اسے ووٹ ڈالنے کا اختیار نہیں ہوتا۔

ضلع پنچایت، ضلع حکومت کی مانند ہوتی ہے۔اسے اپنے فیصلوں کے حدود میں ترقیاتی اور فلاحی پروگرام منصوبے ضلع پنچایتوں کے ذریعہ انجام دیئے جاتے ہیں۔ان کے ساتھ ساتھ ان کے دیگر کام یہ ہیں۔

©KTBS Not to be republished

- گرام پنچایت، تعلقہ پنچایت اور ضلع پنچایتوں کے درمیان حکومت کے پروگراموں اور منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لئے باہمی اعتماد بھروسہ اور باہمی تعاون کی فضاء پیدا کرنا۔
- پروگرموں کو کامیاب بنانے کیلئے تمام محکموں سے رابطہ قائم کرنا اور ترقیاتی کاموں کی نگرانی بھی کرنا۔
- کوآپریٹیو بینک اور کوآپریٹیو سوسائٹیوں اور ایسے دیگر باہمی تعاون کے اداروں کے قیام کے لئے امداد مہیا کرنا اور ہمت افزائی کرنا۔
- ریاستی حکومت کی ہدایتوں کے مطابق کاموں کو عمل درآمد کرنا۔

1993 کے پنچایت راج ایکٹ کے تحت مقامی تنظیموں کے انتخابات کے لئے ریاستی سطح پر ایک الگ الیکشن کمیشن تقرر کیا جاتا ہے۔ الیکشن کمیشن کرناٹک میں گرم پنچایت تعلقہ پنچایت اور ضلع پنچایت میں انتخابات منعقد کرتا ہے۔

شہری مقامی تنظیمیں:

ریاست میں کئی گاؤں اور شہر ہوتے ہیں۔ گاؤں اور شہروں کا شمار شہری علاقوں میں ہوتا ہے۔ شہروں کے لوگوں کے لئے بہتر تعلیمی، صحت، نقل وحمل پینے کا پانی پاکی صفائی اور تفریحی سہولیات ہوتے ہیں۔ دوسری جانب شہروں میں کئی مسائل بھی درپیش ہوتے ہیں۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لئے اور بہتر انتظامیہ مہیا کرنے کے لئے شہری خوداختیاری حکومتیں یا شہری مقامی تنظیمیں قائم کی گئی ہیں۔

شہری مقامی تنظیموں کی تین قسمیں ہیں:

- سٹی کارپوریشن۔ (مہانگر پالیکے)۔ بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔
- ٹاؤن میونسپالٹی یا میونسپل کارپوریشن۔ گاؤں اور شہروں میں ہوتا ہے۔
- کینٹ ونمنٹ وارڈ، دفاع کے ماتحت۔

ریاستی حکومت کسی مخصوص علاقے کو چند وجوہات کی بنا پر شہر یا گاؤں قرار دینے کا اختیار رکھتی ہے۔ مثلاً آبادی، آمدنی وغیرہ۔ یہ شہری تنظیموں کے فرائض یہ ہیں۔ مثلاً

- بجٹ تیار کرنا اور کونسل کی منظوری حاصل کرنا۔
- گاؤں یا شہر کے پورے انتظامیہ کی نگرانی کرنا۔
- شہری منصوبہ بندی نظام تیار کرنا۔ اور عمل درآمد کرانا۔

©KTBS Not to be republished

- اچھی سڑکیں، نقل وحمل، پانی کی فراہمی ۔بجلی تعلیم بازار اور صحت کے سہولیات فراہم کرنا۔
- گندے پانی کی نالیاں تعمیر کرنے اور شہری کوڑا کرکٹ فروخت کر کے پاکی صفائی کو برقرار رکھنا
- عمارتیں تعمیر کرنے کے لئے اجازت منظور کرنا۔مقامی تنظیموں کی عمارتیں اور جائیداد برقرار رکھنا۔
- پیدائش اور اموات کا رجسٹریشن رکھنا۔
- پارک کھیل کود اور تفریحی سہولیات فراہم کرنا۔
- گندی بستیوں میں رہنے والوں کی زندگی کو سہولیات فراہم کر کے بہتر بنانا۔
- یتیم خانے بوڑھوں و بزرگوں کے مکانات،فقیروں کی کالونیاں کمپنیوں کے مکانات اور بچت کے فلاحی مراکز قائم کرنا۔
- سیوئمنگ پول،اسٹیڈیم،میوزیم،بس اسٹیشن لائبریری کی سہولیات،جانوروں کے ہسپتال،تہذیبی پروگراموں کے لئے تھیٹر،تھوک اشیاء کی مارکیٹ اور قبرستان وغیرہ تعمیرات کرانا۔
- بارش کے موسم میں فصلوں کی کٹائی کا منصوبہ بنانا۔
- ثقافتی سرگرمیوں کی ہمّت افزائی کرنا۔
- پچھڑی جماعتوں اور کمزور طبقات کی ترقی یا سدھار کے لئے ضروری اقدامات اٹھانا۔
- شہر، گاؤں کی خوبصورتی،صفائی جنگل بانی کے اقدامات کرنا اور انہیں ہمت افزائی کرنا۔

©KTBS Not to be republished

آمدنی کے ذرائع (Sources of Income):

علاقے کے سدھار ترقی کے لئے اور پروجیکٹس اور منصوبوں کو عمل درآمد شہری مقامی تنظیموں کو فنڈس کی ضرورت ہوتی ہے۔آمدنی کا ذریعہ ٹیکس کے محصولات ہیں اور عمارتوں خالی جگہوں،دکانیں ٹھیلے کی گاڑیوں سے بھی آمدنی جمع کی جاتی ہے۔اس کے ساتھ ہی ساتھ آفیسوں کو دی گئیں عمارتوں کے کرائے بازاری قصبات،دکانیں اور ٹاون ہال سے بھی وہ رقم جمع کرتے ہیں۔پانی کا ٹیکس بازار کا ٹیکس اور تفریحی ٹیکس سے بھی آمدنی اکھٹا کی جاتی ہے۔ریاستی حکومت بھی فلاحی کاموں کے لئے مقامی تنظیموں کو عطیات فراہم کرتی ہے۔

شہری مقامی تنظیموں کی ترکیب(Composition at the urban local bodies):

گاؤں میں میونسپالٹی یا میونسپل کارپوریشن شہری علاقے کو آبادی کے لحاظ گاؤں یا شہر میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

20,000 سے 50,000 کے درمیانی آبادی والے علاقے کو ٹاؤن قرار دیا گیا ہے۔ 50,000 سے 3 لاکھ تک کی آبادی کو شہر کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس علاقے میں حکومت کرنے والی تنظیم میونسپالٹی کہلاتی ہے۔ ٹاون میونسپالٹی اور سٹی میونسپالٹی کی اقتدار والی تنظییں نمائندوں کا انتخاب کرتی ہیں۔ جن کو کونسلر کہا جاتا ہے۔ کونسلرس اس گاؤں یا شہر کے لئے براہ راست عوام کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ کونسلرس کی تعداد آبادی کے لحاظ سے ایک شہر سے دوسرے شہر کے درمیان مختلف ہوتی ہے۔ میونسپالٹی میں کونسلر جس کی تعداد 23 سے 27 کے درمیان ہوتی ہے۔ جبکہ سٹی میونسپالٹی میں یہ تعداد 31 سے 37 کے درمیان ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ریاستی حکومت پانچ اراکین کو نامزد کرتی ہے۔ جو میونسپل انتظامیہ میں ماہر اور تجربہ کار ہوتے ہیں۔ یہ نامزد ممبران بحث ومباحثوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اور کونسل کے اجلاس میں بحث کرتے ہیں۔ لیکن انہیں ووٹ ڈالنے کا حق نہیں ہوتا۔ مقامی MLA، MPs اور MLCs کونسل کے اجلاس میں حاضر ہو کر ووٹ ڈال سکتے ہیں۔ پسماندہ ذات پسماندہ قبائل، پچھڑی جماعتیں اور عورتوں کو مقامی تنظیموں میں قانون کے مطابق مخصوص نشستیں فراہم کی گئی ہیں۔ مقامی تنظیموں کے سربراہ صدر اور نائب صدر ہوتے ہیں۔ وہ کونسلروں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ صدر کی غیر موجودگی میں نائب صدر کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ شہری مقامی تنظیموں کی مدت پانچ سال کے لئے ہوتی ہے۔ چند مخصوص حالات کے تحت ریاستی حکومت اس مدت کو آگے بڑھانے کا اختیار رکھتی ہے۔ مقامی چار مستقل کمیٹیاں، تنظیموں کی صاف اور قابل انتظامیہ چلانے کے لئے مقرر کی جاتی ہے۔ میونسپل مجلس کا انتظامی افسر چیف افسر ہوتا ہے۔ وہ حکومت کی جانب سے مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ میونسپالٹی کے تمام عملی کاموں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کونسل کو ضروری اطلاعات بھی فراہم کرتا ہے۔

سٹی کارپوریشن یا مہانگر پالیکے:

1976 کے کرناٹک میونسپل کارپوریشن ایکٹ کے تحت سٹی کارپوریشن یا مہانگر پالیکے مقرر کئے جاتے ہیں۔ سٹی کارپوریشن یا مہانگر پالیکے ان علاقوں میں تشکیل دی جاتی ہیں۔

جہاں کی آبادی 2 لاکھ سے زیادہ اور ایک کروڑ سے زیادہ آمدنی ہو۔ سٹی کارپوریشن کے اراکین کو کارپوریٹر کہتے ہیں۔ کارپوریشن میں کارپوریٹروں کی تعداد کا آبادی کی بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ عام طور پر کارپوریٹرس کی تعداد 30 سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ اور 100 سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ ریاستی حکومت کارپوریشن کی وسعت کا فیصلہ کرتی ہے۔

©KTBS Not to be republished

کرناٹک میں 10 کارپوریشن ہیں۔1. میسورو 2. ہبلی 3. دھارواڑ 4. بلاری 5. منگلورو 6. بیلاگاوی 7. گلبرگہ ڈاونگرے 8. شیموگہ 9. ٹمکور 10. بنگلورو۔بنگلوروسٹی کارپوریشن کو برہت بنگلورومہانگیر پالیکے BBMP کہا جاتا ہے۔ BBMP میں کارپوریٹرس کی کل تعداد 198 ہے۔

شہر کو چھوٹے چھوٹے انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔جن کو وارڈ کہتے ہیں۔ ہر ایک وارڈ سے راست اس شہر کے لوگوں کی جانب سے منتخب کئے جاتے ہیں۔پسماندہ، ذات، پسماندہ قبائل پچھڑی جماعتیں (طبقات) عورتوں کے لئے چند نشستیں مخصوص کر دی جاتی ہیں۔ان منتخب شدہ اراکین کے علاوہ ریاستی حکومت میونسپل انتظامیہ، تعلیم صحت، ٹاون پلاننگ میں ماہر اور تجربہ کار 5 ممبران کو نامزد کرتی ہے۔

یہ 5 نامزد کردہ اراکین کارپوریشن کونسل اجلاس میں حصہ لے سکتے ہیں۔مگرانہیں ووٹ ڈالنے کا حق نہیں ہوتا۔ اس علاقے کی نمائندگی کرنے والے یم۔یل۔اے یم۔پی اور یم یل سی بھی کارپوریشن کونسل اجلاس میں شرکت کر سکتے ہیں۔اور ووٹ کا استعمال کر سکتے ہیں۔کارپوریٹر کی میعاد 5 سال کے لئے ہوتی ہے مخصوص حالات میں حکومت مزید وقت کے لئے توسیع بھی کر سکتی ہے۔

میئر اور نائب میئر کارپوریشن کے سربراہ ہوتے ہیں۔وہ کارپوریٹروں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ان کے اجلاس کی صدرات کرتا ہے۔ وہ کونسل اجلاس کے فیصلوں کو عمل درآمد کرنے کے اقدامات اٹھاتا ہے۔ وہ کارپوریشن کے عملی کاموں پر اپنا کنٹرول قائم کرتا ہے۔مستقل کمیٹیاں انتظامیہ کو موثر بنانے کے لئے قائم کی جاتی ہیں۔اور میئر کو تعاون دیتی ہیں۔

کمشنر ہی سٹی کارپوریشن کا حقیقی کارگزار ہوتا ہے۔عام طور پر وہ IAS درجہ کا ہوتا ہے۔وہ ریاستی حکومت کی جانب سے تین سال کی معیاد کے لئے تقرر کیا جاتا ہے۔وہ کونسل کے اجلاس میں شریک ہوتا ہے۔اور کونسل کو ضروری معلومات فراہم کرتا ہے۔وہ کونسل کے فیصلوں پر عمل درآمد کرتا ہے۔ وہ میئر کو بجٹ بنانے میں مدد کرتا ہے۔کارپوریشن کے عملی کاموں میں بھی مدد کرتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

مشق

I: خانہ پُر کیجئے۔

1. گرام سبھا کے اجلاس کی صدارت ________ کرتا ہے۔
2. گرام پنچایت کے صدر کے عہدے کی معیاد ________ سال ہے۔
3. گرام پنچایت میں ________ پر مشتمل آبادی ایک ممبر کا انتخاب کرتی ہے۔
4. بنگلور شہری ضلع ________ آبادی پر ایک ممبر کا انتخاب کرتی ہے۔
5. کرناٹک میں کُل ________ کارپوریشنوں کی تعداد ہے۔

II: گروہ میں بحث کرتے ہوئے جواب لکھیے۔

1. مقامی خوداختیاری حکومت کے افعال لکھئے۔
2. گرام پنچایت کی تشکیل کے تعلق سے لکھئے۔
3. مقامی تنظیم کی آمدنی کے اہم ذرائع کیا ہیں؟ مقامی مجلس کے کام بیان کیجئے؟
4. گاؤں کی مقامی تنظیموں پر مختصر نوٹ لکھئے۔
5. شہری کارپوریشنوں کے تعلق سے لکھئے۔

IV: سرگرمیاں۔

1. اگر آپ مقامی تنظیم کے رکن ہیں تو مسائل کو حل کرنے کیلئے کیا اقدامات کی فہرست بنائیے۔
2. مقامی حکومتوں کی مخصوص رعایتی کے تعلق سے معلومات اکٹھا کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

باب: 3

سماجی ادارے

اس سبق میں آپ یہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔

☆ سماجی اداروں کے معنی، مفہوم اور اہمیت

☆ سماجی اداروں اور انسان کے درمیان تعلقات

☆ سماجی اداروں کے کام کاج اور کردار

سماجی اداروں کے معنی:

سماج کو سمجھنے کے لئے سماجی اداروں کی اہمیت کو جاننا بہت ضروری ہے۔ سماجی ادارے انسانوں کے سماجی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ سماجی ضروریات کو پورا کرنے میں اخلاقی اقدار، ردعمل، کردار پر عمل کرتے ہوئے ان تمام کو کرنے والے ادارے، ہی سماجی ادارے ہوتے ہیں۔ اسمیں تنظیمی عقائد تنظیمی اعتمادات، تنظیمی سرگرمیاں ہوتی ہیں۔

جب لوگ اپنے عام ضروریات اور خواہشات کے حصول کے لئے با مقصد طور پر جمع ہوتے ہیں تو سماجی ادارہ تشکیل پاتا ہے۔ اس کے کام کرنے کے لئے کئی اصول اور قوانین کا عمل ضروری بن جاتا ہے۔ جب سماجی اصول اور رسم ورواجات کام کرتے ہیں تو سماجی ادارہ قائم ہوتا ہے۔ سمّر اور کیلّر کے مطابق ''جس طرح جانداروں میں خلیے اور اعضاء ہوتے ہیں اسی طرح سماج میں رسم ورواج اور ادارے بھی ہوتے ہیں''۔ سمر یہ بھی کہتا ہے کہ ''سماجی ادارہ ایک مستقل ساختی ادارہ ہے جو ایک مخصوص سماجی گروپ کے خواہشات کو پورے کرتا ہے''۔ میکا ئیور اور پیج کے مطابق ''سماجی ادارے ایسے ساختی ادارے ہوتے ہیں جنکو ایک مخصوص سماجی گروہ کے ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تشکیل کیا جاتا ہے۔'' ریاست، کنبہ، شادی قوانین کی عدالت، چند سماجی اداروں کی مثالیں ہیں۔ اس لئے سماجی ادارے وہ ادارے ہوتے ہیں جن کی تشکیل سماج اور انسانوں کے ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

1. سماجی اداروں کے خصوصیات:

1. کُلیت سازی یا عالمی ہمہ گیری (Universalisation)

سماجی ادارے تمام سماج میں موجود ہوتے ہیں۔ وہ انسان کی تہذیب وتمدن جیسے قدیم ہیں۔ وقت اور مقام کے ساتھ ساتھ ہر انسانی سماج میں' سماجی اداروں کا پاجانا ضروری ہے۔ خاندان، شادی بیاہ اور اسکول (مدرسہ) انسانی سماج کے ضروری حصے ہوتے ہیں۔

2. سماجی اداروں کے اصول بھی ہوتے ہیں۔

سماجی اداروں کے اصول وضوابط اسکے اراکین کے طرزِ عمل اور چال چلن کو ترتیب دیتے ہیں۔ جو ممبرس ان اصول وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ انکو اس میں حصہ لینے سے منع کر دیا جاتا ہے۔ سماجی ادارے اپنے اراکین کو ضوابط کے مطابق اپنے کردار ادا کرنے کی ہدایت دیتے ہیں۔ کنبے میں بزرگ اور گھر کے بڑے افراد کے کردار کو ضوابط کے مطابق مقرر کیا جاتا ہے۔

3. سماجی ادارے بنیادی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

انسانی کے بنیادی ضروریات جیسے غذا، مکان، جنسی خواہشات، تولیدی اور شخص نشو ونما وغیرہ کو سماجی ادارے ہی پورا کرتے ہیں۔ ضروریات کی تکمیل میں مختلف سماجی ادارے باہمی رابطوں سے اپنے کام کو سرانجام دیتے ہیں۔

4. تحریری اور زبانی اصول وضوابط:۔

سماجی اداروں کے اپنے خاص تحریری اور زبانی اصول وضوابط ہوتے ہیں۔ رسم ورواج، عقائد، اقدار اور دیگر زبانی ہوتے ہیں۔ آج کل کے سماجی ادارے جیسے عدالت، مدرسے، اور سرکار کے اپنے تحریری اصول اور ضابطے ہوتے ہیں۔

5. باہم مربوط تعلقات

سماج کے سماجی ادارے باہمی مربوط ہوتے ہیں۔ ایک روایتی سماج میں، کنبہ اپنے بچوں کو آگے لانے کے لئے کام کرتا ہے۔ موجودہ سماج میں ایک مدرسہ بچوں کو آگے لانے کے لئے کام کرتا ہے۔ کئی کنبوں سے اسکول کو آنے والے بچوں میں سماجیت نشو ونما پاتی ہے۔ اس طرح سماجی ادارے آپس میں ایک دوسرے سے ربط قائم کرتے ہوئے کام کرتے ہیں۔

©KTBS Not to be republished

سماجی اداروں کی اہمیت

1. تہذیب کے وسیلے:۔(ثقافتی وسیلے)

معلومات،روایات،اقدار جیسے ثقافتی پہلوؤں کو سماجی ادارے ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچانے کے ذرا ئع ہوتے ہیں۔سماجی ادارے سماجی زندگی کے لئے بہت اہم ہیں۔

2. اراکین کے ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

سماجی ادارے انسانوں کوضروریات کو پورا کرتے ہیں اورانکے چال چلن کوترتیب دیتے ہیں۔

3. اراکین کے طرزعمل کو سمجھاتے ہیں۔

سماجی ادارے اچھے اور برے چال چلن کی شناخت کر کے انکو پہچانتے ہیں۔جیسے کہ اسکول سے ہم پاک و صاف لباس کو پہنا اورنظم وضبط کوقائم رکھنا جیسے کرداروں کوسیکھتے ہیں اوراسکول ہمارے غلط اور برے چال چلن کوصحیح کر نے کے لئے سزا جھڑکنا، دھمکانا اوراسکول سے کچھ عرصے کے لئے بودو باش کرنا جیسے طریقے اپناتی ہے اگران طریقوں سے مقاصدنہ حاصل ہوئے تواسکول قانونی کاروائی بھی کرتی ہے۔اس طرح سے سماجی ادارے انسانی کر داروں کوڈھالنے کے لئے کام کرتے ہیں۔

4. سماجی ادارے افراد کو منصب کرتے ہیں:

سماجی ادارے اپنے اراکین کواہم رول ادا کرتے ہیں جوانکی عمراور انکے دیگراہلیتو ں پر منحصر ہوتے ہیں۔کنبہ رشتہ داری کاروں دیتی ہے جسکے کنبے کےافراد کی ایک مناسب عمر ہوجائے۔اس طرح سماجی ادارے بھی اپنے اراکین کوانکی رشتہ داری اورتعلقات کے موافق منصب ادا کرتے ہیں۔

سماجی اداروں کے کام کاج:

ہرسماج کےمخصوص سماجی تنظیمیں ہوتی ہیں۔آیئے سب سے پہلے ہرسماج میں پائے جانے والا سماجی ادارہ کنبہ کے متعلق سمجھیں گے۔یہ انسان کے ضروریات کومکمل کرتا ہے۔کنبے کے اہم کام کاج یہ ہوتے ہیں۔

©KTBS Not to be republished

کنبے کے کام کاج

1. اراکین کی پرورش

کنبے اپنے افراد کو رشتہ داری فراہم کرتا ہے۔اور افراد اپنے کردار کے مطابق کام کرتے ہیں۔کنبے کا سب سے اہم کام اسکے افراد کی پرورش ہوتا ہے۔کنبے کے بزرگ جیسے دادا، نانا، دادی، نانی اپنے بچوں کے لئے چوکسی برتتے ہیں تا کہ انکی صحیح نشو ونما ہو۔اور جب تک وہ جوان نہیں ہو جاتے تب تک وہ انکی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔کنبہ اپنے بیمار افراد کی تیمارداری بھی کرنے کے لئے کئی طریقوں کو اپناتا ہے۔

2. حفاظت اور سماجیت:۔

کنبے اپنے افراد کو تعلیم دینے کے لئے کوشش کرتا ہے تا کہ وہ سماج میں مل جھل کر سماجیت کو اختیار کرے۔اور وہ اپنے افراد کو سماجی حفاظت بھی فراہم کرتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ تعلیم ،صحت مندی، وقت،ضروریات مہیا ہونا ملازمتیں حاصل کرنا اور ان کو حاصل کرنے کی مدد اور اہلیت اور ضروری تحفظ فراہم کرتا ہے۔

شادی کے فرائض(Functions of marriage)

1. سماجی اجازت

شادی ایک اہم سماجی ادارہ ہوتا ہے۔یہ عورت اور مرد کو ایک ساتھ سماج میں زندگی گذارنے کی تصدیق کرتے ہوے اجازت دیتی ہے۔شادی کنبہ کی زندگی میں داخلہ فراہم کرتی ہے۔شادی جوڑوں کو سماج میں ایک ساتھ رہتے ہوئے مذہبی، ثقافتی اور معاشی زندگی کو شان وشوکت سے کرنے کی اجازت دیتا ہے۔شادی بھی تہذیب وتمدن جیسے قدیم ہے۔آج کل اس میں کئی تبدیلیاں بھی آتی ہے۔

2. شادی کنبہ کی بنیاد ہوتی ہے۔

شادی کنبہ کی بنیاد ہوتی ہے۔بچوں کی تولید، انکی پرورش، انکو غذا فراہم کرنا یہ سب کے کام ہویت ہیں کنبے کے کئی رشتہ داریوں کو شادی ہی بناتی ہے۔شادی آپس میں اتحاد واتفاق کی تخلیق کرتی ہے۔شادی دور دراز اور مختلف سماجی رتبہ والے افراد کو آپس میں ملاتے ہوئے کام کرتی ہے۔

©KTBS Not to be republished

3. شادی شرعی اور جائیز رشتہ داری قائم کرتی ہے۔

صرف ایک مرد اور عورت کے درمیانی رشتہ کو ہی شادی نہیں کہا جاتا بلکہ انکے متعلقہ خاندانوں کا درمیانی رشتہ بھی شادی ہی کا کام ہوتا ہے شادی سے پیدا ہونے والے بچے دونوں خاندانوں کے آئینی وارث بھی بن جاتے ہیں۔ سماج کا تسلسل صرف کنبہ اور شادی سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ اور اس رشتہ داری کو وطن کے آئین بھی مشعل راہ بناتے ہیں۔

مذہبی فرائض:

مذہب بھی ایک اہم سماج ادارہ ہوتا ہے جو ہر سماج میں پایا جاتا ہے۔ مذہب انسان کی ثقافت کے ساتھ ساتھ نشو ونما پاتا ہے۔ درج ذیل میں اسکے اہم کام کاج بیان کئے گئے ہیں۔

1. سماجیتی عمل :

مذہب سماجیت کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں میں، سچائی صبر و استقلال، امن، ایثار و قربانی اور دیگر رسم و روایت اور آداب کو پھیلانے میں مدد کرتا ہے۔

2. سماجی اتفاق:

مذہب اتفاق و اتحاد کو فروغ دیتا ہے۔ سچائی، دیانت داری، ایمانداری، صداقت، خلوص، عدم تشدد اور دیگر مذہبی اقدار ہوتے ہیں جو سماج میں اتحاد و اتفاق کی پیروی کرتے ہیں۔

3. اقدار کا تحفظ:

سچائی، ایمانداری، صداقت، دیانتداری اور عدم تشدد جیسے سماجی اقدار کو مذہب ہی حفاظت کرتا ہے۔ اور ان اقدار کو تمام مذاہب نے مانا ہے اور تمام مذاہب بھی انسانی اقدار کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔

4. سماجی قابو

سماج پر قابو حاصل کرنے کے لئے مذہب ہی اہم ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ انسانی زندگی کو روحانی اور عرفانی تصورات سے قابو میں کرتا ہے۔ مذہب اپنے پیروں کو نظم و نسق، پاک وصاف اور مہذب متمدن ہونے کی راہ نمائی کراتی ہے۔ اس لئے سب کو مذہب کے اس کام کو سمجھنے اور دوسرے مذاہب سے نفرت کے رویے کو ختم کرنا چاہیئے۔

©KTBS Not to be republished

مشقیں

I. درج ذیل خالی جگہ بھرتی کیجئے۔

1) سماجی ادارے انسانوں کے __________ پورے کرتے ہیں۔

2) کنبہ ایک __________ ادارہ ہے۔

3) ثقافتی تبدیلی کے __________ سماجی ادارے ہیں۔

4) مذہب اقدار کو __________ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

II. ان سوالات کے جواب دیں۔

1) سماجی ادارہ کسے کہتے ہیں؟

2) کنبے کے اہم کام کیا ہیں بیان کیجئے۔

3) سماجی ادارے کے اہم خصوصیات کونسے ہیں؟

4) سماجی اداروں کے اہم اقسام کونسے ہیں؟

III. ذیل کے جوابات پانچ یا چھ جملوں میں لکھئے۔

1) سماجی اداروں اور سماج کے مابین رشتہ داری کو سمجھایئے

2) مذہب بطور سماجی ادارہ ہونے کے اہم نکات لکھئے۔

3) ''کنبہ'' بطور سماجی ادارہ میں آپ کے رول کو بیان کیجئے۔

4) شادی، جو ایک سماجی ادارہ ہے اس پر مختصر نوٹ لکھئے۔

IV. سرگرمیاں۔

1) سماجی اداروں کو مع تصاویر لکھئے۔

2) سماجی اداروں کے متعلق ایک گروہی بحث کا انعقاد کیجئے۔

V. منصوبہ

بچپن کی شادی سے ہونے والے اثرات پر ایک بیداری پروگرام انعقاد کیجئے۔

©KTBS Not to be republished

باب: 4

معاشرہ کی قسمیں

[Kinds of socities]

باب کے مطالعہ کے بعد آپ یہ جانیں گے۔

☆ سماج کا مفہوم یا معاشرہ کا مفہوم
☆ معاشرہ کی مختلف قسمیں
☆ شکار کرنے اور غذا اکٹھا کرنے والا معاشرہ
☆ مویشی پالن معاشرہ
☆ زراعتی معاشرہ
☆ دیہی معاشرہ
☆ شہری معاشرہ
☆ صنعتی معاشرہ
☆ معلوماتی معاشرہ

©KTBS Not to be republished

معاشرہ کا مفہوم:

علم سماجیات میں سب سے اہم مطالعہ والی چیزے معاشرہ ہے انسانی سماج کو سائنسی طرز سے مطالعہ کرنے کے لئے جو سائنس تشکیل کی گئی ہے وہی علم سماجیات ہے۔ فرد اور سماج ایک ہی سکے کے دو رُخ کی طرح ہیں۔ انسان تنہا اور اکیلا زندگی گذار نہیں سکتا۔ انسان ہر وقت ماحول اور معاشرہ والی زندگی ہی بسر کرتا ہے۔ انسان کی نشو ونما و ترقی

کے ساتھ اسکی شخصی نشو ونما اور شخصیت کی ہمہ پہلو تشکیل میں بھی سماج مدد کرتا ہے۔

سماج میں عوامی زندگی، تہذیب وتمدن حالات کا تبادلہ باہمی خیالات کا اظہار، پیشہ وارانہ پہلو جیسے دیگر پہلو ایک علاقے کی بہ نسبت دوسرے علاقے میں مختلف ہوتے ہیں۔اس طرح دیہی علاقوں میں سینکڑوں کی تعداد میں مویشی جیسے لکڑیاں، گائے بیل وغیرہ دکھائی دیتے ہیں، ساتھ ساتھ کھیتیاں اور باغات، ہرے بھرے نظارے، جھنڈ جھنڈ میں مکانات اوران کھیتوں میں کام کرنے والے کسان بھی نظر آتے ہیں اس کے برعکس ممبئی بنگلور اور دہلی جیسے شہروں میں راستوں میں بھرپور گاڑیوں کی آمدورفت، کثیر آبادی، لوگوں کی بھیڑ وسیع محلے (Extensions)، جھونپڑپٹیاں، سلم علاقے، کارخانے، بلند اور اونچی اونچی عمارتیں، بڑے بڑے ادارے، یونیورسٹیاں، سرکاری دفاتر، اسپتال اور کئی جدید ترقیاتی ادارے ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں۔

معاشرہ کے معنی:۔

لفظ ''سماج'' انگریزی کے لفظ ''سوسائٹی'' کا ترجمہ ہے اور لفظ سوسائٹی لاطینی زبان کے ''سوشیس'' نامی لفظ سے ماخذ ہے۔جسکا مفہوم داخلی لگاؤ، دوستی وغیرہ ہے۔اس لئے باہمی افراد کے داخلی یا آپسی لگاؤ اور تعلقات سے ملا جھلا بھرپور نظام ہی ''سماج'' کہلاتا ہے۔

سماج کے مفہومات:۔

میکائیور اور پیج کے مطابق ''سماجی تعلقات کا جال ہی سماج ہے'' ایک معاشرے کے ادارے، انجمنیں، تنظیم کا ملا جھلا یا مشترکہ انتظام ہی سماج ہے۔

سماج کی نوعیت:۔

1) سماج معاشروں کا معاشرہ اور گروہوں کا گرہ ہے:۔

کئی افراد کے مجموعہ سے گروہ یا معاشرہ بنتا ہے۔ایسے کئی گروہوں اور معاشروں کے مجموعے سے سماج بنتا ہے ۔ہر ایک سماج میں کنبہ، پڑوس، دیہات، قریہ مزدور انجمن، مذہبی معاشرہ، سیاسی پارٹیاں وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔اس لئے ایچ۔ایم۔جانسن نے ''سماج کو معاشروں کا معاشرہ کہا ہے۔

2) سماج سماجی تعلقات کا جال ہے۔

©KTBS Not to be republished

سماج کے معنی صرف افراد کا مجموعہ ہی نہیں ہے لیکن افراد کے آپسی ، تسلسل اور تفاعلی کاموں میں مشغول افراد کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اس لئے سماجی تعلقات کی وسعت بہت وسیع ہے۔ مثال کے طور پر استاد اور شاگرد، والدین اور بچے، ڈاکٹر اور مریض، میاں اور بیوی وغیرہ جیسے تعلقات بھی موجودہ ہوتے ہیں۔ اس لئے میکا ئیور اور پیج نے ''سماجی تعلقات کے جال کو ہی سماج'' کہا ہے۔

3) موازینے اور مماثلات :۔

سماج کی تشکیل میں موازینہ کرنا ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔ انسانوں میں موجود جسمانی ، ذہنی موازینے کے پہلو ہی سماج کی اہم بنیادیں ہیں۔ انسانوں کے خواہشات اور امیدیں انکے کام وکاج ، مقاصد، قاعدے وقوانین ، اقدار وغیرہ کے موازینے رکھتے ہیں۔ جس سے افراد کے آپسی لگاؤ، امداد باہمی ، پیار محبت اعتماد، رحمدلی ، ایثار وقربانی ، یکجہتی ، اتحاد اتفاق جیسے جذبات کی جامع ترقی ونشونما کے لئے راہیں ہموار ہوتی ہے۔

4. امداد باہمی اور کام کی تقسیم :۔

لوگوں کا آپس میں مساوی مقاصد کے حصول کے لئے یک جٹ ہو کر کام کرنا ہی امداد باہمی کہلاتا ہے۔ امداد باہمی کی ہی دولت سماج میں ایک دوسرے کے آپسی سکھ دکھ میں شامل ہوئے ہیں۔ اس کے تحت کام کی تقسیم کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کسی عام کام کو آپس میں بانٹ کر کرنا ہی کام کی تقسیم ہے۔

لوگوں میں دلچسپی ، خواہشات ، قابلیت ، جنس ، عمر وغیرہ جیسے تصورات کی بنیاد پر کام کی تقسیم ہوتی ہے۔ اسی لئے امداد باہمی اور کام کی تقسیم دونوں آپسی تصورات ہیں۔

5. سماج پر کنٹرول (سماجی قابو)

سماج میں اسکے اپنے ہی چند خاص رسم ورواج ہوتے ہیں۔ جدید مشترکہ سماج میں قانون ، دفعات ، اور آئینی تصورات کو اپنا کر لوگوں کے کردار اور طرز عمل کو روایتی ذرائعوں اور غیر روایتی ذرائعوں جیسے اخلاقی قوانین اور عالمی حالات کے ذریعہ قابو میں رکھا جاسکتا ہے۔

6. سماج ساکن نہیں ہوسکتا:

سماج ہر وقت متحرک اور متغیر ہوتا ہے۔ بغیر تبدیلیوں کے کوئی بھی سماج مستقل نہیں رہ سکتا۔ مثال کے طور پر دیہی سماج اگر رفتہ رفتہ تبدیل ہو تو وہ شہری سماج بن سکتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

سماج کی اہمیت

1. جامع اور وسیع النظری

انسان کی زندگی اور سماج ہر وقت ایک ہی رفتار میں ہوتے ہیں ۔سماج ہماری زندگی کی رفتار کو متعدل اور کامیاب بناتا ہے۔کس بھی شخص کی نظر میں کہیں تو سماج پیدائش کے قبل سے موت کے فاصلے تک زندہ رہتا ہے۔اسی لئے سماج مسلسل اور وسیع النظر ہے۔

2. خود پروری اور تحفظ کے لئے ضروری:۔

عوامی معاشرہ کے مواز ینے اور تفریقات کے باہمی امدا، اتحاد و اتفاق ، کام کی تقسیم ، باہمی انحصار ، سماجی قابو سماجی تبدیلی ، اقتدار و آزادی ، تہذیب و تمدن ان تمام کا یکجہا کیا ہوا انتظام ہی سماج ہے۔

3. شخصیت کی تعمیر میں سماج کا کردار:۔

ہماری زندگی کے رخ اور استوں ، مقاصد و نصب العین کا فیصلہ سماج ہی کرتا ہے ۔ایک انسان کے عام خصوصیات کی ترقی سماج ہی میں ہوئی ہے۔سماج ہماری صلاحیتوں کی نمائش کرنے کے لئے مناسب موقع فراہم کرتا ہے۔ساتھ ہمارے نقائص ، آپسی بھید بھاؤ اور تفریقات کو بھی سماج ہی قابو میں رکھتا ہے۔اور ایک آلہ کی طرح کام کرتا ہے۔ہماری جسمانی نشو ونما کے ضروریات کو پورا کرنا بھی سماج ہی کا کام ہوتا ہے۔ان تمام کو بغیر سماج کے پورا کرنا ناممکن ہی ہوتی ہے۔

4. زندگی کو مستحکم کرتا ہے۔

سماج جیسا وسیع نظام ہی ہماری زندگی پر مکمل منحصر ہوتا ہے۔وہ صرف ہماری بیرونی اثراندازی ہی نہیں کرتا بلکہ ہماری اخلاقی و ذہنی گہرائی کو بھی ناپتا ہے۔شخص اور سماج کے آپسی تعلقات سادہ نہیں ہیں۔کسی شخص کی انفرادایت ، غور و فکر، تجسس اور جذبات کی تشکیل بھی کرتا ہے۔اس کے ذریعے ہماری سماجی زندگی کو مستحکم کرنا ہی سماج ہے۔

سماج کے مختلف قسمیں:

سماج ایک ہی قسم کا نہیں ہوتا۔سماج مختلف اقسام میں ہوتا ہے۔اس لئے ہم سماج کو پیشے اور مزدوری سرگرمیوں پر منحصر مختلف اقسام میں درجہ بندی کرتے ہیں۔وہ یہ ہیں۔

1. شکاری اور غذا اکھٹا کرنے کا سماج 2. مویشی پالن سماج 3. زراعتی سماج

©KTBS Not to be republished

4. دیہی سماج 5. شہری سماج 6. صنعتی سماج

7. معلوماتی سماج

(1) شکار کرنے اور غذا اکھٹا کرنے کا سماج:۔

انسان کی سماجی نشو ونما ترقی کا پہلا مرحلہ شکار کرنے اور غذا کو اکھٹا کرنا تھا۔ یہ سماج کا قدیم اور آسان مرحلہ ہے۔ یہ سماج بہت ہی چھوٹا سماج تھا شکار کرنا، مچھلی پالن شہد کو اکٹھا کرنا ہی اس سماج کا اہم کام تھا۔ یہاں پر عمر اور جنسی اعتبار سے مقام کو مقرر کیا جاتا تھا۔ دولت کو کمانے کا شوق نہیں تھا۔ تقسیم کرتے ہوئے آپس میں بانٹتے ہوئے زندگی گذارنا ہی اس سماج کی اہم خصوصیت تھی۔

2. مویشی پالن سماج:

کہا جاتا ہے کہ انسان کی سماجی نشو ونما میں مویشی پالن دوسرا مرحلہ ہے۔ لوگ اپنے زندگی کے گذر بسر کے لئے جھنڈوں میں مویشی جیسے گائے، بھینس، بیل، بکرا وغیرہ جانوروں کو پالتے تھے اس سماج کو مویشی پالن سماج کہا جاتا تھا۔ اس سماج میں تقریباً سو سے ہزار تک کے لوگ رہتے تھے مویشیوں کو پالنا ان کا سب سے اہم کام تھا۔ اس سماج کا ایک لیڈر (قائد) ہوتا تھا جو مکمل سماج کو اپنے قابو میں رکھتا تھا۔ اس سماج کے لوگ اپنے زندگی کے تمام ضروریات کو مویشی پالن اور شکار کرتے اور غذا کو اکھٹا کرتے ہوئے پورا کرتے تھے۔

خانہ بدوشی اور نیم خانہ بدوشی سماج:

ماہرین علم انسانیات نے شروع شروع میں مویشیوں کے پالن نہروں کو ہی خانہ بدوش سماج تصور کرتے تھے۔ برطانوی اینسائیکلو پویا کے مطابق خانہ بدوش زندگی کا ایک طریقہ تھا۔ شکار کرنے اور غذا کو اکٹھا کرنے، مویشی پالنے یا تجارت کرنے کے لئے انسان کا ایک جگہ نہ ٹہرنا اور دور دور فاصلوں تک زمانے کے مطابق ایک مقام سے دوسرے مقام کو پہنچنا ہی خانہ بدوش کہلاتا ہے۔ اور یہ نقل مکانی سے بالکل مختلف ہے۔ مویشیوں کے پالنے اور اپنے پیشوں کو قائم رکھنے کے لئے لوگوں کا عارضی طور پر الگ الگ مقامات پر ٹہرنے سے خانہ بدوشی کا نظام آگے بڑھتا گیا۔ اس طرح کے معاشرے کو مین خانہ بدوش معاشرہ کہا جاتا ہے۔ معاشرے کے لئے موجود سماجی، تعلیمی، معاشی اور سیاسی تحفظ کے

©KTBS Not to be republished

مطابق خانہ بدوشی اورنیم خانہ بدوش میں بانٹا جاتا ہے۔

زراعتی معاشرہ:

سماج کے ترقی کے اس مرحلے میں انسان اپنی خانہ بدوشی کوترک کر کے ایک ہی مقام پر مقیم ہونے لگا۔ یہ سماج کوزراعت پر منحصر دیہاتی لوگوں کا معاشرہ بھی ہوتا ہے۔اس طرح کئی لوگوں کا زراعت پر منحصر ہوتے ہوئے زندگی گذارنے کا معاشرہ ہی زراعتی معاشرہ کہلاتا ہے۔زراعت کے ذریعے غذائی اشیاء کی پیداوار ہی زراعتی سماج کی ایک اورخصوصیت ہوتی ہے۔زراعت کوکاشت اورزراعتی کوکاشتکار، کسان بھی کہا جاتا ہے۔زراعت کے لئے زیادہ تر ہل اورجانوروں کا استعمال ہوتا ہے۔

ہندوستان کو'' دیہاتوں کا ملک اور کسانوں کا وطن'' کہا گیا ہے۔قدیم ہندوستان کے ادب میں دیہاتوں کا نظم اورانکے انتظامیہ کے موضوعات کے مطابق مختلف تفصیلات کوبھی بتلایا گیا ہے۔رگ وید میں قریہ کے رہنما کو'' گرا مستھا'' بھی کہا گیاہے۔کئی دیہاتوں کے گروہ کو'' وشا'' جنا دیشا جیسے انتظامی اکائیوں میں بھی تقسیم کیا گیا ہے۔وشمکھی ،شت موکھی اورآدھی پتی بھی دیہاتوں کے گروہ کے رہنماؤں کوبھی کہا گیا ہے۔یوب گارڈس کا خیال ہے کہ'' انسان کا سماج دیہات جیسے گھوارے میں نشوونما پاتا ہے۔قریہ سب سے قدیم جگہ ہونے کے باوجود اسکے مکمل مفہوم کوظاہرکرنا ناممکن سی بات ہے۔بورگاڈس نامی ماہر کا خیال ہے کہ کم آبادی کے حجم والا، سادہ اورحقیقی زندگی بسر کرنے والے ابتدائی تعلقات رکھنے والے کنبوں کا مجموعہ ہی دیہاتی سماج کہلاتا ہے۔ایس پی دوبے کے مطابق، ایک ہی مقام پر زندگی بسر کرنے والے کنبوں کا مجموعہ ہی قریہ دیہات کہلاتا ہے۔اس سماجی انتظام میں سماجیت اورسماجی انتظامات مناسب طور پر کام انجام دئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ تقریباً 3000ق۔م ہمارے ملک کی زندگی ہی دیہات ہیں۔ ہندوستان میں موجودہ تقریباً چھ لاکھ دیہاتوں (جوزراعتی ہیں) نے ملک کی ثقافت اوررسم ورواجات کوزندہ رکھا ہے۔

©KTBS Not to be republished

ملک کے کثیر تعدادی لوگ ابھی دیہاتوں میں زندگی گذار رہے ہیں۔ زراعتی حلقے میں اپنے زندگی کے ترکیبوں کو دیکھنے والے دیہاتیوں میں 59 فی صد مرد اور 75 فیصد عورتیں اپنی زندگی کو زراعت پر انحصار کرتے آرہے ہیں۔

4. دیہاتی سماج

1. دیہات کا احاطہ چھوٹا ہوتا ہے۔

میاکس ویبر کے مطابق کثیر تعداد میں ہندوستانی دیہاتوں میں بستے ہیں۔اس کا اثر لوگوں کی سماجی زندگی پر نظر آتا ہے۔دیہات عام طور سے کم احاطے والا ہوتا ہے۔اور آبادی کا حجم بھی گھنا نہیں ہوتا۔

2. ابتدائی اور خاندانی تعلقات کا اثر:

دیہاتی سماج میں براہ راست ابتدائی تعلقات ہوتے ہیں یہاں پر لوگوں کے درمیان آپسی دوستی، پیار محبت، بھائی چارگی وغیرہ دکھائی دیتے ہیں۔ خاندانی اثر بھی سماج پر مختلف طریقوں سے ہوتا ہے۔مشترکہ اور وسیع کنبے ہندوستان کے دیہاتی زندگی کی ایک اہم خصوصیت ہوتی ہے۔

3. سادہ معاشی زندگی:

خصوصی طور پر ہندوستان کی زراعت قدرت پر منحصر ہے۔ دیہات کی زندگی بے حد سادہ اور آسان ہے۔ آمدنی کے ذرائع کم ہونے اور درکار آمدنی ک ذرائع نہ ہونے کی وجہ سے دیہات کے لوگ سادہ اور مشکلات سے بھری زندگی کو گذارتے ہیں۔ثقافت اور تہذیبی نیا پن آنے کے باوجود بھی دیہاتیوں نے اپنے قدیم رسم ورواجات کو بچا کر رکھا ہے۔انکی امیدیں اور مانگیں بہت کم ہیں۔اس کے لئے ان کے رسم رواجات اور زراعتی زندگی ہی اہم وجہ ہے۔

4. پڑوسی تعلقات

پڑوس دیہاتی زندگی اور دیہاتی سماج کا اہم حصہ ہوتا ہے۔عوامی کاموں میں، اچھے برے دنوں میں، جشن و تہواروں میں پڑوس آپس میں مخصوص کام انجام دیتے ہیں۔ کرناٹک میں اسکو ''کیری'' (اِاونی) کہا جاتا ہے۔مہا راشٹرا میں اسکو ''واڑ'' کہتے ہیں۔

©KTBS
Not to be republished

زراعتی سماج کی سماجی تشکیل:

زراعتی سماج میں ہونے والے اہم اقتصادی سرگرمیوں میں زمینی دکھائی اور زمین دوست تعلقات اور زراعتی سرگرمیاں ہی زراعتی سماج کی تشکیل کرتے ہیں۔

جاجمانی نظام:

حقیقی اعتبار سے ذات پات کا نظام اور جاجمانی نظام دونوں عمل میں تھے۔اس دور میں جاجمانی نظام اور سماجی واقتصادی نظام کا ایک معقول حصہ تھا ذات پات کے نظام میں ایک ذات کا دوسری ذات پر گہرا انحصار ہوتا تھا۔ اور ایک دوسرے کے تعاون سے باہمی زندگی چلتی تھی۔جاجمانی نظام میں دو اہم طبقے تھے۔ایک طبقہ دوسرے طبقے کے لئے زراعتی کاموں میں مختلف اشیاء سے خدمت کرتا۔اس کے بدلے میں خدمت اور اشیاء کو حاصل کرنے والے طبقے سے اناج اور دیگر بجی اشیاء کو حاصل کرتا تھا۔

زمینداری نظام:

زمیندار لفظ فارسی زبان سے ماخوذ ہے۔جو زمین کے مالک کے معنے دیتا ہے۔زمینداری نظام کی شروعات وسلاطین دہلی کے دور میں ہوئی۔14ویں صدی میں زمیندار کا لفظ ایک علاقے کے قائد کے معنوں میں استعمال کیا جانے لگا۔راجپوت کے القاب رائے اور رانا بھی زمیندارئے نظام کے ہی تھے۔مغلیہ سلطنت کے عروج کے وقت میں ہی زمینداروں کا اثر ایک طبقہ پر شروع ہو چکا تھا۔زمینداری لفظ کا رواج عام طور سے مغلیہ سلطنت کے دور میں ہی آیا۔لیکن جب اکبر کا دور آیا تو اس دور میں کسانوں کی فصل میں راست طریقے سے شامل کسی بھی قسم کا وراثتی حق رکھنے والے شخص زمیندار کے نام سے جانا جانے لگا۔اسی مفہوم سے 17ویں صدی میں زمینداری لفظ کا مستحکم اعلان ہوا۔

رعیت واری نظام:

انگریزوں نے ہندوستان کے کثیر تعداد زراعتی طبقہ کے کسانوں پر لگان کو لاگو کرتے ہوئے اسکے حصول کے لئے کئی نئے نئے طریقے اور پالیسوں کو اپنانے لگے۔اس طرح سے انگریزوں نے ہندوستان کے کسان طبقے پر لگان

©KTBS Not to be republished

کی اصولی کے لئے زمینداری نظام کولاگو کرکے کسانوں کا استحصال کرنے لگے۔اس وجہ سے ہندوستان کے کثیر تعاد کسانوں نے اس استحصالی نظامکورد کرنے اور کسانوں کوانکے جائیداد حقوق کا تحفظ کرنے کے لئے کورٹ آف ڈائرکٹر نے 1817 میں رعیت واری نظام کو جاری کرنے کا حکم دیا۔

محلواری نظام:

زمینداری نظام اور ریعت واری نظام سے انتظامی طبقے کواپنی امید کے مطابق حصول نہ ملنے پرتسرے جدے نظام محلواری نظام کوج ری کیا۔اس نظام میں محل یا اسٹیٹ کی پیداواری بنیاد پر سرکار نے لگان کواصول کرنے کا حق مختلف محل کے حقداروں کودیا تھا۔محل کے حق داروں میں ہی چندکومنتخب کرکے محل کی ذمہ داری اور لگان کی اصولی کا کام سونپا تھا۔

گینی نظام:

زمین کے مالک سے کاشتکاری کے لئے زمین کو حاصل کرنے والا ہی گینی کہلاتا تھا۔گینی میں دوطرح کے مستقل گینی داراور عارضی گینی دار ہوتا ہے۔مستقل گینی دار کواپنی کاشتکاری کی زمین پرتھوڑا بہت حق ملتا تھا۔لیکن عارضی کینی دارکواپنی کاشتکاری زمین پر کس بھی قسم کا حق نہیں ہوتا تھا۔اس لئے زمین کا مالک اسکی زمین چھین کردوسرے کودیناپڑتا تھا۔اس طرح کے نقائص کودور کرنے کے لئے سرکار نے گینی قابو(مالگزاری قابو) قانون کو جاری کیا۔ تب گینی دارکوزمین کا حق اورزمین پر کاشتکاری کا حق ایکٹ کی شکل میں دئے گئے۔اسکوزمین کا سدھار کہا جاتا تھا۔ زمین کے کاشتکاروں کے کاشت کے حقوق کوبھی بڑھایا گے۔

شہری سماج:

شہری سماج کوایک ماڈل سماج کہاجاتا ہے۔ساتھ میں اتناہی پیچیدہ بھی ہے۔شہر گنجان آبادی سے بھرا مختلف ثقافتی مختلف پیشہ وارانہ،تشکیل تفریقات جیسے خوبیوں سے بنا ہوتا ہے۔جس طرح شہر بڑھتا جاتا ہے اسی طرح وہاں پر تفریقات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔اورکئی مسائل کوبھی پیدا کرتا ہے۔اس طرح شہر زندگی پر ہمیشہ بے چین اور مشغول ہوتی ہے اسکا پتہ،ہمیں تاریخ کے پنوں اورموجوہ شہری پروگرامس سے سمجھ میں آتا ہے۔موجودہ شہری سماج میں معاشرہ کی ترقی اورسماجی کی ترقی کے کئی سرگرمیاں پیش عمل ہیں۔اوراس کی امیدبھی کی جارہی ہے اس لئے جدید سماج

©KTBS Not to be republished

کوشہری سماج کے طور پر جدیدیت میں ڈھالا جارہا ہے۔

ہندوستان کا شہری سماج گذرے ہوئے کل کا سماج نہیں ہے۔ دنیا بھر میں قدیم ثقافت وتمدن رکھنے والے ہندوستان شہری سماج بھی ایک ہے ۔میسپٹومیا اور مصر کی تہذیب کے بعد سندھو ندی کے کنارے عروج ہوئے بہترین سندھو تہذیب اور اسکی شہری زندگی کی ترقیاں بھی ہندوستانی سماج کی ایک اہم خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہڑپا، موہنجوداڑو، لوتھل، کالی بنگن، جیسے کئی بڑے اور چھوٹے شہروں کو بھی ظاہر کرنے کا سہرا بھارت کو ہی ہے۔ تہذیب وتمدن اور شہری زندگی ایک دوسرے پر باہمی اثر رکھتے ہیں۔تہذیب وتمدن کے ترقیات میں شہری زندگی کا بھی اہم کردار ہوتا ہے۔

صنعتی سماج:

صنعت کاری کے ساتھ صنعتی سماج کی بھی ترقی ہوئی۔ پیداوار میں سائنسی طریقوں کو لانا، توانائی کے جدید ذرائعوں کو کھوج کرنا اس سماج کی اہم خصوصیات ہیں۔ ہانک کانگ، جنوبی کوریا، سنگاپور، میں شامل ہیں۔محدود لوگ زراعتی سرگرمیوں پر منحصر ہیں لیکن شہروں کے لامحدود لوگ صنعتوں پر ہی منحصر ہوتے ہیں۔

صنعتی سماج میں پیداوار انسان کی محنت کے بغیر بھی مشینوں کی حرکاتی ٹکنالوجی کے ذریعے ہوتی ہے۔اور یہاں پر پیداوار کی مقدار بھی لامحدود ہوتی ہے۔اور یہاں پر کام کی تقسیم کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔1760 کے صنعتی انقلاب کی بدولت پیداوای عمل میں کافی مستحکم اور مضبوط ہوا ہے۔اس کے اثر کوئ سے انسان کی محنت پر منحص مزدوروں کے ہاتھوں سے پیداواری عمل شروع ہوکر اب مشینی عمل پر آکر ٹھہرا ہے۔شروعات میں بھاپ کے انجینوں سے یہ عمل شروع ہوا لیکن اب بجلی یا برقی مشینوں کے ذریعے صنعتی نظام میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ٹکسٹائیل کے مشینی صنعتیں، روٹی کو بُننے اور کپڑوں کی تیاری وغیرہ سے شروع ہوکر آج کل کوئلے کی مدد سے کثیر مقدار مس ے بائیلر کے ذریعے لوہے

©KTBS Not to be republished

اور فولاد کو پگھلانے کے مرحلہ تک صنعتیں نشو ونما ہوئی ہیں۔ صنعتی سماج کے اہم خصوصیات کو اس طرح ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

صنعتی سماج کے خصوصیات

1. صنعتوں پر مبنی معاشیت

اس معشیت میں سماج کئی طبقوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ سرمایہ داری طبقہ، مزدور طبقہ اور چھوٹے تاجروں کا طبقہ میں بٹا ہوا ہے۔ یہاں پر ہونے والی کئی سرگرمیاں صنعتوں کے اثر سے ہوتی ہیں۔

2. مزدوری میں پیشہ وارانہ اہلیت:۔

اس سماج میں مزدوری میں پیشہ وارانہ اہلیت، ٹکنالوجی کے کام اور اسکےل درکار مہارتیں، معلومات اور تر بیت بھی ضروری ہوتی ہے۔

3. نقل وحمل اور مواصلات:۔

صنعتی سماج میں ایک وسیع پیمانے کے نقل وحمل اور مواصلات کو بھی بڑھاوا ملتا ہے۔ پیدوار کے لئے درکار خام اشیاء کو کارخانوں تک لانا۔ اور مصنوعات تیار شدہ اشیاء کو بازار تک پہنچانا نقل وحمل اور مواصلاتی نظام کا ہی اہم کام ہوتا ہے۔

4. نقل مکانی کی کثرت:۔

صنعتی انقلاب کے بعد سے نقل مکانی نے ہمارے دیہاتی علاقوں کے زراعتی معشیت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ یہ دیہی سماج کی تنظیم میں کئی مخالف مشوروں کو بھی جنم دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں مشترکہ غیر منتقم خاندان کی اہمیت کو بھی نقصان ہو رہا ہے۔ اور یہ چھوٹے کنبوں میں تبدیل ہو رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ صنعتی سماج ایک شخص کی انفرادی اہلیت وقابلیت کو مرکزی اہمیت دیتے ہوئے شخص مرکزیت کو بھی جنم دے رہی ہے۔

©KTBS Not to be republished

5. معلوماتی سماج:

تمام طبقوں کے لئے معلوماتی سماج کی بہت اہمیت ہے۔اس سماج میں لوگ اپنی کسی بھی سہولیت کو پانے کے لئے اوراپنے تکلیفات کوحل کرنے لئے معلومات کی طرف آنا تو عام بات ہے۔اگلی زندگی کے لئے درکار تعلیم تجارت، لین دین، صنعتی افعال جیسے دیگر نکات کوفراہم کرنے میں بھی معلومات سماج کا روں اہم ہوتا ہے۔معلوماتی سماج کے متعلق مطالعہ اوراسکے نظریات سے معاشیت اپنے معلوماتی رسوخ کو حاصل کرنے کے لئے دوطرح کے بحث اور گفتگو سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہیں۔

پہلا سماجی معشیت میں زندگی کے لئے درکار ٹکنالوجیکل معلومات کی اہمیت اوراس میں زیادتی اوراسکے اثرات کے متعلق ہوتو دوسرا معلوماتی شکل کے اشیاء ہی بازاری اشیاء کے طور پرظاہر ہوتے ہیں اسکے متعلق ہو۔اس طرح سے معلومات دورحاضرہ کے کھلے سماج میں صرف ایک شخص اوراوارے یا انجمن کی میراث ہوتے ہیں۔جدید پیداوری طریقے اورٹیکنالوکی آج کی اہم صنعتی کنجی ہے۔اوراس سے جدید ٹکنالوجی کے طریقے (کمپیوٹر وغیرہ) رونما ہوتے ہیں۔اورکمپیوٹر آج کے دور کے معلوماتی ذخیرے اورخزانے بھی ہوتے ہیں۔

مشقیں

I. خالی جگہوں کومناسب الفاظ سے پرکیجئے:۔

1. شکارکرنے والے سماج کے اراکین شکارکرنے کیلئے _______ ہتھیارات کواستعمال کرتے تھے۔
2. زراعتی سماج میں ہل چلانے کے لئے _________ استعمال کرتے تھے۔
3. اہلیتی محلواری کام کوتقسیم کرنا _________ کہلاتا ہے۔
4. صنعتی سماج میں نقل وحمل اور _________ کی زیادتی ہے۔

©KTBS Not to be republished

5. ________ سماج میں مشینی پیدوار ہوتی ہے۔

II. ذیل کے سوالات کے جوابات لکھئے:۔

1. سماج کے اہم قسمیں کون کونسے ہیں؟

2. موشی پالن سماج کسے کہتے ہیں؟

3. زراعت کو سماج میں کس طرح کی اہمیت ہے؟

4. صنعتی سماج کے کیا معنی ہیں؟

5. معلوماتی سماج آج کل تیز رفتار ست ترقی کر رہا ہے۔ واضح کیجئے۔

III. درجِ ذیل سوالات کے جوابات پانچ یا چھ جملوں میں لکھئے۔

1. شکاری اور غذا اکٹھا کرنے والے سماج کے زندگی کے طریقوں کو بیان کرو۔
2. مویشی پالن سماج کے خصوصیات بیان کیجئے۔
3. زراعت اور زمین میں موجود تعلق کی وضاحت کیجئے۔
4. صنعتی سماج کے خصوصیات کی فہرست بنائیے۔

IV. سرگرمیاں:

1. طلبہ وطالبات شہری زندگی اور دیہی زندگی کے متعلق اپنے استاد سے گفتگو کر کے موازینہ کیجئے۔
2. ایک ماڈل سماج کے تصوّر پر گروہ میں گفتگو کریں۔

V. منصوبے:

1. تمہارے گاؤں یا دیہات کے سماج کی فہرست بنائیے، کس زراعتی کسان کے پاس جا کر انٹریو کریں اور زراعتی سماج کے اہم مسائل کی فہرست بنائیے۔

☆☆☆

©KTBS
Not to be republished

باب: 3

فضائی کرّہ (Atomsphere)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

☆ کرہ فضائیہ کی معنی، اہمت، اجزائے ترکیبی اور اُس کی تشکیل۔

☆ کرہ فضائیہ کے عناصر درجہ حرارت، دباؤ آب وہوا کی رطوبت، بادل اور اس کے کام اور اثرات۔

☆ کرہ فضائیہ اور موسم کا فرق۔

کیا آپ جانتے ہیں ہم کیسے فضائی کرّہ ہماری حفاظت کرتا ہے

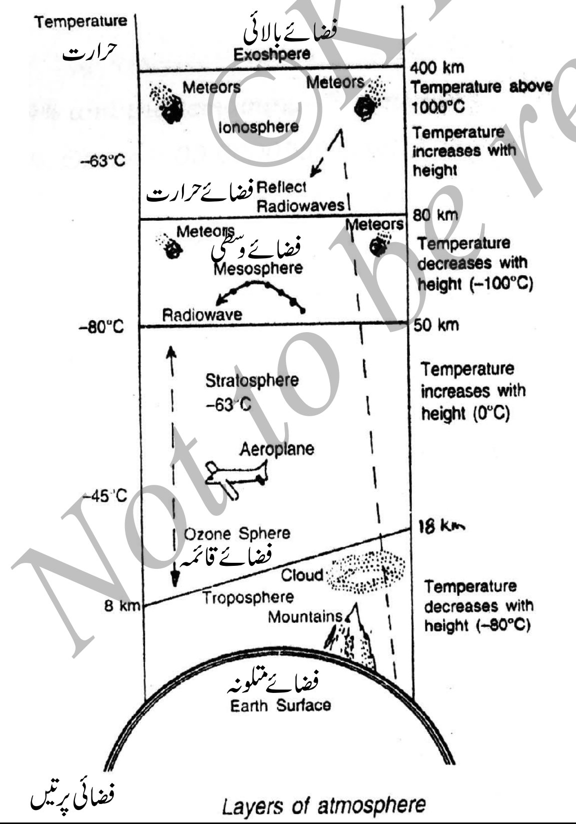

Layers of atmosphere

فضائی کرّے کے معنی اور اہمیت:

فضائی کرے کے معنے گیسوں کی پتلی سی پرت، دھول کے ذرات اور زمین کے اطراف کے بخارات (بھاپ) ہیں۔گیسوں کی یہ پرت محافظ (حیاتی) سرحد بناتی ہے حیاتی کرے اور اسی کے خارجی حصوں سے فضائی کرے کی موٹائی تقریباً ایک ہزار کلومیٹر ہے۔زمین پر بسنے والی مخلوق کے لئے یہ فضائی کرّہ نہایت اہم ہے۔فضائی کرّے کی مختلف گیسیں انسان اور دیگر مخلوقات کو سانس لینے میں مدد کرتی ہیں۔ یہ پودوں کو غذا پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ یہ گرمی کو روک یا پھانس لیتی اور یہ زمین کو ایک گرم اور رہنے کے قابل سیارہ بناتی ہیں۔

©KTBS Not to be republished

فضائی کرّے کی بناوٹ:

فضا (گہرا) بنانے میں۔فضائی کرے کے آبی بخارات بادلوں کا قطرات میں بدلنا، یہ گرمی کو پھانس لیتا ہے اور قوت ئی کرّہ مختلف گیسوں سے مل کر بنا ہے۔ دھول کے ذرات اور آبی بخارات۔فضائی کرّہ کی اہم گیسوں میں نائٹروجن 78.08%، آکسیجن 20.94%، آرگن 0.93% کاربن ڈائی آکسائیڈ 0.03% اوزون 0.000005% وغیرہ ہیں۔فضائی کرّہ دھول کے ذرات بھی اپنے پاس رکھتا ہے جن سے بادلوں کے بننے میں مدد ملتی ہے اور ان کو کثیف کو بھی اور ایک مقام کے موسم کے حالات پر اثر انداز ہوتا ہے۔

فضائی کرّے کی پرتوں کی ساخت:

فضائی کرّے کی گیسوں کو ان کی طبعی خصوصیات کی بنا پر چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔اور وہ یوں ہیں

(1) ٹروپوسفیر (ٹراپیکی کرّہ) (2) اسٹار ٹوسفیر (طبقاتی کرّہ) (3) میسوسفیر (میقاتی کرّہ) (4) تھرموسفیر (حرارتی کرہّ)۔

ٹروپوسفیر (ٹراپیکی کرّہ): یہ سب سے نچلی سطح کی پرت ہے جو فضائی کرّے میں ہوتی ہے۔ یہ خط سرطان پر اٹھارہ کلومیٹر تک پھیلتی ہے اور قطبوں تک آٹھ کلومیٹر تک۔ یہ پرت فضائی کرّے کے تمام عناصر اپنے اندر رکھتی ہے مثلا درجۂ حرارت، دباؤ، ہوائیں، بادل، بارش وغیرہ۔تمام موسموں کا تغیر ٹروپوسفیر میں ہوتا ہے۔

درجہ حرارت اور دباؤ گھٹتا ہے عرض البلد کے حصوں میں بڑھنے سے۔

سٹارٹوسفیر (طبقاتی کرّہ): یہ فضائی کرّے کی دوسری پرت ہے۔ یہ ٹروپوسفیر کے اوپر رہتی ہے۔ یہ سطح سے پچاس کلومیٹر تک پھیلتی ہے۔اس پرت میں اوزون گیس بہت زیادہ اہم ہے جو ''انتہائی بنفشہ رنگ کی شفاعیں'' سورج کی اور زمین پر موجود جانداروں کی حفاظت کرتی ہے۔ یہ پرت بادلوں سے پاک اور دوسرے موسمی مظاہر سے پاک ہوتی ہے اور ہوائی جہازوں کو اڑنے کے لئے ایک مثالی صورتحال بناتی ہے۔

میسوسفیر (میقاتی کرّہ): یہ پرت سٹارٹوسفیر کے اوپر پڑی رہتی ہے اور اسی کلومیٹر کی اونچائی تک پھیلی ہوئی رہتی ہے۔اس پرت میں درجۂ حرارت گھٹتا ہے بڑھتے عرض البلد کے ساتھ یہ پرت فضائی کرے کا سب سے کم درجہ حرارت رکھتی ہے۔

تھرموسفیر (حرارتی کرہّ): یہ فضائی کرّہ کی اوپری پرت ہے۔اس پرت میں درجۂ حرارت شدت سے بڑھتی ہے اس کا دوسرا نام ''ایونوسفیر'' (ایانی کرّہ) بھی ہے۔ کیونکہ گیسوں کے ذرات ایانز ہوتے ہیں حد درجہ

©KTBS Not to be republished

درجۂ حرارت کی وجہ سے۔ جوایان اس پرت میں رہتے ہیں وہ ریڈیائی لہروں کا انعکاس کرتی ہیں۔

موسم کے عناصر:

موسم کی صورت حال پر مختصر عناصر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ درجۂ حرارت، دباؤ، ہوائیں، نمی، بادل برسات وغیرہ ہیں یہ عناصر موسم کی تبدیلی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

فضائی کرّہ کی صورت حال ایک مخصوص وقت کیلئے جو ہوتی ہے اسے 'موسم' کہتے ہیں۔ ایک اوسط درجے کے موسم کے موازنے میں اس علاقے کی صورتحال کی ایک لمبے وقت تک کیلئے جو ہوتی ہے اسے آب و ہوا کہتے ہیں۔

درجۂ حرارت: زمین کو قوت فراہم کرنے کا اہم ذریعہ سورج ہے جو گرمی کو جدا کر کے بہم پہنچاتا ہے۔ جدا کرنے معنے سورج کی تابکاری اندرونی طور پر سورج سے زمین کو پہنچاتا ہے۔ درجہ حرارت کے ناپنے کو جو آلہ استعمال ہوتا ہے اسے تپش پیما کہتے ہیں۔ فضائی کرے کے درجہ حرارت کو سنٹی گریڈ سلسیس یا فارن ہیٹ سے ناپا جاتا ہے۔

فضائی کرّے کے درجہ حرارت پر اثر انداز ہونے والے اہم عوامل خطۂ عرض البلد بلندی یا اونچائی سمندر سے دوری، ہوائیں، سمندری لہریں، امداد، بادل اور برسات وغیرہ ہیں۔

حدم حرارت میں عام کمی کی شرح: ارتفاع یا بلندی کی بڑھوتری سے درجہ حرارت گھٹتا جاتا ہے۔ گھٹنے کی شرح 6.4°C ہر ایک ہزار میٹر (ایک کلومیٹر) ہوتی ہے بلندی پر درجہ حرارت کا الٹا ہونا بعض صورتوں میں ارتفاع کے ساتھ ساتھ درجہ حرارت بڑھتا جاتا ہے جسے انورشن آف ٹمپریچر (درجۂ حرارت کا الٹا ہونا) کہتے ہیں۔

ایسا کبھی کبھار ہوتا ہے بعض علاقوں میں بعض فضائی کرّے کی شرط کے ساتھ مثلاً (الف) موسم سرما (ب) ابر آلود نہ ہونا (آسمان کا صاف شفاف ہونا) (پ) ہوا کا دھیما ہونا (ت) موسم کا خشک ہونا۔

درجہ حرارت کے علاقے: سطح زمین پر درجۂ حرارت کی تقسیم یکساں نہیں ہوتی۔ گرمی کے اخراج کی بنیاد پر درجہ حرارت کو تین خطوں میں تقسیم کے جاتا ہے۔

i. انتہائی گرم خطہ یا علاقہ (منطقۂ حارہ):

یہ سب سے زیادہ انتہائی گرم علاقہ ہے جہاں سورج سے گرمی کا اخراج بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس علاقہ میں

©KTBS Not to be republished

0° صفر ڈگری یا خط استواء سے خط سرطان تک شمال میں (23 1/2°N) اور خط سرطان وخط جدی کا درمیانی علاقہ (23 1/2°S) جنوب میں ہوتا ہے۔ یہ علاقہ سورج کی شعاعیں براہ راست حاصل کرتا ہے۔

ii. درمیانی یا اعتدال والا علاقہ منطقۂ معتدل:

یہ وہ علاقہ ہے جہاں درجہ حرارت نہ ہی گرم اور نہ ہی ٹھنڈا ہوتا ہے یہ علاقہ (23 1/2°) سے (66 1/2) (خط سرطان سے آرکٹک حلقہ تک) اور (23 1/2°S) سے (66 1/2°S) (خط جدی سے انٹارک حلقہ تک)

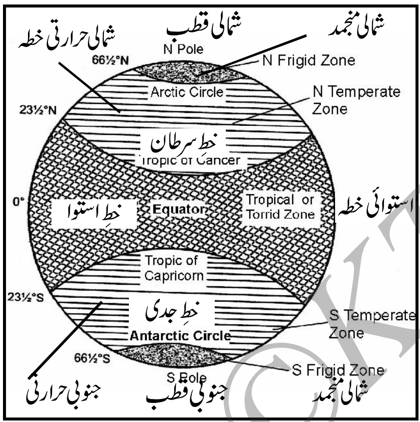

زمین کے مختلف درجہ حرارت والے علاقے

انتہائی سرد علاقہ:

یہ سب سے ٹھنڈا علاقہ ہے یہ علاقہ (66 1/2°N) سے (90°N) (ارکٹک حلقہ سے شمالی قطب تک) اور (66 1/2°S) سے (90°S) (انٹارٹک دائرہ سے قطب جنوبی تک)

درجہ حرارت اس علاقہ میں انتہائی کم ہوتا ہے

سورج کی شعاعوں کے جھکا ہونے کی وجہ سے۔ موسم گرما میں درجہ حرارت تھوڑا زیادہ ہوتا ہے اور موسم سرما میں انجماد کی صورت ہوتی ہے۔

خط ہم تپش (Isotherms): خطوط ہم تپش وہ خطوط ہیں جو عالمی کرہ پر دکھائی گئی ہیں جو ایک ہی مقدار کے درجہ حرارت کو علیحدہ علیحدہ جگہوں پر دکھایا گیا ہے۔

یہ بھی معلوم کیجئے: انتہائی زیادہ اور انتہائی کم درجہ حرارت والے علاقے آفریقہ میں العزیز یہ نامی مقام جو لیبیا میں ہے میں سب سے زیادہ درجہ حرارت (اوسط 58°C+) ورکھویانسک جو سائبریا میں ہے سب سے کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا ہے (اوسط 24°C-) بود وباش کے لائق والے دنیا کے علاقے۔

ہندوستان کے راجستھان میں گنگا نگر سب سے زیادہ درجۂ حرارت (اوسط 54°C+) اور لیہہ (LEH) جو جموں وکشمیر میں ہے موسم سرما کا درجۂ حرارت (10°C-) درج ہے۔ واسٹوک جو انٹارٹکا میں ہے اس زمین پر سب سے سرد علاقہ مانا گیا ہے (اوسط 89°C-)

©KTBS Not to be republished

فضائی کرہ کا دباؤ:

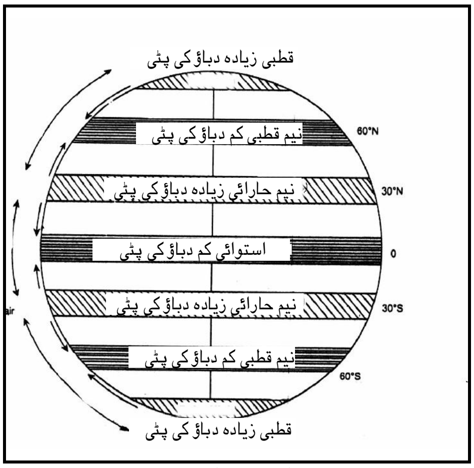

زمین کی دباؤ کی پٹیاں

فضائی کرہ کی ہوا اپنے اندر دباؤ رکھتی ہے جسے ہوا کا دباؤ کہتے ہیں۔فضائی کرہ کا دباؤ وزن ڈالتی ہے ہوا کی زمین کی سطح پر۔ہوا کے دباؤ کو جس پیمانے سے ناپا جاتا ہے اسے بادپیماء(Barometer) کہتے ہیں۔اس کی ایک اکائی جو اس کے دباؤ کو بتانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اسے ملی بار(mb) کہتے ہیں اوسط ہوا کا دباؤ فضائی کرّہ کا سطح سمندر پر1013.25ملی بار رہوتا ہے۔فضائی کرّہ کے دباؤ کے کئی اسباب ہوتے ہیں جیسے درجۂ حرارت، زمین کی گردش، ارتفاع، پانی کا بخار بننا وغیرہ۔درجۂ حرارت سب سے زیادہ بڑا سبب ہوتا ہے جوفضائی کرّہ پر دباؤ ڈالتا ہے۔وہ علاقے جوانتہائی درجہ حرارت کوکم دباؤ میں درج کرتا ہے وہ ہوا کے پھیلنے کی وجہ سے ہوتا ہے جبکہ کم درجۂ حرارت والے علاقے الٹے متصل ہوں۔دباؤ کم ہوتا ہے جب ارتفاع بڑھتا ہے۔گھٹنے کی مقدار تقریباً چونتیس ملی بار رہوتا ہے۔

زمین کے اہم دباؤ والے خطے: زمین میں سات اہم دباؤ والے خطے ہیں۔

1. استوائی دائرے کم دباؤ والے علاقے
2. شمالی ذیلی منطقۂ حارہ کے زیادہ دباؤ والے علاقے
3. جنوبی ذیل منطقۂ حارہ کے زیادہ دباؤ والے علاقے
4. شمالی ذیلی قطب شمالی کم دباؤ والے علاقے
5. جنوبی یل قطب شمالی کم دباؤ والے علاقے
6. قطب شمالی کے زیادہ دباؤ والے علاقے
7. قطب جنوبی کے زیادہ دباؤ والے علاقے

خط استوا کے کم دباؤ والے علاقے یہ خطہ براہ راست سورج کی شعاعیں سال بھر لیتا ہے۔اس لئے ہوا ہمیشہ گرم اور زیادہ گرم رہتی ہے۔یہ ایک ہلکی ہوا کے ساتھ پرسکون علاقہ ہے۔اس لئے اسکو''ڈول ڈرم'' کہتے ہیں۔جس کے معنے سکون کا خطہ (خط استواء کا سکون) اس علاقہ کو ITCZ بھی کہتے ہیں۔(انٹرٹروپکل کنورجنس زون) شمالی ذیلی منقطہ حارہ کے زیادہ دباؤ والے علاقے۔

©KTBS Not to be republished

(1) یہ خطہ 40° سے 30° ڈگری شمال اور جنوب کے ارتفاع۔ یہاں دوذیلی خط جدّی وسرطان دباؤ والے خطے ہیں۔ (2) جنوبی خط جدّی وخط سرطان زیادہ والے خطے (40°S سے 30°S) یہ خطہ ہارس لاٹی ٹیوڈ کے نام سے مشہور ہے۔

ذیلی قطب کے کم دباؤ والے خطے۔ یہ خطہ 65° سے 60° ڈگر شمال اور جنوب کے ارتفاع میں پایا جاتا ہے ۔یہاں دو ذیلی قطب کم دباؤ والے خطے ہوتے ہیں۔

(1) شمالی ذیلی قطب کم دباؤ والا خطہ (60°N سے 65°N)

(2) جنوبی ذیلی قطب کم دباؤ والا خطہ (60°S سے 65°S)

یہ دونوں موسم سرما میں طوفانی خصوصیت کے علاقے ہیں۔

قطبوں کے زیادہ دباؤ والے خطے۔ یہ علاقہ اسی ڈگری سے نوےّ ڈگری شمال اور جنوب کے ارتفاع دونوں ہمی سفیر پر ہوتے ہیں۔ یہ دونوں انتہائی سرد علاقے ہیں زیادہ دباؤ کے ساتھ سال بھر میں۔

آئسو بار: مساوی دباؤ رکھنے والے مقامات کو ملانے والی یہ فرضی خطوط ہیں جو کرّہ ارض کے نقشے پر کھینچے گئے ہیں۔ کرۂ ارض کے نقشے پر کھینچے گئے وہ خطوط جو مساوی ہوائی دباؤ ڈالنے والے مقامات کو ملاتے ہیں اور جو مساوی دباؤ کے مقامات کو دکھلاتی ہیں وہ آئسو بار کہلاتے ہے۔

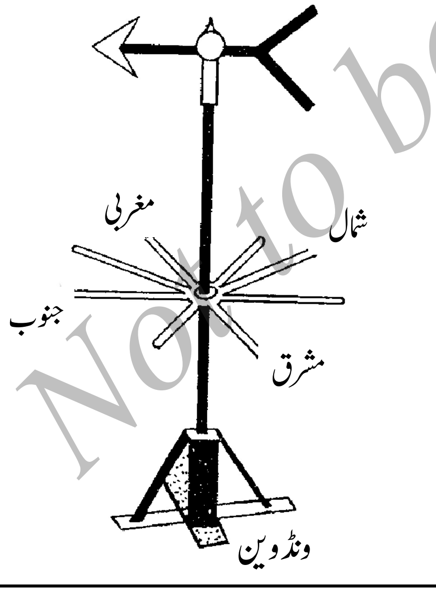

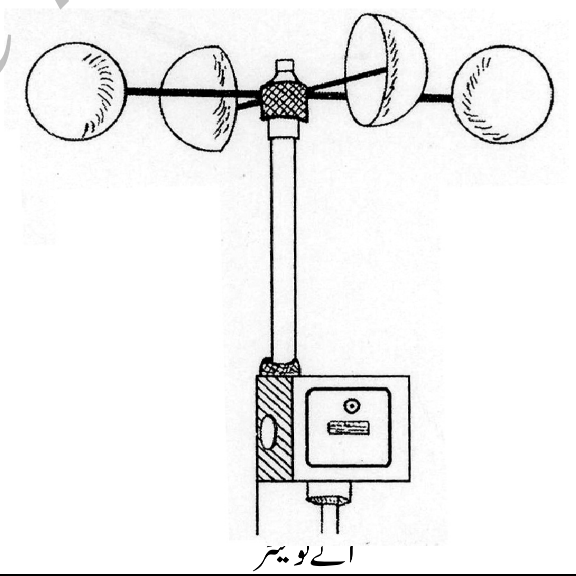

©KTBS Not to be republished

ہوائیں:

ہوا کے افقی حرکت کو کہتے ہیں جو زمین کی سطح پر ہوتی ہے۔ زمین کی گردش کی وجہ سے ہوائیں چلتی ہیں اور دباؤ میں یہ مختلف ہوتی ہے۔ ہوا کا رخ جاننے کے لئے جس آلے کا استعمال ہوتا ہے اسے ''ونڈ ویان'' یا ''ونڈ کاک'' (مرغ قبلہ نما) کہتے ہیں ہوا کی رفتار معلوم کرنے والے آلے کو ''آنیمومیٹر (Anemometer)'' کہتے ہیں۔

ہوا کی قسمیں:

ہواؤں کی چار قسمیں ہیں۔

1. سلسلہ وار ہواؤں کو مستقل ہوائیں بھی کہا جاتا ہے۔ ہر جگہ رہنے والی ہوائیں کہا جاتا ہے۔ معمولی ہوائیں جو زیادہ یا کم سال بھر چلتی رہتی ہیں ایک ہی جانب یہ ہوائیں ایک اہم رول ادا کرتی ہیں موسموں کے بدلنے میں، ریگستان کے بنانے میں اور جہاز رانی کے لئے وغیرہ وغیرہ۔ سلسلہ وار ہواؤں کی تین قسمیں ہیں۔

1. تجارتی ہوائیں 2. مخالف تجارتی ہوائیں شمالی رخ والی ہیں اور قطبی ہوائیں

مشرقی رخ والی:

(A) تجارتی ہوائیں: ذیلی سرطان زیادہ دباؤ والے خطے سے خط استواء کے کم دباؤ والے خطّہ تک۔ تجارتی ہوائیں شمالی نصف کرہ میں شمالی مشرق سے جنوب مغرب کی طرف چلتی ہیں (شمالی و مشرقی تجارتی ہوائیں) اور جنوبی ہنصف کرہ میں وہ جنوب مغرب سے شمال مشرق کی طرف چلتی ہیں (جنوبی و مشرقی تجارتی ہوائیں)۔

مخالف تجارت ہوائیں:

ان کو بھی مغربی ہوائیں کہا جاتا ہے۔ یہ ہوائیں نیم خط سرطان و خطہ جدّی کے زیادہ دباؤ والے خطے سے نیم قطبی کم دباؤ والے خطے کی طرف چلتی ہیں۔ یہ سب جنوب مغرب سے شمال مشرق کی طرف شمالی نصف کرہ میں شمال مغرب کی طرف جنوبی نصف کرہ میں یہ مغربی ہوائیں جو جنوبی نصف کرہ سے آتی ہیں نہایت تیز و تند ہوتی ہیں جو آبی حصوں سے گذرتی ہوئی آتی ہیں۔ اس لئے ان کو ''گرجنے والی چالیسویں'' رورنگ فارٹیس (جنوبی ارتفاع 40°) فیوریس ففٹیس (غضبناک پچاسویں) (ارتفاع 50°) اور شریکنگ سکٹیس (چیخنے والی ساٹھویں) (ارتفاع 60°)۔

©KTBS Not to be republished

قطبی ہوائیں:

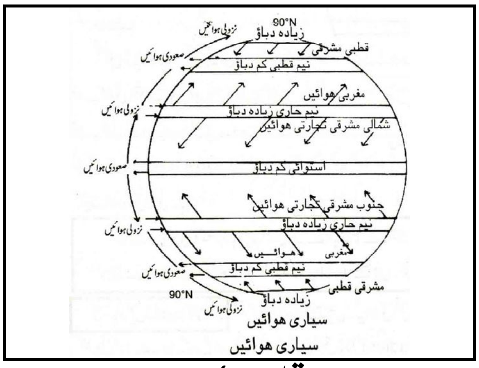

قطبی ہوائیں:

یہ ہوائیں قطب کے زیادہ دباؤ والے خطوں سے نیم قطبی کم دوباؤ والے خطے کی جانب چلتی ہیں ۔ یہ شمال مغرب سے جنوب مشرق کی طرف شمالی نصف کرہ کی طرف چلتی ہیں اور جنوب مغرب سے شمالی مغرب کی طرف جنوبی نصف کرّہ میں چلتی ہیں۔ یہ ہوائیں خشک اور ٹھنڈی ہوتی ہیں جو قطبی برفیلے پہاڑوں سے چلتی ہیں۔ (برف کے حصے)

موسمی ہوائیں:

موسمی ہواؤں کو میقاتی ہوائیں بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ہوائیں مخالف سمت سے چلتی ہیں مختلف موسموں میں ۔ ہندوستانی مانسون ہوائیں مثالی و میقاتی ہوائیں ہیں ۔ ہندوستان میں جنوب مغرب مانسون کی ہوائیں جنوب مغرب سے شمال مشرق کی سمت ماہ جون سے ستمبر تک چلتی ہیں اور شمالی مشرقی مانسون ہوائیں شمال مشرق سے جنوب کی سمت چلتی ہیں ستمبر کے آخر سے ماہ دسمبر کے درمیان تک ۔

مقامی ہوائیں:

مقامی ہواؤں سے مراد جو چھوٹے چھوٹے علاقوں میں مختصر مدت کیلئے چلتی ہیں یہ ہوائیں مختلف سمتوں میں مقامی طور پر پیدا ہونے والے درجۂ حرارت اور دباؤ کی وجہ سے چلتی ہیں۔ سب سے زیادہ اہم مقامی ہواؤں میں سمندری نسیم ، پہاڑوں والی ہوا اور وادیوں والی ہوا۔ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف موسمی ہوائیں چلتی ہیں جن میں چند یہ ہیں (1) لو (ہندوستان) چینوک (اسنو ایٹر یو لیس اے) فاہن (کوہ الپس اور یوروپ) مسٹرالی (فرانس) سراکو

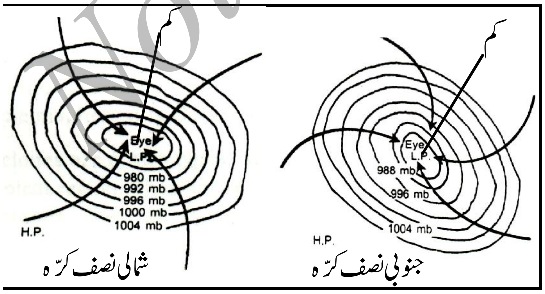

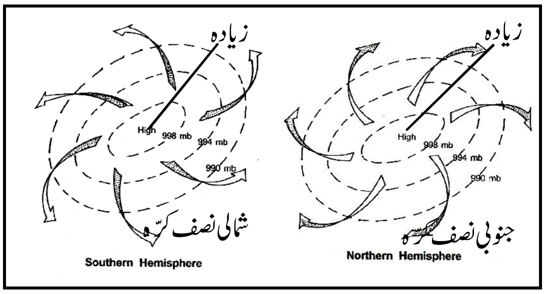

©KTBS
Not to be republished

(آفریقہ کا سہارا ریگستان) برک فلیڈر (آسٹریلیا) بلزارڈ (انٹارٹکا) وغیرہ ۔

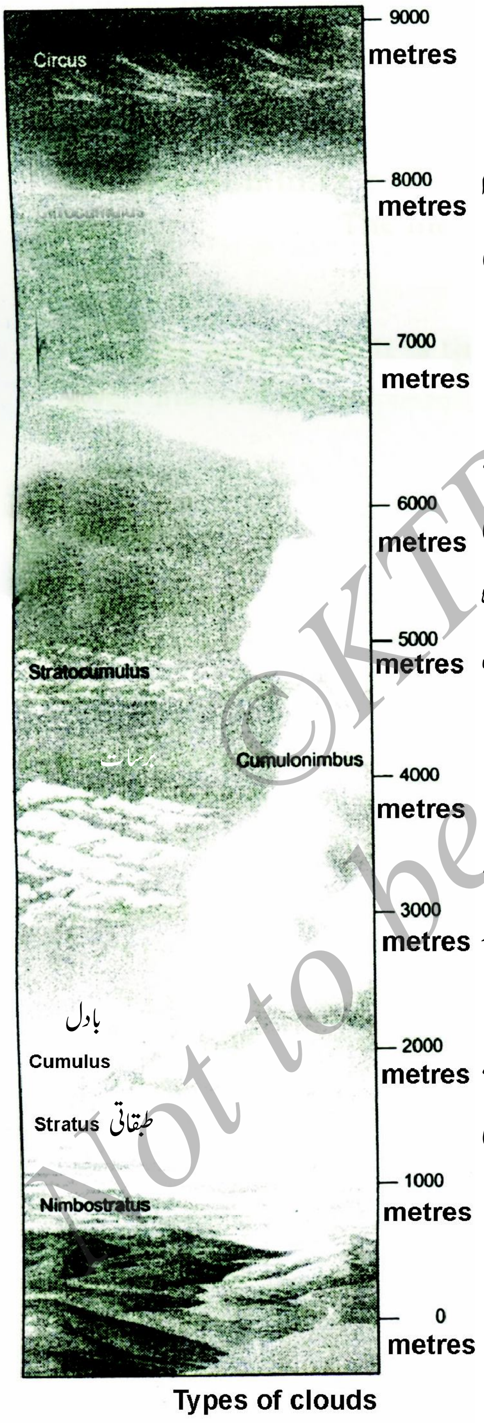

Types of clouds

بادل کے اقسام

طوفانی اور مخالف طوفانی ہوائیں:

یہ ہوائیں طوفانی دباؤ کی بنا پر چلتی ہیں ۔ اگر چہ یہ ہوائیں عارضی ہوتی ہیں مگر بعض اوقات نہایت خطرناک اور تباہ کن ہوتی ہیں۔

طوفانی ہوائیں:

طوفان سے مراد چھوٹا کم دباؤ والا رقبہ والا مرکز جس کے اطراف زیادہ دباؤ پڑتا ہے۔ ہوائیں کم دباؤ والے حصے کی طرف چلتی ہیں اور اس علاقے میں دائرہ کی شکل میں ہوتی ہیں شمالی نصف کرہ میں طوفانی ہواؤں کا رخ مخالف گھڑی کے انداز میں یا گھڑی کی سمت میں اور جنوبی نصف کرہ میں گھڑی کی سمت میں چلتی ہیں۔

طوفان دو قسم کے ہوتے ہیں:

(A) خط سرطان وخط جدّی کے درمیان والے علاقے کے طوفان انہی علاقوں میں پائے جاتے ہیں جو زیادہ طاقتور اور زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

(B) معتدل طوفان معتدل علاقوں میں پائے جاتے ہیں ۔ یہ موازنہ میں کم طاقتور اور کم خطرناک ہوتی ہیں۔ طوفان کے مختلف علاقوں میں مختلف نام ہیں۔

(1) جاپان اور چین میں (ٹائی فون)

(2) امریکہ اور میکسیکو میں (ہری کین)

(3) آسٹریلیا میں (ولی ولیس)

©KTBS Not to be republished

(4) ہندوستان میں (سائی کلون)

(5) روس میں (وہرل پول) گذشتہ چند سالوں میں ہندوستان میں بھی بدترین طوفان آئے جن میں سے اہم نرگس ،نشا،اٹی لا،آئلا ،بجلی ،لیلا اور جل وغیرہ ہیں۔

شمالی نصف کرہ:

مخالف طوفانی ہوا کا زبردست مرکز پر دباؤ ہوتا ہے جوکہ ہوائیں باہر کی طرف سے کم دباؤ والے علاقے کی طرف چلتی ہے جنوبی ہمسفیر اور مخالف طوفانی ہوائیں گھڑی کی موافقت میں اور جنوبی نصف کرہ میں مخالف گھڑی سمت چلتی ہیں۔

طوفان اور مخالف طوفان

رطوبت(Humidity):

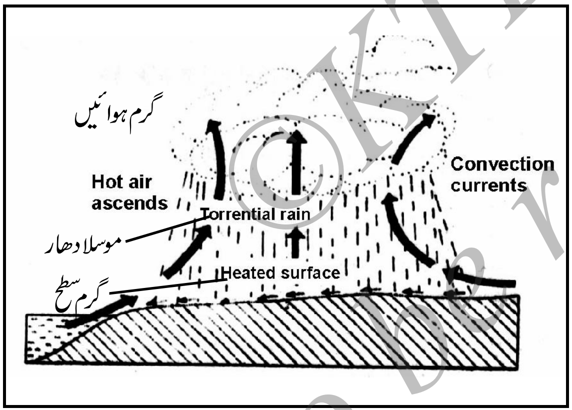

حرارتی بارش

پانی سے بھری ہوئی یا ہواؤں میں رطوبت کا زیادہ ہونا ہے۔اس رطوبت کو ناپنے والے آلے کو ہیگرو میٹر کہتے ہیں۔ یا سائکرومیٹر کہتے ہیں۔

قسمیں: رطوبت کومختلف انداز سے بیان کیا جاتا ہے۔ان میں سب سے اہم زیادہ رطوبت ،متعلقہ رطوبت اور خصوصی رطوبت ہے۔

زیادہ رطوبت: یہ اس وقت کہا جاتا ہے جبکہ پانی کی مجموعی مقدار میں بخارات مقررہ ہوا کی مقدار میں ہو۔ یہ ایک بہت زیادہ مفید جانچ نہیں ہے ہمارے لئے کیونکہ اس میں درجہ حرارت کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔

متعلقہ رطوبت: بخارات کی آبی بخارات کی اصل مقدار جو ہوا میں ہے اور پانی کی مقدار جو ہوا میں کے درمیان ہوسکتا ہے کے درمیان تناسب ہے۔ یہ فیصدی کے حساب سے بیان کیا جاتا ہے۔

$$\text{متعلقہ رطوبت} = \frac{\text{آبی بخارات کی اصلی مقدار کا حصہ}}{\text{زیادہ سے زیادہ آبی بخارات جو ہوسکتے ہیں۔}} \times 100$$

©KTBS Not to be republished

خصوصی رطوبت: یہ آبی بخارات کی اصل مقدار جو دی گئی ہوا میں موجود ہے۔

بادل: قطرات کا ایک بڑا ذخیرہ ہے اور برف کے چھوٹے چھوٹے ذرات جنکو ہوا میں معطل رکھا جاتا ہے۔

بادل کی قسمیں اور خصوصیات: بادلوں کی تین قسمیں ہیں جو ان کی ساخت، اونچائی اور خصوصیات کی بنا پر ہیں۔

طبقاتی (Stratus): طبقاتی بادل سب سے نچلے بادل جو فضائی کرے میں (دوکلو میٹر کے اندر) جو طبقوں کی شکل میں ہوتے ہیں یا پرتوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ یہ بادل خاکی اور ہلکے کالے ہوتے ہیں جو اپنے اندر تھوڑی رطوبت رکھتے ہیں نمبوس کے ساتھ (برسات والے بادل کو نمبوس کہتے ہیں) جو برسات کا سبب بنتے ہیں۔

ذخیرہ بادل (Cumulus): کومولس بادل درمیانی بادل ہوتے ہیں جو نصف کروی جسامت والے ہوتے ہیں اور دو سے چھ کلو میٹر کی بلندی پر پائے جاتے ہیں۔ یہ بادل مختلف رنگوں والے ہوتے ہیں۔ سفید یا سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ پوری طرح پانی سے بھیگنے کے بعد یہ برسات کا سبب بنتے ہیں۔ یہ اون کے ایک ذخیرہ کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔

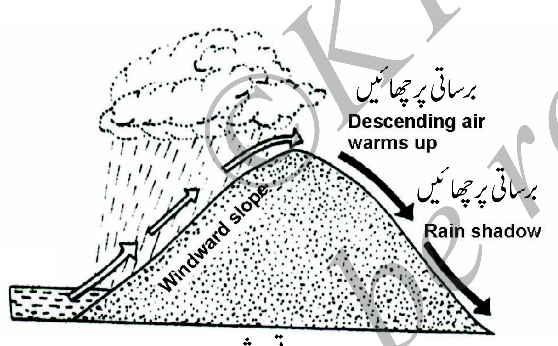

نامیاتی بارش

گھنگھریالے بادل (Cirrus): یہ اونچے اونچے بادل ہوتے ہیں جو چھ کلو میٹر کی بلندی پر فضائی کرّہ میں ہوتے ہیں یہ ریشہ دار ہوتے ہیں۔ برفانی ذروں والے ہوتے ہیں یہ نہایت خشک بادل فضائی کرے کے ہوتے ہیں۔

برسات: کثیف بخارات والے بادلوں سے بارش کا برسنا عام چیز ہے۔ برسات ناپنے کے لئے جس آلے کا استعمال ہوتا ہے اسے رین گیج یا ''باراں پیا'' کہتے ہیں۔ علاقہ میں ہونے والی برسات کو سنٹی میٹر اکائیوں میں یا پھر انچ کے حساب سے ناپا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ماسنرام یا میگھالیہ ہندوستان میں سال بھر میں ایک ہزار ایک سو چالیس سنٹی میٹر برسات ہوتی ہے۔ یہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ تر اور برسات والا علاقہ کہلاتا ہے۔

راجستھان کے رویئلی علاقے میں سب سے کم یعنی سال بھر میں صرف آٹھ سنٹی میٹر برسات ہوتی ہے۔ چلی کا اٹاکا ماریگستان سب سے زیادہ خشک علاقہ کہلاتا ہے۔ زمین کا اس علاقہ میں گذشتہ دو سو سالوں سے برسات نہیں ہوئی۔

©KTBS Not to be republished

برسات کی قسمیں:

برسات کی تین قسمیں ہیں۔ (1) اجمالی برسات (2) جبالیاتی برسات (3) طوفانی برسات

اجمالی برسات:۔اجمالی برسات جو برسات بادلوں کے اکٹھا ہونے سے ہوتی ہے اسے اجمالی برسات یا کنو کشنل برسات کہتے ہیں۔زیادہ درجہ حرارت والے علاقہ میں ہوا گرم ہونے کی وجہ سے اوپر اٹھتی ہے۔یہ اٹھنے والی ہوا ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور بھیگ جاتی ہے جس کی وجہ سے برسات ہوتی ہے۔

اجمالی برسات خط استواء کے علاقہ میں اور ساتھ ہی خط سرطان وخط جدی کے درمیانی علاقہ میں موسم گرما میں ہوتی ہے۔اجمالی برسات کو''دوپہر'' یا ''چائے کا وقت'' یا ''چار بجے'' کی برسات کے نام بھی دئے جاتے ہیں۔

جبالیاتی برسات (Oragraphic):

جبالیاتی برسات کو'' پہاڑی برسات'' بھی کہا جاتا ہے یا پھر''امدادی برسات'' بھی کہتے ہیں۔جب خشکی بھری ہوا کو رکاوٹ کسی پہاڑی علاقہ پر ہوتی ہے تو ہوا اوپر اٹھتی ہے اسی طاقت کے ساتھ جیسے ہی تیز ہوا اوپر اٹھتی ہے یہ ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور بھیگ جاتی ہے مزید ٹھنڈی ہونے پر اوررو گرافک یا جبالیاتی یا پہاڑی برسات بن جاتی ہے۔جب ہوا کی وجہ سے کسی ایک جانب جھکتی ہے تو کم برسات ہوتی ہے۔اس وقت عام طور پر اس علاقہ کو'برسات کی پرچھائی والا' علاقہ کہتے ہیں۔مثال (A) منگلور ہوا کے خطہ کی جانب۔ہاسن ہوا کے جھکاؤ یا آڑ کا برسات کی پرچھائی والا خطہ (B) ممبئی ہوا کے خطہ والا اور پونا برسات کی پرچھائی والا خطہ۔

طوفانی برسات:

خط استواء کے طوفان میں ہوا اوپر اٹھتی ہے گشتی انداز میں لہٰذا انجماد یا کثافت (بادل کا گھنا ہونا) واقع ہوتی ہے جس کی وجہ سے زوردار برسات ہوتی ہے۔معتدل طوفانی برسات کو فرنٹل رین یا سرحدی برسات کہتے ہیں۔جب گرم ہوا کا ایک بڑا حصہ اور ٹھنڈی ہواؤں کا ایک بڑا حصہ آپس میں ملتے ہیں چونکہ گرم ہوا ہلکی ہوتی ہے تو اس پر زیادہ دباؤ پڑتا ہے اور وہ اوپر اٹھتی ہے اپنے سے زیادہ وزنی ٹھنڈی ہوا سے جب یہ گرم ہوا اوپر اٹھتی ہے تو یہ ٹھنڈی ہو جاتی اور منجمد یا کثافت بھری (گھنے بادلوں والی) ہوتی ہے اور برسات ہونے لگتی ہے۔

تقسیم:

©KTBS Not to be republished

زمین پر برسات کی تقسیم کی بنیاداس علاقے کی آب وہوا کی اور موقع یا محل وقوع کی مناسبت سے ہوتی ہے ۔دنیا میں سب سے زیادہ برسات والے علاقے خط استواء کے ہیں۔مشرقی کنارے جونیم خط جدّی وسرطان والے حصہ ہیں۔مغربی کنارے والے جو چالیس سے ساٹھ ڈگری شمال اور جنوب کے ارتفاع والے ہیں بمشکل برساتی علاقے قطب والے علاقے ہیں۔

مغربی کنارے یا نیم قطبی والے علاقے خط سرطان وجدّی کے کنارے اور معتدل ریگستان ہیں۔

موسم اور آب وہوا:

فضائی کرّے کے ایک مختصر علاقے کی صورت حال ایک مخصوص وقت میں جو ہوتی ہے اسے موسم کہتے ہیں ۔مثال کے طور پر ابر آلود دھوپ والا، بہترین موسم وغیرہ۔موسم کا سائنسی مطالعہ کو میٹرولوجی کہتے ہیں۔آب وہوا فضائی کرّے کی درمیانی صورت حال ہوتی ہے جو کہ ایک مقررہ مدت تک ایک طویل علاقے کی ہوتی ہے۔مثال خط استواء کا موسم، خط سرطان وجدّی کا مانسون کا موسم، ریگستان کا موسم، میڈیٹیرین موسم ٹنڈرا کا موسم وغیرہ آب و ہوا کا سائنسی مطالعہ کلائمٹولوجی یا موسمیات کہلاتا ہے۔

کسی علاقے پر اثر انداز ہونے والے عناصر (اسباب) جو اسباب یا عناصر کسی علاقے کے آب وہوا پر اثر انداز ہوتے ہیں وہ ارتفاع اور عرض البلد ہیں۔سیاراتی ہوائیں سمندر سے دوری زمین کی تقسیم اور آبی حصے سمندری لہریں وغیرہ ہیں۔

مشق

I: درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب لفاظ سے مکمل کیجئے۔

1. ________ اور ________ دو اہم فضائی کرے کی گیسیں ہیں۔
2. ________ فضائی کرہ کی سب سے نچلی پرت ہے۔
3. سطح سمندر پر اوسط ہوا کا دباؤ ________ ہوتا ہے۔
4. مغربی ہواؤں کو ________ بھی کہا جاتا ہے؟
5. موسم کا سائنسی مطالعہ ________ کہلاتا ہے۔

II: ان سوالات کے جوابات دیجئے۔

©KTBS
Not to be republished

1. فضائی کرّہ کسے کہتے ہیں؟
2. فضائی کرّے کی اہم پرتیں بتائیے۔
3. اوزون پرت کی کیا اہمیت ہے؟
4. حالت سکون (Dolorom) سے کیا مراد ہے یہ کہاں پائی جاتی ہے۔
5. سیاراتی ہواؤں کی مختلف قسمیں بتائیے۔
6. مقامی ہوائیں کیا ہیں کوئی چار (4) مثالیں دیجئے۔
7. بادلوں کی مختلف قسمیں بتائیے۔
8. آب وہوا اور موسم کے فرق کو واضح کیجئے۔

III: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کیجئے۔

1. ایانی کرہ
2. نارمل لیا پس کی شرح
3. انتہائی سرد علاقہ
4. ہارس لیاٹیٹیوڈ
5. جبالیاتی برسات
6. موسمیات

IV: اصطلاحات جو یاد رکھنے ہیں۔

1. انسولیشن
2. درجہ حرارت کا ترتیبی عکس
3. آنیمومیٹر
4. چالیس کی گرج
5. نیموس
6. موسمیات

V. سرگرمی:

1. شمالی حرارتی خطہ کا خاکہ کھینچ کر نشاندہی کیجئے۔
2. سیارتی ہواؤں کا خاکہ کھینچئے۔

☆☆☆

©KTBS
Not to be republished

باب: 4

آبی کرّہ
(Hydrosphere)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

☆ آبی ذرائعوں کے مختلف اقسام کے متعلق جاننا۔

☆ سمندری تہہ کی بناوٹ کے متعلق جاننا۔

☆ سمندر رووا ں کے متعلق جاننا۔اس کی قسمیں اور سمندری بقا کے متعلق جاننا۔

☆ نقشہ میں سمندر، خلیج، پرت کی نشاندہی کرنا۔

پانی: سمندری زندگی اور سمندری موسم کا ذریعہ

آبی حصوں کی تقسیم:

زمین کو عام طور پر ''نیلا سیارہ'' اور 'آبی سیارہ' کہا جاتا ہے۔ یہ اس لئے کہ تقریباً 71% فیصد کل رقبہ زمین یا (تین سوا کسٹھ) 361 ملین مربع کلومیٹر پانی سے گِھرا ہوا ہے۔ پانی اور زمین کا تناسب 1:2.43 دونوں کرّوں میں آبی حصوں کی تقسیم برابر نہیں ہے۔شمالی قطبی کرّہ میں چالیس 40% فی صد پانی جبکہ جنوبی قطبی کرّہ میں اکاسی فیصد پانی بھرا ہوا ہے۔ دنیا کے اہم آبی حصوں میں بحرِ اوقیانوس، بحر الکاہل بحر ہند اور بحر منجمد سمندر ہے۔

بحر اعظم:

براعظموں کے درمیان پھیلے ہوئے پانی کی تقسیم کو سمندر کہا جاتا ہے۔ مثال: بحر ہند ایشیاء، آفریقہ اور آسٹریلیا۔ بحر الکاہل شمالی امریکہ اور یوروپ کے درمیان سمندر ہے۔

یہ سمندروں کے حصے ہیں جو پھیلے ہوئے ہیں یا زمین میں بہت دور تک پھیلا ہوا ہے۔ سمندر بحر کے مقابلے

©KTBS Not to be republished

میں کم چھوٹے ہوتے ہیں ۔
مثال بحر عرب، کسپین سمندر بحر احمر وغیرہ۔

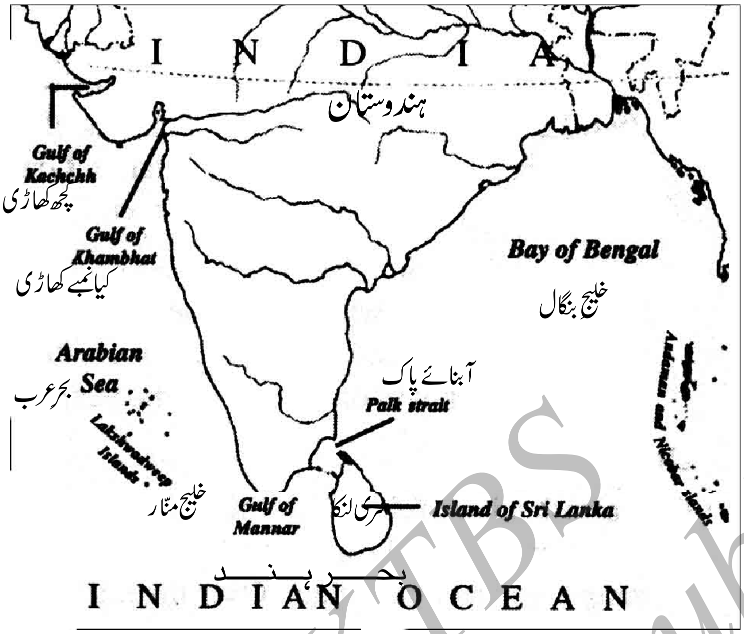

خلیج : یہ بحر یا سمندر کا ایک حصہ ہوتا ہے جو زمین پر آگے چلا جاتا ہے۔ یہ سمندر کے مقابلے چھوٹا ہوتا ہے۔ ہر ایک خلیج کی گہرائی ،شکل اور جسامت دوسرے خلج سے مختلف ہوتی ہے ۔ مثلاً خلیج منّار، خلیج فارس، خلیج میکسیکو وغیرہ۔کھاڑی ایک نصف دائرے والی پانی کی زمین ہے جس کے اطراف جزوی طور پر زمین ہوتی ہے۔اس کی گہرائی اس کی جسامت کے اعتبار سے ہر ایک سے دوسرے الگ ہوتی ہے۔ جیسے بنگال کی کھاڑی، بسکے کی کھاڑی اور فنڈی کی کھاری

Strait یا آبنائے:

آبنائے ایک تنگ پٹی ہوتی ہے۔ پانی کی جبرالٹر جو پانی کے دوحصوں کو جوڑتی ہے۔مثال آبنائے پاک۔ آبنائے جبرالٹر (جبل الطارق) بیرنگ آبنائے وغیرہ۔

استھومس یا خاکنائے: یہ ایک زمینی کھینچاؤ ہے جو دو بڑی زمینوں کو ملاتا ہے۔خاکنائے بہت زیادہ اہم جگہ ہوتی ہے۔سمندری نالوں کے بنانے میں مثلاً خاکنائے سوئز، خاکنائے میڈٹرین سمندر اور بحر احمر کے درمیان خاکنائے پنامہ۔بحر الکاہل اور بحر اٹلانٹک کے درمیان۔

ریلیف آف دی اوشین فلور (سمندری تہہ کا سکون):

زمینی سطح کے سکون، پہنچانے والی خصوصیات کی طرح بحر یا سمندر کی سطح بھی مختلف خصوصیات رکھتی ہے۔ سمندر کے مطالعہ کے لئے سمندری سطح کی خصوصیات کا جاننا ضروری ہوتا ہے۔طبعی خصوصیات کی بنا پر سمندری سطح کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

©KTBS
Not to be republished

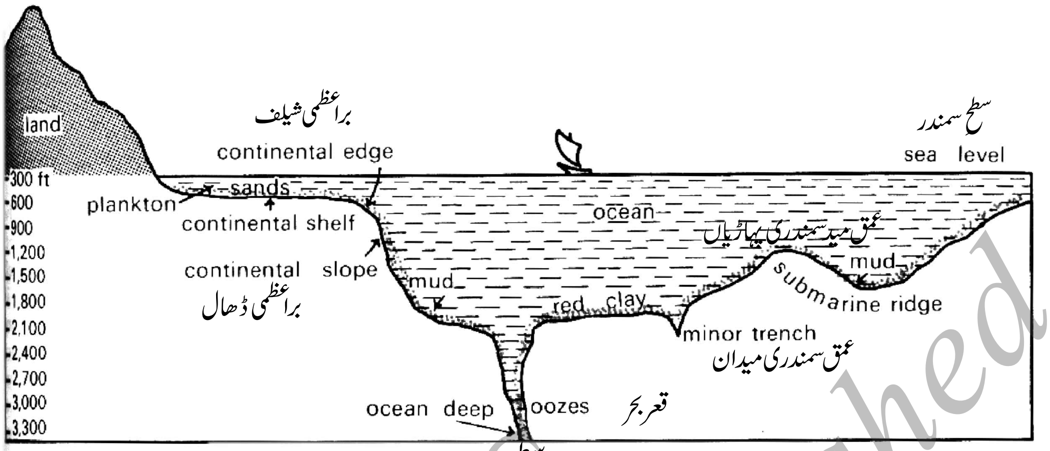

سمندر سطح (زمین)

A. براعظمی آبی کنارہ

یہ کم گہری سطح والا سمندر کے ساحل کا حصہ ہوتا ہے۔ یہ علاقہ ایک طرف ساحل سمندر کی سرحد ہوتی ہے تو دوسری طرف براعظم کا ڈھلوان کنارہ ہوتا ہے۔ براعظم کے خانے کی درمیانی گہرائی ایک سو فاتھم ہوتی ہے (ایک فاتھم چھ فیٹ کے برابر ہوتی ہے)۔ سمندر کی گہرائی اس علاقے میں بتدریج بڑھتی ہے۔ براعظم کا خانہ ماہی گیری اور آبی تہذیب، جہاز رانی اور معدنیات نکالنے کے لئے بہت زیادہ اہم ہوتا ہے۔

براعظم کا ڈھلوان (نشیبی علاقہ):

یہ دوسرا سمندری علاقہ ہوتا براعظم کے آبی کنارے کے بعد۔ یہ علاقہ نہایت نشیبی ڈھلان اور براعظم کے خانے اور صاف گہرے سمندر کے درمیان رابطہ یا واسطہ ہوتا ہے۔ چھوٹے سمندری کھڈ اس علاقے کی بہت اہم خصوصیات ہوتی ہیں۔

گہرے سمندروں کے میدان:

یہ نہایت وسیع میدان ہیں جو سمندر کی تہ میں سمندری زمین پر پائے جاتے ہیں۔ گہرے سمندری میدان کو ابی سیل میدان (حد سے زیادہ چھوٹے میدان) بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ سمندر کے زیادہ بڑے حصے کو گھرے ہوئے ہوتا ہے۔ اس علاقے میں پہاڑ اور پہاڑیاں پائی جاتی ہیں۔

©KTBS
Not to be republished

سمندری گہرائی:

سمندری گہرائی کوسمندری ٹرنچ (خندق) بھی کہتے ہیں۔سمندری ٹرنچ سمندری بحر کے سب سے گہرے علاقے ہوتے ہیں۔مثلاً۔میرا نین کے گہرے علاقے جو فلپائن جزیروں میں ہوتے ہیں جو گیارہ ہزار تینتیس1103 میٹر گہرے اور سمندر کے سب سے گہرے مراکز ہوتے ہیں۔دوسرے ٹرنچ ٹونگا اور راما ٹرنچ ہیں۔

درجۂ حرارت اور سمندری پانی کا کھاراپن (نمکینی):

درجۂ حرارت: بحری یا سمندری پانی کا درجۂ حرارت عرض البلد اور اس کی گہرائی کے تحت علیحدہ ہوتا ہے۔سمندری پانی کا درجۂ حرارت خط استواء کے نزدیک دریائے آرکٹک بحر انٹارٹکا کے حلقوں کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے۔سمندری گہرائی کے ساتھ بڑھتا ہوا درجۂ حرارت سمندری پانی کے ساتھ کم ہوتا جاتا ہے۔کیونکہ سورج کی گرمی سمندر کی گہرائی میں صرف دوسو میٹر کی گہرائی تک ہی پہنچتی ہے۔اس گہرائی کے اندر سمندری مخلوقات کی کثرت ہوتی ہے۔

نمکینیت:

بحری یا سمندری پانی کی نمکینی اس پانی میں نمک کے حصہ کے مطابق ہوتی ہے۔اوسط سمندری پانی کی نمکینی 35 PPT (گرام35 / 000 گرامس) سمندری پانی میں نمکینی خط سرطان کے پاس بہت زیادہ ہوتی ہے اور قطبوں کے پاس بہت کم ہوتی ہے۔آبی بخارات اور کثافت کی وجہ سے خطِ استواء کے علاقے اوسط درجہ کی ہوتی ہے۔

سمندر کا پانی نمکین کیوں ہوتا ہے؟

جو پانی زمین (نہروں) سے سمندر میں بہتا ہے وہ مختلف قسم کے نمکیات اور اس کے ذخیروں کو سمندر میں بہالاتا ہے۔حد درجۂ حرارت کی وجہ سے پانی بخارات مسلسل میں تبدیل ہوتا ہے اور نمک باقی رہ جاتا ہے یہ عمل ایک لمبی مدت سے مسلسل جاری رہتا ہے جس کی وجہ سے سمندری پانی میں نمک کی بہت زیادہ مقدار باقی رہ جاتی ہے۔

1. LAKE VAN	330/000	(ترکی) کا ویان سرور
2. DEAD SEA بحر مردار	300/000	کا (ایشیاء) کا بحر مردار
3. LAKE SAMBAR	265 /PPT	(ہندوستان) سامبر
4. RED SEA بحر احمر	240/000	(ایشیا اور آفریقہ) بحر احمد

©KTBS Not to be republished

سمندری لہریں: سمندری مدو جزر

سمندری پانی میں تین قسم کی حرکت ہوتی ہے، لہریں، رواں لہریں اور مد و جزر رواں لہریں سمندر کی عام حرکت ہے جس سے پانی ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک جاتا ہے۔ سمندری لہروں کی دو قسمیں ہیں۔

گرم لہریں: یہ لہریں پیدا ہوتی ہیں اور خط استوا‌ء کے علاقوں سے قریبی قطب کے علاقوں تک جاتی ہیں۔

سرد لہریں: یہ لہریں اونچی عرض البلد میں پیدا ہوتی اور خط استواء کے علاقہ میں جاتی ہے۔ جو اسباب سمندری لہروں پر اثر انداز ہوتے ہیں وہ ہے گھومنا، درجۂ حرارت، ہوا، نمکینی، زمینی حصے کی ساخت وغیرہ بحر الکاہل کی لہریں بحر الکاہل کی لہروں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

شمالی بحروں کی لہریں

شمالی بحر الکاہل کی لہریں

- گرم لہریں
  - شمالی خط استوا لہر
  - تو شیما لہر
  - کروشیو
- سرد لہریں
  - اویاشیو
  - اولیوٹین
  - اوکھوٹسک
  - کیلی فورنیا

جنوبی بحر الکاہل کی لہریں

- گرم لہریں
  - جنوبی خط استوا لہر
  - مشرقی آسٹریلیائی لہر
  - امی یل نینو لہر
- سرد لہریں
  - ہمبولڈٹ لہر
  - مغربی ہوائی بہاؤ

بحر اٹلانٹک کی لہریں

A. شمالی بحر اٹلانٹک کی لہریں

- گرم لہریں
  - شمالی خط استوائی لہر
  - خلیجی بہاؤ
  - شمالی اٹلانٹک بہاؤ
- سرد لہریں
  - لیبراڈور لہر
  - ناروے کی لہر
  - کنیری لہر

©KTBS Not to be republished

B. جنوبی اٹلانٹک سمندری لہر

سرد لہریں	گرم لہریں
بینگولہ لہر	جنوبی خط استوائی لہر
مغربی ہوائی لہر	برازیل کی لہر
	جنوبی اٹلانٹک لہر

بحر ہند کی لہریں:

شمالی ہند کے سمندر کی لہریں اپنا رخ بدلتی ہیں موسم کے اعتبار سے مانسون کی وجہ سے۔ موسم گرما کے دوران لہریں جنوب مغربی جانب سے شمال مشرق کی طرف اور موسم بہار میں وہ شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف بہتی ہیں۔

اہم لہریں:

ہندوستانی سمندر کی گرم اور سرد لہریں

صومالیہ لہر　　　مغربی ہوا کا بہاؤ

بحر عرب کی لہر

مغربی آسٹریلیائی لہر

خط استوائی لہر

اگھولاس لہر

موزمبیق لہر

نماسکر

©KTBS Not to be republished

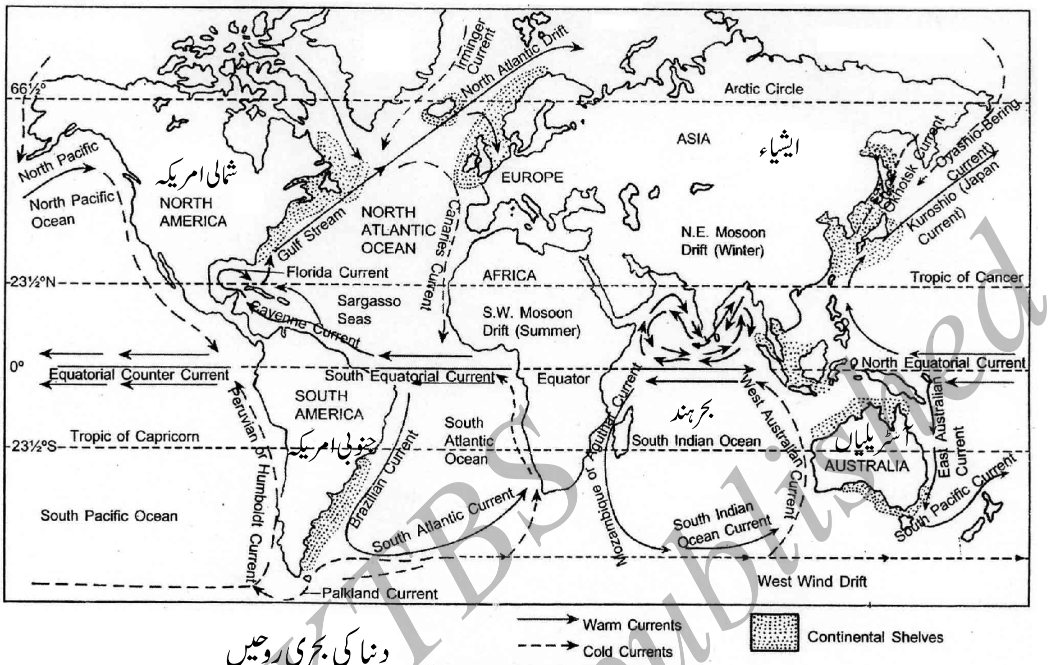

دنیا کی بحری روئیں

Major ocean currents of the world

یہ بھی معلوم کیجئے: اہم ماہی گیری کے علاقے

1. ہونشو ہوکیڈو ماہی گیری کے علاقے جو کہ گرم لہر اور اویاشیو کی ٹھنڈی لہروں کے ملنے کی جگہ ہے۔
2. گرانڈ بینک خلیجی بہاؤ گرم اور لبرڈور کی ٹھنڈی لہر (نیا فاؤنڈ لینڈ)
3. ڈوگّر بینک بحر اٹلانٹک (شمالی سمندر)

مدو جزر: (جوار بھاٹا) (کے) اسباب قسمیں اور فائدے

مدو جزر سمندر سطح کا معیاد اتار چڑھاؤ ہے۔ اس کا سبب

1. کشش ثقل کی جاذبیت چاند کی جانب سے 2. کشش ثقل کا کھنچاؤ سورج کی جانب سے
3. گردش زمین 4. زمین کی مرکز گریز کی طاقت

قسمیں : مدو جزر عام طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ 1. اونچا مدو جزر جسے سیلابی مدو جزر بھی کہتے ہیں۔

2. نچلا مدو جزر جسے ایب (کم ہونا) کمی والا مدو جزر کہتے ہیں۔

زمین کے پانی کے حصوں میں عموماً چار قسم کے مدوزجر ہوتے ہیں جن میں دو اونچے اور دو نچلے درجے کے ہوتے ہیں۔

©KTBS Not to be republished

مدوجزر یکے بعد دیگرے ہر چھ گھنٹوں کے اوسط سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگر پہلا مدوجزر اونچا مدوجزر ہے تو دوسرا مدوجزر نچلا ہوتا ہے۔ سورج اور چاند کے مقام کی وجہ سے دو قسموں کے مدوجزر پیدا ہوتے ہیں۔

لچکدار مدُ جزر:

یہ مدوجزر اس وقت ہوتے ہیں جب چاند، سورج اور زمین ایک ہی سیدھی قطار میں ہوتے ہیں۔ مثال نیا چاند (ہلال) بھرپور چاند کے دن سورج گرہن، چاند گرہن کے دنوں میں۔

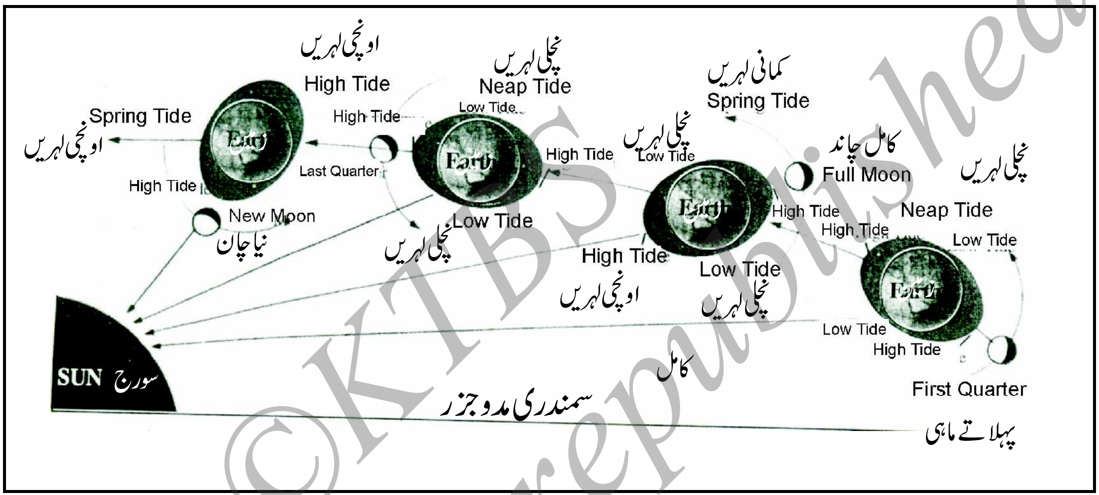

جب لچکدار مدوجزر پیدا ہوتا ہے تو اونچی لہریں اونچی ہوتی ہیں اور نچلا مدوجزر میں نچلی لہریں ہوتی ہیں۔

ہلکا مدوجزر:

یہ مدوجزر پہلے چوتھائی اور آخری چوتھائی چاند کے دنوں میں ہوتا ہے۔ ہلکے مدوجزر کے وقت زمین اور سورج اسی ایک ہی سمت میں رہتے ہیں اور چاند زمین کے سیدھے اوپر کی طرف ہوتا ہے۔ اس قسم کے مدوجزر میں لہریں ہلکی اور اوسط لمبائی کی ہوتی ہیں۔

فائدے:

1. ان سے جہاز رانی میں مدد ملتی ہے۔
2. بندرگاہ اور کنارے باندھنے میں مدد ملتی ہے۔
3. لہریں ساحل سمندر کو مسلسل پاک کرتی رہتی ہیں۔
4. عام نمک کے پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

©KTBS Not to be republished

5. لہروں کے ذریعہ برقی قوت پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

سمندروں کی حفاظت :

حالیہ دنوں میں سمندروں کی حفاظت بہت ضروری ہوگئی ہے۔سمندر ہمارے بہت کام آتے ہیں یہ سمندری مخلوقات کے رہنے کی جگہ ہے۔جس انداز سے سمندر کا پانی زہر آلود ہورہا اسے دیکھ کر اندازہ کرنا آسان ہورہا ہے کہ مستقبل میں سمندر محفوظ نہیں رہیں گے۔سمندروں کو محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل طریقے ہیں۔

1. سمندروں سے تیل لانے جانے کے طریقوں کو پائپ لائن کے ذریعوں میں بدلنا
2. بحر یا سمندر میں نیوکلیائی فاضل اشیاء نہیں چھوڑنا چاہئے۔
3. پٹرو۔کیمیاوی صنعتوں کو ساحلی علاقوں میں انتہائی اہم اقدامات کرنے ہوں گے ساحلی علاقوں کے ماحول کو بچانے کے لئے۔
4. بے کار اور فضلوں کو سمندر کے کناروں اور بندرگاہوں پر قابو میں لانا چاہئے۔
5. خام ذخیرہ اندوزیاں، معدنیاتی استحصال ساحلوں پر روکنا ہوگا۔
6. سمندری کناروں کا استحصال ہورہا ہے اوران کو تباہ کیا جارہا ہے ناقابل قبول سرگرمیوں کی وجہ سے جن پر نگرانی ضروری ہے۔

مشق

I: درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔

1. بر اعظم کے خانہ کی اوسط گہرائی __________ ہے۔
2. ایک فاتھم برابر ہے __________ کے برابر ہے۔
3. بحر اوقیانوس کا سب سے گہرا مقام __________ ہے۔
4. سمندری پانی کی نمکیت کی مقدار __________ گُنا ہے۔
5. __________ مدوجزر مکمل چاند کے دنوں میں ہوتا ہے۔

II: درج ذیل سوالوں کے جوابات دیجئے۔

1. ہیڈروسفیر آبی کرّہ سے کیا مراد ہے؟

©KTBS Not to be republished

2. سمندری سطح کے چار اہم حصول کے نام بتائیے۔
3. سمندری لہروں اور مدوجزر کے درمیان فرق واضح کیجئے۔
4 اسپرنگ ٹائڈ اور نیپ ٹائڈ کا فرق واضح کیجئے۔
5. سمندری کا تحفظ ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔

III درج ذیل میں جوڑ لگائیے۔

الف	ب
فاتھم	گہرے سمندری میدان
اویاشو	امریکہ کا مغربی ساحل
خلیجی بہاؤ	ٹھنڈی لہر
سمندری پہاڑ	ہندوستانی سمندر لہریں
اگھولاس لہر	سمندری گہرائی

IV درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کیجئے۔

1. براعظمی خانہ 2. نمکینی
3. نرم وگرم لہریں 4. اونچا مدوجزر اور نیچا مدوجزر
5. بینگیو لا لہر 6. مدوجزر

V نکات جو یاد رہیں۔

1. خلیجی لہریں 2. نمکینی 3. گرم لہریں
4. کروشیو لہر 5. سیلائی مدوجزر 6. طوفانی قوت

VI سرگرمی

1. بحر اٹلانٹک کے گرم لہروں اور سرد لہروں کی فہرست بنائیے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

باب: 5

حیاتیاتی کرہ (بیوسفیر)
(Biosphere)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔
- ☆ کرہّ حیاتیات کے معنی اور اہمت کی جانکاری حاصل کرنا۔
- ☆ ماحول کی معنی، ماحول کی آلودگی، ماحول کے اقسام اور اس کے تحفظ کے اقدامات۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ زمین نے ہمیں کیا دیا اور بدلے میں ہم زمین کو کیا دے رہے ہیں؟

معنی اور اہمیت:

زمین ہی ایک واحد زندہ سیارہ ہے جو اپنے اوپر زندگی کی کئی صورتیں رکھتی ہے۔حیاتی کرہ زمین کا چوتھا جز ہے۔سنگی کرہ، فضائی کرہّ اور آبی کرّہ کا مجموعی نتیجہ حیاتی کرّہ ہے۔

حیاتی کرّہ سب سے زیادہ اہم تہ یا پرت ہے جو زمین کے زندہ نامیاتی اجسام کو مدد دیتی ہے۔فضائی کرہ کی گیس، زمین کی زرخیزی، آبی چکر، پانی وغیرہ یہ سب انسان، جانوروں اور پودوں کو زندہ رکھتی ہیں۔حیاتی کرّہ کی کوئی بھی زحمت یا تباہی دوسرے حیاتی کرّے کے جز کے لئے باعث زحمت بن جاتی ہے۔

موافقت(Ecology):

ایکولوجی (ماحولیات) سائنس کی وہ شاخ ہے جو ماحول اور زندہ نامیاتی اجسام کے درمیان تعلق کی وضاحت کرتی ہے۔جغرافیہ میں ایکولوجی کو سمجھنا بے حد ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس سے انسان کی زندگی کی ضروریات کا پتہ چلتا ہے۔کیونکہ فطرت آدمی کو اور اس کی ضروریات کو قابو میں رکھتی ہے۔آدمی زمین کے کئی ایک ذرائع کو اپنے استعمال میں لاتا ہے۔اور یہ فطرت اور ماحول کا استحصال بھی کر رہا ہے۔فطرت اور ماحول کے درمیان رکاوٹوں کے لئے آدمی کی دخل اندازی ہی ایکولوجی کا عدم توازن کہلاتی ہے۔فطرت میں عدم توازن سے

©KTBS Not to be republished

غذائی سلسلہ غذائی جال، حیاتی تنوع متاثر ہوتی ہے۔

ماحول: آدمی جہاں رہتا اور کام کرتا ہے اس کے آس پاس کو ماحول کہتے ہیں۔

حالیہ سالوں میں ماحول اور اس کی خصوصیات کو سمجھنا زندگی کے شعبوں میں بے حد ضروری ہو گیا ہے۔

ماحولیاتی مطالعہ طلبہ اور شہریوں کو ان کی زندگی اور ماحول کی ضروریات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

ماحولیاتی کثافت (آلودگی):

کثافت ایک غیر صحتمند، ان چاہا اور عدم اطمینان کا ماحول ہے جو آدمی کی سرگرمیوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ماحول کی کثافت کی کئی صورتیں ہیں فضائی کثافت، آبی کثافت، صوتی کثافت اور مٹی کی کثافت

آلودگی کے اسباب:

1. کارخانے
2. شہرکاری
3. آبادی کی کثرت
4. کیمیائی کھادوں کا غیر مناسب استعمال
5. آٹوموبائل
6. جوہری توانائی کی جانچ
7. معدنیات کی کان کنی
8. جنگلات کا صفایا
9. زراعت کے غلط طریقے وغیرہ

آلودگی کے اثرات:

1. غذائی معیار پر اثر
2. صحت کے لئے خطرات
3. سمندری نامیات پر اثرات
4. جانوروں اور پرندوں پر اثرات

©KTBS Not to be republished

5. پودوں درختوں اور جنگلوں پر اثرات

6. زراعتی فصلوں اور پیداوار پر اثرات

7. حیاتیاتی تنوع پر اثرات

8. سبز خانے پر اثرات

9. موسم میں تغیر، تیزابی برسات، آفاتی تبخیر

10. اوزون کا ختم کرنا

آلودگی پر قابو پانے کے لئے اقدامات:

1. ماحول سے متعلق آگہی

2. ماحولیات کا انتظام

3. ماحولیاتی تعلیم

4. صنعتی بہاؤ کا قابو میں لانا۔

5. غیر روایاتی برقی قوت و ذرائع سے متعارف کرانا آٹو موبائل اور دیگر ذرائع میں۔

6. کیمیاوی کھادوں کے استعمال کو گھٹانا

7. سبز گھر سے نکلنے والی گیسوں پر قابو پانا۔

8. موسم سے متعلق کانفرنس

9. زمین سے متعلق کانفرنس

10. ''زمینی دن'' کا تعارف کرانا

'زمینی گھنٹہ، ماحولیاتی دن وغیرہ مختلف پروگراموں سے طلبہ اور عوام کو واقف کرانا۔

عالمی حِدّت (Global warming):

وقت کے ساتھ ساتھ زمین کا درجہ آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ پچھلے چند سالوں سے عالمی درجہ حرارت آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ اسی مظہر کو عالمی گرماؤ یا گلوبل وارمنگ کہا جاتا ہے۔

فضائی کرہ کا گرم ہونا گرم خانے کے اثر کی وجہ اور گرمی کے پھنس جانے کی وجہ سے ہے۔ دنیا گرم ہو رہی مو

©KTBS Not to be republished

موسمیاتی علاقے بدل رہے ہیں۔ برفانی تودے پگھل رہے ہیں اور سمندری سطح میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہ سب گلوبل وارمنگ کی وجہ سے ہے۔

مثال:۔ ہمالیائی علاقے اور انٹارٹکا میں زیادہ برف کا پگھلنا

سبز گھر اثرات:

زمین کو جو گرمی سورج سے حاصل ہوتی ہے زمین کی سطح پر تابکاری اثرات کے اخراج کے ساتھ توازن ہونا ضروری ہے پتھر میں تبدیل ہونے کے بعد حاصل ہونے والے ایندھن سے گرم خانے کی گیسیں فضائی کرے میں بڑھ رہی ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ، اور دوسری گرم خانے کی گیسیں زمین سے گرمی کے اخراج کو پھنسائے رکھ رہی ہیں۔ جس کی وجہ گرم خانے کی گیس کی وجہ سے ماحول کی گرمی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کو گرین ہوز ایفکٹ یا گرم خانے کے اثرات کہتے ہیں۔

اوزون کا خاتمہ:

اوزن کے معنی گیسوں کی پتلی سی پرت جو فضائی کرے میں پائی جاتی ہے۔ اوزون بالائے بنفشی شعاعوں کو جذب کر لیتی ہے اور زمینی سطح پر رہنے والی ہمہ قسم کی زندگیوں کی حفاظت کرتی ہے۔ حالیہ سالوں میں ایرکنڈیشنوں کا استعمال، ریفریجیریٹروں، اسپرے اور ڈیوڈرنڈس اور نقصان دہ علاقے سنتھیٹک کیمیائی بنیادی فضائی کرّے میں داخل ہوتی ہیں۔

کلوروفلوروکاربنس (CFC) انٹارٹکا کے فضائی کرّے میں سب سے زیادہ اوزون کا خاتمہ درج کیا گیا ہے۔ اوزون کا خاتمہ اوزون میں سوراخ بن جانے کو قابو میں لانا چاہئے تاکہ موجودہ اور آنے والی آبادی سطح زمین پر قائم رہ سکے۔

تیزابی برسات:

تیزابی برسات میں خاص کر سلفورک آسیڈ اور کاربن مونا آکسائیڈ کی کثرت ہوتی ہے۔ یہ کثافت سے بھرے کرۂ فضائی کی وجہ سے جو چھوٹے چھوٹے برساتی قطرے گذرتے ہیں۔ یہ برسات جس میں زہریلی تیزاب ہوتی ہے سمندر کے نامیاتی اجسام کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ تیزابی برسات جنگلوں کو زراعتوں فصلوں، قدیم عمارتوں اور تاریخی یادگاروں کو ختم کر رہی ہے۔

تیزابی برسات :۔ لیک کلّر، بلاک نیگل پولینڈ، چیکو جمہوریہ اور جنوب مشرق جرمنی یہ وہ مقامات ہیں جو دنیا میں تیزابی برسات سے بے حد متاثر ہیں۔

حیاتی تنوع:

مختلف قسم کے پھول پتے اور جانوروں کا کسی علاقے میں پایا جانا بیوڈیورسٹی (حیا تیاتی تنوع) کہلاتا ہے۔ کسی ایک علاقے میں مختلف قسم کے پیڑ پودوں اور ہمہ قسم کے جانوروں کا پایا جانا بیوڈیورسٹی (حیا تاتی تنوع) کی کثرت کو بتاتا ہے۔انسانی بقاء اور ماحولیاتی معیار کو قائم رکھنے کے لئے حیا تیاتی تنوع کو باقی رکھنا ضروری ہے۔

حیا تیاتی تنوع کی حفاظت بے حد ضروری ہے انوکھے اور نادر پودوں اور جانوروں کی نسل کو باقی رکھنے کے لئے۔ان کے لئے بہترین ماحول کا فراہم کرنا ان کی زندگیوں کو بچانا ان کے تحفظ کی بہتر صورت ہوسکتی ہے۔

شمسی نظام میں صرف زمین ہی واحد زندہ سیارہ ہے۔جس طریقہ سے زمین پر تبدیلیاں، رکاوٹیں، ہلاکتیں وجود پذیر ہورہی ہیں۔یہ پیش خیمہ ثابت ہورہی ہیں ہماری زمین کے مستقل قریب میں تباہی کی۔

زمین مادر سیارہ کو بچانے کے لئے عوام میں بیداری لانا آ گہی کا بیدار کرنے والے پروگرام تیار کرنا، ذرائع کا انصاف پسند استعمال آلودگی کو قابو میں لانا وغیرہ۔ آ گہی ۔تعلیم ، سمپوزیم ، سیمی نار، مختصر ڈرامے ،فلمیں ،کانفرنس بار بار منعقد کرنا ہمارے مادر سیاہ کو بچانے کے لئے ضروری ہیں۔

زمین کو بچایئے مادر سیّارہ کو بچایئے

©KTBS Not to be republished

مشق

I: درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے۔

1. بیوسفیر سے کیا مراد ہے؟
2. ایکولوجی ماحولیات کی تعریف کیجئے ؟
3. ماحول کی مختلف کثافتوں کے نام بتائیے ؟
4. آبی کثافت کو روکنے کے اقدامات کیا کیا ہیں؟
5. حیاتیاتی تنوع کی تعریف کیجئے ؟

II: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کیجئے۔

1. بیوسفیر
2. ایکولوجی ماحولیاتی کرہّ کا عدم توازن
3. گلوبل وارمنگ (عالمی گرماؤ)
4. سبز خانے کے اثرات
5. تیزابی برسات

III: اصطلاحات جن کو یاد رکھنا ہے۔

1. کثافت	2. ماحولیاتی دن
3. آب وہوا کی تبدیلی	4. کلوروفلوروکاربن (CFC)
5. زمینی گھنٹہ اور زمینی دن	6. زمین بچاؤ

IV: سرگرمی:

کائنات میں حرارت بڑھنے سے ہونے والے اثرات کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور اس کا توازن رکھنے کے لئے عوام کو معلومات دیں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

معاشیات

باب:3

قومی آمدنی اور بھارت کی اقتصادی نظام کے مختلف شعبہ جات

اس باب کے مقاصد۔۔۔

☆ قومی آمدنی اور فی کس آمدنی کے۔۔

☆ مختلف شعبہ جات کے ذریعہ ہونے والے اقتصادی منصوبہ بندی کی تشریح کیجئے۔

☆ بھارت میں چھوٹی صنعتوں اہمیت کو پہچاننا

☆ زراعت کی مشکلات اور انہیں دور کرنے کے طریقوں کو جاننا۔

قومی اور فی کس آمدنی

ہم سب آمدنی کمانے کے لئے محنت کرتے ہیں۔ ہم جو کماتے ہیں اسی کے مطابق یہ بات طئے ہوتی ہے کہ آیا غریب ہیں یا امیر سارے ملک پر یہی بات لاگو ہوتی ہے۔قومی آمدنی اگر زیادہ ہوتو ملک بھی دولت مند ہے اگر آمدنی کم ہے تو وہ غریبی سے بھرا ہوا ہے کیا بات ہے کہ چند ممالک غریبی میں ڈوبے ہوئے ہیں (مثلاً کینیا) اور کیا وجہ ہے چند ممالک دولت مندی کی اونچی سطح پر ہیں (مثلاً امریکہ) شاید آپ یہی سوچ رہے ہوں گے اور کیا بات ہے کہ کچھ ممالک تیزی سے ترقی کررہے ہیں۔ (مثلاً چین) اور کچھ ممالک دھیمی رفتار سے ترقی کررہے ہیں (مثلاً آفریقی ممالک) آفریقی ممالک قدرتی دولت سے مالا مال ہونے کے باجود کم ہی ترقی کررہے ہیں۔ اسی لئے صرف قدرتی وسائل سے بھرپور ہونا ہی ترقی کی رفتار کونہیں بڑھاتا بلکہ ان وسائل کا صحیح استعمال کر کے فائدہ مند ضروری مضوعات تیار کر کے۔ خدمات کی پیداوار کرکے ہی آمدنی بڑھائی جاسکتی ہے۔ اور یہی بات اہم ہے۔

قومی آمدنی ایک ملک میں تیار ہونے والی ضروری اشیاء وخدمات کی پوری قیمت کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ سائمن اُزنیٹ اس کی تشریح یوں کرتا ہے ’’پورے ایک سال کے دوران ملک بھر میں تیار ہونے والے تمام مصنوعات

©KTBS Not to be republished

اور خدمات جو استعمال کرنے والوں کے ہاتھ آئی ہیں وہی اصلی پیداوار ہے، آخر میں گاہک ہی آمدنی حاصل کرتے ہیں ۔اس طرح مکمل ایک سال میں تمام افراد اقتصادی سرگرمیوں سے جو کچھ کماتے ہیں یہ ساری آمدنی ملک کی قومی آمدنی کہلاتی ہے۔محنت مزدوری، سود، زرعی پیداوار اور منافع کی کل تمام افراد ہمیں مل جاتی ہے۔اقتصادیت کہ قومی آمدنی ملک کی پیداواری اقتصادیت کی مقدار، استعمال ہونے والی مقدار، بچت اور مختلف شعبہ جات میں کی جانے والی سرمایہ کاری کے علاوہ بیرون ملک سے ہوئے بیوپار کی جانب بھی اشارہ کرتی ہے۔قومی آمدنی نہ صرف فرد کی آمدنی ہی کے ناپ سے نہیں ہوتی بلکہ یہ مختلف پہلوؤں کو لئے ہوئے ہوتی ہے۔قومی آمدنی کس قدر ہوتی ہے اور کیسے بڑھتی ہے اس کی حد ناپنے کے لئے نیچے دئے گئے معیار کو سامنے رکھا جا سکتا ہے۔

i. اقتصادی ترقی کا معیار

ii. آمدنی کے بٹوارے میں تبدیلیاں

1.1. فرد کی آمدنی:

ایک ملک کے لوگوں کی ایک سال کی اوسطاً آمدنی اس سال کی فی کس آمدنی ہوتی ہے۔مثلاً 2011 میں فی کس آمدنی جاننے کے لئے ملک کی کل قومی آمدنی کو ملک کی کل آبادی سے تقسیم کرنا ہوتا ہے

2011 کی فی کس آمدنی =(2001 کی کل قومی آمدنی) ÷ 2011 کی کل آبادی

فی کس آمدنی لوگوں کا معیارِ زندگی اور اوسط آمدنی کو جاننے میں مدد کرتی ہے۔ مگر یہ بھروسہ کے قابل نہیں ہے ۔کیوں کہ ہر ملک میں قومی آمدنی کی تقسیم مساوی نہیں ہوتی اور اس کا وسیع تر حصّہ سماج کے دولت مند طبقہ سے جڑا رہتا ہے۔عام آدمی کو حاصل ہونے والی آمدنی فی کس آمدنی سے کم ہوتی ہے۔

1.2. ہندوستان میں قومی آمدنی اور فی کس آمدنی

ہندوستان میں مرکزی اعداد و شمار اتھارٹی قومی آمدنی کے اعداد و شمار کا حساب لگا کر شائع کرتی ہے۔ بھارت میں قومی اور فی کس آمدنی کو اس درجہ ذیل جدول میں دکھلایا گیا ہے۔

©KTBS Not to be republished

جدول: بھارت میں 51-1950 سے 15-2014 تک کی قومی اور فی کس آمدنی کا چارٹ۔

سال	قومی آمدنی کروڑ روپیہ میں		فی کس آمدنی روپیہ میں	
	جاریہ قیمتیں	مستقل قیمتیں	جاریہ قیمتیں	مستقل قیمتیں
1950-51	9829	259724	274	7513
1960-61	17062	411519	393	9482
1970-71	44550	596470	823	11025
198.81	138565	795193	2041	11711
1990-91	526017	1342031	6270	15996
2000-2001	1947788	2291795	19115	22491
2010-11	6942089	4657438	58534	39270
2014-15	11217079	9400266	88533	74193

ہندوستان کی قومی آمدنی :51-1950 میں 269,724 کروڑ روپیہ سے بڑھ کر 15-2014 میں 94,00266 کروڑ روپیہ ہوگئی (12-2011 کے مستقل قیمتوں کے مطابق) 60 سالوں میں یہ 34 گُنا زیادہ کمائی دیتی ہے۔لیکن اس دوران ترقی یہ یکساں نہ رہی نہ مستقل قیمتوں پر رہی۔فی کس آمدنی7513 سے74,193 روپیہ یعنی دس گنا زیادہ بڑھی ہے۔

ہندوستان کی اقتصادی صورتِ حال پر عالمی بنکوں کا موازنہ

i. بھارت کی قومی آمدنی2014 میں ٹریلین ڈالر سے آگے بڑھ چکی ہے۔60 برسوں میں پہلی بار ایسا ہوا ہے اس کے لئے پورے ساٹھ برس لگے ہیں۔دو ٹریلین ڈالر تک صرف سات برسوں میں بھی پہنچ گئی۔2.6 ٹریلین ڈالر رہنے والی بھارت کی اسی صدی کی ابتداء کے فی کس سے چار گنا زیادہ ہے۔

ii. گلوبل بنکوں اعدد وشمار کے مطابق 2014 میں بھارت کی شخصی آمدنی 1,610 تک بڑھ گئی ہے (تقریباً ایک لاکھ) بھارت نچلی سطح کے درمیانی درجہ سے ابھر کر اوپری سطح کے درمیانہ درجہ تک پہنچ گیا ہے۔یہاں تک پہنچنے کے لئے دس سال سے زیادہ عرصہ لگا ہے۔

iv. 2014 میں ترقی کی رفتار7.4 فی صد تھی اس طرح بھارت چین کے ساتھ ترقی کرنے والا ملک بن گیا ہے۔

©KTBS
Not to be republished

آج دنیا کی دس بڑی معیشتوں میں ایک ہندوستان بھی ہے۔اس کے باجوود فی کس آمدنی بنیاد پر اس کو کم آمدنی والا یا غریب اور ترقی پذیر ملک کے طور پر جانا جاتا ہے۔لیکن فی کس آمدنی بڑھنے کے ساتھ ملک کی آمدنی یعنی قومی آمدنی بھی بڑھی ہے۔انتہائی غریب لوگوں سے بھرے ہوئے اور اسی کے ساتھ بے حد امیر کڑوڑ پتی لوگوں سے بھرے ہوئے ملکوں میں اسکا مقام گیارہواں ہے۔

2. بھارت میں حلقہ یا علاقی آمدنی کی ترقی۔ان کے حصہ:

کسی بھی معیشت میں لوگوں کے استعمال کے لئے وضوعات اور خدمات کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی لئے وہ کئی ایک سرگرمیوں سے بھری ہوتی ہے۔ان سرگرمیوں کے استعمال میں آنے والا خام مال' پیداوار کے مقاصد کے مطابق تقسیم کیا جا سکتا ہے۔غذا، اناج، ترکاری، پھل، دودھ وغیرہ قدرتی وسائل کے استعمال کے ذریعہ پیداوار کو سیدھے سیدھے استعمال کیا جاتا ہے۔یہ وسائل مقدار میں بڑے ہونے کی وجہ سے انہیں ذخیرہ کرنا آسان نہیں ہے۔

اس قسم کے مختلف وسائل کی پیداوار کی جارہی ہے کا مطلب خام مال کا زیادہ فائدہ مند استعمال ہوگا اور اس کو ذخیرہ کئے جانے کے مطابق تبدیل کیا جارہا ہے۔اس لئے روئی سے کپڑا، خام معدنی لوہے سے فولاد لکڑی سے مختلف ساز و مان، چونے سے سمینٹ وغیرہ بنایا جاتا ہے۔اس طرح بنائے گئے سامان کو کافی عرصہ تک ذخیرہ کر کے رکھا جا سکتا ہے۔اور آسانی سے دوسری جگہوں کو بھیجا جا سکتا ہے۔

اس طرح مختلف لوگ جو خدمات انجام دے رہے ہیں اس کی ہمیں ضرورت ہے۔چونکہ ذخیرہ کر کے رکھا نہیں جا سکتا اس لئے جیسے جیسے وہ حاصل ہوتے جاتے ہیں ویسے ہم کو بھی استعمال کرنا ہوتا ہے اس لئے ان کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔اُستاد سے تعلیم، ڈاکٹر سے دوائی، ڈرائیور کے ذریعہ بس کا چلانا، بنک سے روپیہ نکالنا، موبائل خدمت انجام دینے والوں سے ربط وغیرہ ان کے ملتے ہی انہیں استعمال میں لایا جاتا ہے۔خدمات کا معیار بھی زرعی پیداوار کی سرگرمیوں کی طرح خام مال کے استعمال کے بغیر ہی انہیں ہم استعمال کر سکتے ہیں۔

ان اوپری بتلائی گئی سرگرمیوں کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔یعنی پہلا دوسرا اور تیسر ہم یہاں مختصر طور پر ان پر بحث کریں گے۔

پہلا حصہ:

پہلے حصّہ میں خام مال کی سرگرمیاں ہوتی ہیں جیسے کہ زراعت، باغات مویشی پالن مرغی پالن، مچھلی پالن، پھو

©KTBS Not to be republished

لوں کا اُگانا وغیرہ زرعی فصلوں پر انحصار کرنے والی یہ ساری سرگرمیاں آجاتی ہیں۔

اہمیت: پہلے حصہ میں زراعت ہی سب سے اہم ہے اور ملک کی معاشی کمائی میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے۔ بھارت کی معیشیت میں زراعت کی اہمیت کے بارے میں ہم توجہ دیں گے۔ آج بھی زراعت کو ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے۔ وہ بہت ہی زیادہ لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے مسلسل بڑھتی ہوئی آبادی کو اسی طرح پیداوار بھی بڑھاتے ہوئے اس آبادی غذا دیتا ہے کئی صنعتوں کو خام مال بھی یہاں سے سپلائی ہوتی ہے اور خدمات کی ترقی کے لئے اس کی بہت بڑی دین ہے۔

دوسرا حلقہ

اس دوسرے حلقے کو پیداوار کرنے والا اور تیار کرنے والا حصّہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ خام مال کو نئی استعمال میں آنے والی چیزوں میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ عمارتوں کی تعمیر اور بجلی کی پیداوار کے علاوہ تمام تر صنعتی سرگرمیوں کو اپنے میں سموئے ہوئے ہے۔ اس لئے صنعتی سرگرمیاں سب سے متاثر کن اور اہم سرگرمیاں ہیں۔

صنعتی حلقے کی اہمیت: آزادی کے بعد صنعتی سیکٹر کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ قومی آمدنی کا تیسرا حصہ اس سے حاصل ہوتا ہے۔ بنیادی سہولتوں جیسے کہ بس سروس، ایندھن اور نقل وحمل کو مضبوط کرتا ہے اور آپ کے روزانہ استعمال کی کئی مصنوعات زیادہ سے زیادہ تعداد میں تیار رتا ہے۔

تیسرا حلقہ

اس تیسرے حصّہ خدمات کا حلقہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حلقہ بھارت کے علاوہ دنیا بھر کے مالک میں نہایت ہی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ آپ کے اطراف موجود دکانیں، ٹیلفون، تعلیمی ادارے، ہسپتال صحت کے مراکز، ہوٹل، ریستوران، روپیہ اور بینک ادارے، تربیت گاہیں، صلاح ومشورہ دینے والی سرگرمیاں اور سماج سیوا کے ادارے انہیں دیکھئے ان دیکھ کر آپ کو تعجب ہوگا یہ تمام ادارے آپ کی زندگی کو آرام دہ اور قیمتی بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔

بھارت کی قومی آمدنی میں سب سے زیادہ دین اسی حلقہ کی ہے (55) 28% روزگار فراہم کرتا ہے۔ اس میں بیرونی سرمایہ کاری ہو رہی ہے اور یہ خدمات درآمد میں بھی سب سے آگے ہیں۔ بھارت نے تقریباً 5 کروڑ لاکھ روپیہ انہی درآمدات کے ذریعہ حاصل کیا ہے۔

©KTBS Not to be republished

2.4 بھارت کی قومی آمدنی میں مختلف شعبہ جات کا حصّہ اوراس میں ہونے والی ترقی:

زمانے دارز سے ہرایک شعبہ کی دین بڑھتی گھٹتی رہتی ہے 2013-1951 کے دوران قومی آمدنی کا حصہ درج ذیل تصوی میں ظاہر کی گئی ہے۔

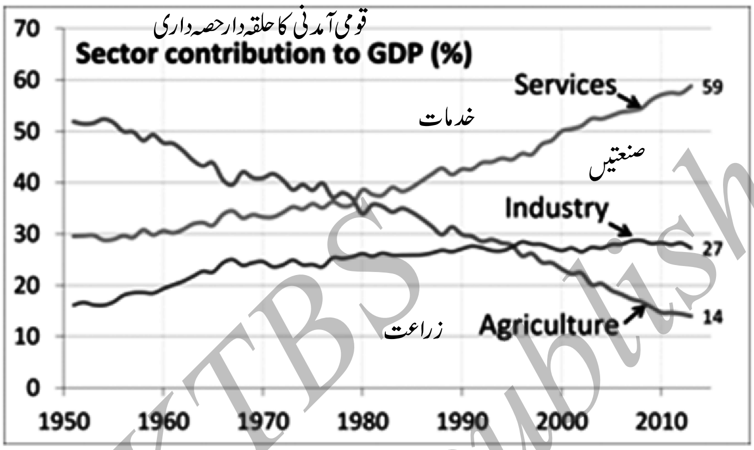

تصویر میں بنیادی شعبہ کی اہمیت گھٹتی دکھائی دیتی ہے اور تیسرے شعبہ کی اہمیت بڑھتی ہوئی دیکھی جاسکتی ہے صنعت وحرفت کا میدان بھی وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ مختلف شعبہ جات کی آمدنی اوران کی ترقی کی حدود کو دوسرے چارٹ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

دوسرا چارٹ 2:

الگ الگ شعبہ کی مکمل پیدواراورترقی کا اوسط (%میں)

قومی آمدنی	خدمات	صنعت	زراعت	مدت
4.09	4.58	6.61	3.13	1951-65
3.41	4.33	3.90	2.55	1966-1980
5.26	6.37	5.44	4.21	1981-1995
7.01	8.61	7.10	3.23	1996-2013
4.97	6.13	5.14	3.00	1951-2013

©KTBS Not to be republished

یوجنا آیوگ کے اعداد شمار سے حساب لگایا گیا ہے۔

خدمات کی ترقی سب سے زیادہ ہے۔ زرعی پیداوار کی ترقی کی رفتار بہت ہی کم ہے۔ خصوصی طور پر 1990 کے بعد خدمات کا شعبہ تیزی سے ترقی کی مائیل ہے اور معاشی ترقی کا ایک اہم سبب بنا ہوا ہے۔ صنعت کی ترقی کئی وجوہات کی بنا پر بڑھتی گھٹتی رہی ہے۔ زرعی شعبہ کی ترقی گھٹتی رہی ہے اور اس کی ترقی کم ہی ہے جس کی وجہ سے بھارت کے دیہات میں غریبی کے مسائل بہت ہی زیادہ ہیں۔

3. چھوٹی صنعتیں، اہمیت اور مسائل:

صنعتوں کی ترقی معاشی شعبہ کی تیز رفتار ترقی کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے کوئی بھی انعام سیدھی سادی ٹکنالوجی کم لوگوں کو روزگار فراہم کرتے ہوئے مقامی مارکیٹ کو ذہن میں رکھتے ہوئے پیداوار میں لگی ہوئی یہ چھوٹی صنعتیں صنعت و حرفت کے میدان میں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کی ترقی (MSMED) کے قوانین کے تحت تشریح کی جارہی ہے۔ وہ یوں ہے۔

صنعت	پیداوار کا شعبہ	خدمات کا شعبہ
	مشینوں کے لئے سرمایہ کاری	مشینی اوزار
بہت ہی چھوٹی صنعت	25 لاکھ روپیہ	10 لاکھ روپیہ
چھوٹی صنعت	25 لاکھ سے 5 کروڑ	10 لاکھ سے 2 کروڑ
اوسط درجہ کی صنعت	5 کروڑ تا 10 کروڑ	2 کروڑ تا 5 کروڑ

چھوٹی صنعتوں کی اہمیت:

چھوٹی صنعتوں کی سرگرمی بڑھایا جانا معاشی ترقی کے لئے بھی اور ملک کی ترقی کے لئے بھی ضروری ہے اس کی وجوہات یہ ہیں۔

i. روزگار کی فراہمی: چھوی صنعتیں اپنی ماہیت میں محنت کو بنیاد بتاتی ہیں۔ اس سے بے انتہا تعداد میں روزگار ملتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

ii. وسائل اور ہنر مندی کا استعمال:

چھوٹی صنعتیں ، دیہاتوں ، بالکل چھوٹے شہروں سے حاصل ہونے والی بڑے پیانے کی بچت اور مقامی روزگار کے استعمال کے ذریعہ آگے بڑھنے میں کامیاب ہیں۔ یہ صنعتیں انتہائی گہری نیئش سوئی اور کنارے کردی گئی ہوتی مقامی ہنرمندی کو آگے بڑھاتی ہیں۔

iii. آمدنی کی منصفانہ تقسیم: چھوٹی صنعتیں سرمایہ، آمدنی اور سیاسی طاقت کی منصفانہ تقسیم کو بڑھاوا دیتی ہے۔

iv. صنعتوں کا مقامی طور پر پھیلاؤ۔: صرف چند ایک شہروں میں ہی صنعتوں کے قیام سے وہاں کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ آبادی کا بڑھنا، ماحولیات کی خرابی، گندی بستیوں کا پھیلاؤ وغیرہ ملک کے تمام شہروں میں پھیلنے کی صلاحیت رکھنے والی جیسے کہ چھوٹی چھوٹی صنعتیں شہروں کے بڑے مسائل کو کم کرنے میں انکا اہم رول نبھاتی ہیں۔

v. ٹکنالوجی کی ترقی: چھوٹی صنعتیں مقامی طور پر نئی ایجاد کرتی ہیں اور انکا زیادہ سے زیادہ اسکا استعمال کرنے طاقت بھی رکھتی ہیں۔ یہ چھوٹے صنعت کاروں نئی نئی ٹکنالوجی سے تیار کردہ چیزوں کو اور سامان تجارت کو میدان میں لاتے ہوئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ٹکنالوجی کے تبادے میں بھی یہ بہت ہی اہم ہیں۔

vi. برآمدت کو بڑھانے اور زرمبادلہ کمانے میں چھوٹی صنعتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ بھارت ان کی برآمدات 40% فیصد ہے

3.2: بھارت میں چھوٹی صنعتیں: بہت چھوٹی ، چھوٹی صنعتوں اور اوسط درجہ کی صنعتوں کے شعبہ کی MSME سالا ر رپورٹ کے مطابق 14-2013 میں بھارت میں 488.46 لاکھ صنعتیں کام چل کر رہی تھیں اس میں کل 13,63,700 کرڑوڑ روپیوں کا سرمایہ کاری ہوکر ہے۔ اس میں 11.14 کرڑوڑ بر سر روزگار ہیں۔ اسی سال میں قومی آمدنی 7.8 شرح کو چھوگئی تھی۔ وہ صنعتی شعبہ کی کل پیداوار کے مول کا 35% حصہ ہے۔ تمام صنعتوں کا 80% فیصد اور ملک کے کل برآمدات کا 40% حصہ اسکا ہے۔

3.2: چھوٹی صنعتوں کے مسائل: ملک کی اقتصادی صورتِ حال میں چھوٹی صنعتوں کو اہم مقام حاصل ہے اس کے باوجود انہیں کئی مسائل کا سامنا ہے۔ ان میں چند یہ ہیں۔

خام مال کا نہ ملنا: بھارت میں چھوٹی صنعتوں کو خام مال کی سپلائی کی کمی کا سامنا ہے علاوہ اس کے ضروری کل پرزوں اور مشنری کے ساماں کی کمی سے بدحال ہیں۔

© KTBS Not to be republished

2. روپیہ پیسہ کا مسئلہ: چھوٹے صنعت کار پورے طور پر سے اپنا ہی نجی سرمایہ لگا نہیں پاتے۔ان میں سرمایہ کی کمی ہے۔قرضہ حاصل کی سہولت کی بھی کمی ہے۔

3. کم ہنرمندی: ان صنعت کاروں میں ٹکنالوجی کی بھی کمی ہوتی ہے اور صنعت چلانے کی ٹکنک سے بساواقات اچھی واقفیت نہیں رکھتے بہتر ٹکنالوجی کو خریدنے اور صنعت میں لگانے کی بساعت بھی کم ہوتی ہے۔

4. مارکٹ کے مسائل: چھوٹے صنعت کار و بڑے صنعت کاروں کی طرح منظّم مارکیٹنگ اور جارحانہ انداز سے اشتہار بازی نہیں کر سکتے وہ اپنے صنعتی پیداوار کو بیچنے کے بارے مارکیٹنگ ریسرچ کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ اس طرح وہ مارکیٹنگ کے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں۔

5. بڑی صنعتوں سے مقابلہ: بساواقات بڑی صنعتیں جارحانہ انداز اختیار کرتی ہیں۔ جو کہ چھوٹی صنعتوں کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ مارکیٹنگ میں خام مال کی خریداری وہ چھوٹے صنعت کاروں کو بے بس بنا کر رکھ دیتے ہیں۔اس کے باوجود بھارت سرکار چھوٹی صنعتوں کی کے لئے مدد دے رہی اسٹارٹ اپ انڈیا اور اسٹانڈ اپ انڈیا کے ذریعہ۔

4. زرعی بحران کے، اسباب اور ان کا حل:

ابھی ہم نے ہندوستان کی اقتصادی صورتِ حال میں زراعت کی اہمیت پر غور کیا ہے۔زندگی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے زیادہ لوگ اس پیشے کو اپنائے ہوئے ہیں۔اس سے اس شعبہ کی بہتر کارکردگی اور ضرورت پر روشنی پڑتی ہے لیکن زراعت اب بے حد سنگین مسائل کا سامنا کر رہی ہے۔دیہات کے کسان ہجرت کر رہے ہیں خودکشی کر رہے ہیں اس بڑھتی ہوئی تعداد اس کا انتہائی کالا اور سنگین چہرہ دکھلاتی ہیں۔زراعت کی ان مشکلات کے اسباب اور ان کے حل کے بارے میں مختصر طور پر پڑھیں گے۔

زراعت کے بحران کے اسباب:

کئی ایک اسباب ہیں جن کی وجہ سے یہ زرعی مسائل بہت ہی سنگین، ہو چلے ہیں۔ان میں سے اہم یہ ہیں۔

1. چھوٹی چھوٹی زمین والے کسان:

چھوٹے کسان کا مطلب ہے بہت ہی کم زمین کے مالک جس پر اس کا سارا خاندان انحصار کرتا ہے زراعت ہی انحصار کرنے والی زیادہ ہونے کی وجہ سے زمین چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بنٹی جا رہی ہے۔12-201 کے زرعی

©KTBS Not to be republished

اعداد شماری کے مطابق چھوٹے (ایک سے دو ہیکٹیر کے مالک) اور بہت چھوٹے (ایک ہیکٹیر سے بھی کم) زمین کے مالکوں کی تعداد کل 85% فیصد ہے۔ اسی طرح 12-2011 کی مردم شماری کے مطابق چھوٹے کسانوں کے پاس اوسط 1.16 ہیکٹیر زمین ہی ہے۔ اتنی چھوٹی سی زمین میں کوئی بھی ترقیاتی قدم اٹھایا نہیں جاسکتا۔ جدید پیدواری ٹکنالوجی کو بھی یہاں استعمال میں نہیں لایا جاسکتا۔ اسی وجہ سے زرعی پیداوار کم ہو کر کسان بہت ہی غریب ہوتا جارہا ہے۔

2. **زیادہ آبادی کا دباؤ:** زیادہ لوگوں کے زرئی روزگار سے چھوٹے زمیین کے ٹکڑوں سے لگے رہنے کی وجہ پر سے ایک شخص کی آمدنی بہت ہی کم ہوتی ہے۔ ایک چھوٹے اور بالکل چھوٹے کسان بالکل ہی کم مزدوری پر کام کیا کرتے ہیں۔

3. **بارش پر انحصار اور بار بار آتی ہوئی خشک سالی:** بھارت کی زراعت کا انحصار برسات پر ہے۔ جو کہ کبھی ہوتی ہے۔ کبھی نہیں ہوتی۔ کبھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی بالکل نہیں ہوتی۔ زرعی زمینات کا صرف 30% حصّہ ہی پانی سے سیراب ہوتا ہے (143 ہزار لاکھ ہیکٹر زرعی زمین میں 430 (لاکھ ہیکٹر) بقیہ زمین کی زراعت برسات کے بھروسے پر ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ "بھارت کی زراعت برسات کے ساتھ جوا کیلتی ہے) پانی کی کمی اور بار بار ہونے والی خشک سالی سے کسانوں کی زندگی مشکلات بھری ہوئی ہے۔

4. **سبز انقلاب کا تھوڑا اثر:** سبز انقلاب کے ذریعہ سیرابی کی سہولتوں کو پانے والے علاقوں میں صرف دھان اور گیہوں کی فصلوں کو ہی فائدہ ہوتا نظر آتا ہے۔ خشک علاقوں کی زراعت کو اس سے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ سبز انقلاب کی ٹکنالوجی پر زیادہ اخراجات ہوتے ہیں اس کی وجہ سے چھوٹے اور بہت ہی چھوٹے کسان اس کو کیسے اپنا سکتے ہیں۔ اس طرح زیادہ کسان غریب اور پچھڑے ہوئے ہی ہوتے ہیں

5. **پانی کے ذریعہ سیرابی پر اور دوسری بنیادی سہولتوں میں سرمایہ لگانے والوں کی کمی:** زراعت میں عوامی سرمایہ کا لگایا جانا کم ہوتا ہے جارہا ہے۔ اسی وجہ سے زراعت سکڑتی جارہی ہے اور ایسا دھیرے دھیرے ہوتا جارہا ہے۔ پانی کی سربراہی پر لگائے جانے والے سرمایہ کی کمی سے زراعت میں آمدنی کم ہوجاتی جارہی ہے۔

6. **مالی اداروں سے بھی کم امداد:** بنک اور کوآپریٹو جیسے اداروں سے زرعی شعبہ کو کافی امداد نہیں مل رہی ہے۔ اس کی وجہ سے کسان غیر سرکاری اور نجی لوگوں سے قرض لینے پر مجبور ہیں۔ یہاں انہیں زیادہ سود ادا کرنا ہوتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

اس وجہ سے بھی زرعی آمدنی اور بھی کم ہوگئی ہے۔

7. منافع بخش مول پانے میں بھی ناکام: زرعی چیزوں کے لئے بنائے گیئے مارکیٹ کئی ایک اداروں سے گھرے ہوئے ہیں کسان اپنی فصل کے لئے اچھی قیمت حاصل نہیں پاتے ۔اس کی قیمت ٹھیک وقت پر نہیں ملتی مقرر کردہ قیمتوں میں اندرونی طور پر کئی ایک طریقوں سے رقم کے کاٹ لینے کا طریقہ کار جاری ہے۔اس وجہ سے بھی کسانوں کو بہت کم ہی رقم مل پاتی ہے ۔سرکار کی جانب سے دی جانی والی ''امدادی قیمت'' کی پالیسی بھی ٹھیک نہیں ہے۔اس طرح زراعت میں آمدنی ،فصلوں میں کمی بیستی ،ٹکنالوجی اور قرض داری جیسی کئی کٹھن رکاوٹوں کا سامنا رہنے کی وجہ سے زراعت میں دلچسپی کم ہی ہوتی جارہی ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سارے لوگ اسے چھوڑتے جارہے ہیں۔

4.2 زرعت کے بحران کو دور کرنے والے حل:

زراعت کی راہ میں آنے والی بحران ہی اس کے حل کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

i. سرکاری سرمایہ کاری کو زیادہ کرنا: خشک سالی سے نپٹنے کے لئے ، پانی کی سرگراہی، سربراہی نئے اچھے بیجوں کے لئے ریسر چکرنا پانی کے کم سے کم استعمال سے نئی نئی فصلوں کا اُ گانا زمین کی زرخیزی کو محفوظ رکھنا اچھی فصلوں کے اگانے کے سلسلے میں کسانوں کو تربیت دینا اور بیداری لانا،ان تمام کاموں کو وسیع پیمانے پر کرنے کے لیئے سرکاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہے

ii. فرقہ جات امدادکی سہولتیں کو زیادہ کرنا: چھوٹے اور بہت سی چھوٹے کوکسانوں کو بنکوں کے ذریعہ قرضہ حاصل کرنے کی سہولتیوں کو آسان بنانا ضروری ہے۔قرضہ کی واپسی کو آسانی کے ساتھ ادا کر سہولت ہونی چاہے اور یہ کسان دوست ہونی چاہیئے۔

iii. مارکیٹ میں سدھار: زرعی پیداوار کو منافع بخش مول ملنے کا بھروسہ ہونا چاہیئے اس مقصد کے لئے مارکٹ اور بیچنے کی سہولتوں کو اور زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے۔

iv. فصل بیمہ: تمام قسم کی کٹھنائیوں سے ہونے والے نقصانات کی بھرپائی کے لئے اور اس کے صحیح استعمال کے لئے مکمل فصل پالیسی کی ضرورت ہے۔ بیمہ کی بھرپائی کے علاوہ اسکو حاصل کرنے کے قوانین میں آسانی ہونی چاہئیے سہولت ہونی چاہیئے۔

©KTBS Not to be republished

v. صلاح اور اخلاقی مدد ضروری: انتہائی مایوس ہوجانے والے کسانوں کو اخلاقی مدد دینے کے لئے فریہ جات میں صلاح کار ومشورہ کے مراکز کی ضرورت ہے۔ان مراکز سے مرکزاً کسانوں کو خودکشی سے روکنے کے لئے مدد مل سکتی ہے۔

vi. نجی ساہوکاروں سے سودی لین دین پر قابو پانا: ایک تو پہلے ہی حد درجہ پریشان اور قرض دار کسان غریب کسان، ہر طرح سے ستایا گیا کسان ایسے میں نجی ساہوکاروں کی لین دین کی کاروائیوں پر قابو پانا ضروری ہے۔

مشق

I: مناسب الفاظ سے خانہ پری کیجئے۔

1. فی کس آمدنی قومی آمدنی .... سے تقسیم کرنا ہے۔
2. بھارت میں قومی آمدنی کا اندازہ لگانے کی جوابداری لینے والے ادارہ ہے ....
3. بھارت کی قومی آمدنی میں سب سے بڑا حصہ ....شعبہ کا ہے۔
4. چھوٹی صنعتیں ....میں تشریح کی جاتی ہے۔
5. بھارت کی زراعت .... سے جوا کھیلتی ہے۔ایسا کہا جاتا ہے۔

II: گروپ میں بحث کیجئے اور ان درج ذیل عنوانات کی تشریح کیجئے۔

1. قومی آمدنی کی تشریح لکھئے۔
2. 2015 میں 5 سال کے افراد کے خاندان کی آمدنی 567890 ہو تو خاندان کے ہر ایک فرد کی فی کس آمدنی کتنی ہوتی ہے۔حساب لگاؤ
3. بھارت جیسے ملک میں چھوٹی صنعتیں کس طرح مددگار ثابت ہوتی ہیں اس کے بارے میں بتائیے۔
4. بھارت میں زرعی زمین رکھنے والوں کی تعداد کیوں کم ہوتی جارہی ہے۔اسباب بتائیے۔
5. بھارت میں زرعتی زرعی بحران کے اسباب کیا ہیں تشریح کیجئے۔

©KTBS Not to be republished

6. بھارت میں زرعی بحران کا حل کیا ہے۔ بحث کیجئے

III: منصوبے کا پرگرام بنائیے۔

آپ اپنے کسی قریبی چھوٹی صنعت کو جایئے مالک/اس کے ڈائرکٹر کے ساتھ انہیں پیش آنے والے مسائل پر بحث کیجئے۔

IV: سرگرمیاں:

درج ذیل جدول میں ہر ایک حصہ اپنی ٹھیک ٹھیک سرگرمیوں کو بھرتی کیجئے۔

اسکول میں نوجوانوں کا پارلیمان چلایئے اور وہاں زراع تکے شعبہ کے مسائل اوران کے حل کے سلسلے میں بحث لیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

باب:4

حکومت اور معیشت

اس باب کے مقاصد۔۔۔

- ترقی کی رفتار بڑھانے کے لئے منصوبہ بندی کا مطلب سمجھنا
- ہندوستان کے منصوبوں کی کامیابیوں اور ناکامیابیوں کے بارے غور کرنا
- آزادانہ پالیسی یا ادار یکرن ،نجی کرن یا نجی آزاد پالیسی اور گلوبنار ہیں برادا کر

1. تعارف:۔

ملک کی اقتصادی ترقی اور عوام بہبودی کے لئے سرکار کا انتہائی اہم رول ہوا ہے۔اقتصادی ترقی مضبوط صورت حال مساوات اور قانون کی دیکھ بھال میں سرکاری دیکھ بھال میں سرکار کا ہی ہاتھ ہوتا ہے۔علاوہ اس کے اقتصادی معاشی تکالیف جیسے کہ غریبی ، بے روزگاری، افراطِ زر، بنیادی سہولتوں کا نہ ہونا اور عدم مساوات کو ختم کرنے کے لئے منصوبے بنانا ہے۔

1947ء میں جب ملک آزاد ہوا تو اقتصادی حالت بہت ہی خراب تھی۔فی کس آمدنی بھی بہت کم تھی۔اناج کی پیداوار بھی ضرورت سے زیادہ کم تھی۔صنعت کار بھی بہت ہی کم تھے۔ٹکنالوجی کو ہمیں دوسرے ممالک سے برآمد کرنا پڑتا تھا۔ نقل وحمل کے ذرائع ،بجلی کی پیداوار اور مواصلات کے ذرائع نہ ہونے کے برابر تھے۔تعلیم اور صحت کی سہولتیں صرف چند ہی لوگوں کی مل پاتی تھیں۔ہر طرف پچھڑا ہوا ماحول ہی تھا۔اسی لئے پچھڑے پن کو دور کرنے کے سرکار کا تال میل ضروری تھا تا کہ ترقی کی راہ کی رکاوٹوں کو دور کیا جاسکتے۔اس کے زمانے لیڈروں نے ان حالات

©KTBS Not to be republished

کے پیش نظر لبیک کہتے ہوئے ملک کی مکمل سماجی ،اقتصادی ترقی کے لئے کافی اقدامات کئے ہیں۔اس میں اہم ہے منصوبہ بندی۔

بھارت کے منصوبے:۔

عوام کی بہبودی کے لئے جو وسائیل مہیا ہیں اسکا صحیح استعمال کر کے منصوبے بناتے ہوئے اور دوسرے مقصد بھرے کام بھی اس میں سموتے ہوئے ،منزل کا تعین پہلے سے ہی کر کے اس کو مکمل کرنے کے لئے آگے بڑھنا ہی منصوبندی ہے۔ضروریات کی نشاندہی کرنا۔وسائل کے استعمال کے چھوٹے منصوبے تیار کر کے اس دیکھ بھال کرنا اور مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک نشان طے کرنا اس عمل کے تسلسل کو منصوبہ بندی کہا جاتا ہے۔

ان سرگرمیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے 1950ء میں یوجنا آیوگ کی تشکیل کی گئی 2015ء اس یوجنا آیوگ کی بجائے نیتی آیوگ National institute for tranforming india (NITI) کی تشکیل کی گئی۔یوجنا آیوگ ملے جلے اقتصادی نظام کی چوکھٹ میں نظام مقرر کردہ نشانے کو حاصل کرنے کیلئے پنچ سالانہ بتا کر انہیں رویہ عمل میں لایا گیا

بھارت میں منصوبوں کا مقصد:۔

1. **اقتصادی ترقی کو آگے بڑھانا:۔**

غریبی کو کم کرنے کے لئے قومی آمدنی کو بڑھانے کو انتہائی اہم منزل مانا گیا ہے۔

2. **اقتصادی نظام کو جدید بنانا:۔** زیادہ سے زیادہ ضروری مصنوعات اور خدمات کی تیاری کی استعداد بڑھانے کے لئے جدید ٹکنالوجی کے استعمال کو پھیلانا منصوبوں کا ایک مقصد ہے۔

3. **خود کفیل ہونا:۔** ہماری کئی ایک ضروریات کو جن میں اہم ہیں ٹکنالوجی ،غذا اور ایندھن،انہیں ہم غیر ممالک سے برآمدات کے ذریعہ پورا کر رہے ہیں۔اس سے ہماری اندرونی صورت حال میں بیرونی طاقتوں کو کم کرنے کے لئے ،پلاننگ کرنے والوں نے کو کم کرنے والے کے لئے دیسی وسائیل کے ہی استعمال پر زور دیا۔

4. **آمدنی اور دولت کے نامساوات کو کم کرنا:۔**

ملک میں دولت کو پھر سے تقسیم کرنے کے لئے منصوبے بنانے والوں نے زور ڈالا ہے۔اقتصادی بنیا

©KTBS Not to be republished

دی کے پھل غریبوں کو اور عوام کو ملنے چاہیں۔ تمام بنیادی ضرورتیں جیسے غذا، مکان، تعلیم، ارصحت کی سہولتیں فراہم کر نے پر زور دیا گیا ہے۔

5. بنیادی سہولتوں کی ترقی:۔

نقل وحمل، رابطہ، ایندھن (بجلی وغیرہ)، زراعت کی سربابی، تعلیم گاہیں، ہسپتال، تحقیق اور پھیلاؤ کے ذریعہ ان بنیادی سہولتوں پر زیادہ سے زیادہ رور دیتے ہوئے ملک کی ترقی کی رفتار کو بڑھایا گیا۔

6. معاشی اداروں کی ترقی:۔

حد درجہ گہرائی رکھنے والی بنیادی سہولتوں کو ترقی دے کر وسائل کو جمع کر کے اور انہیں ان اہم شعبہ جات تک پہچانا معاشی اداروں کا قیام کر کے ان کے ذریعہ ترقی کا ماحول بنایا جانا ہے۔

7. ملک کے تمام علاقوں کی یکساں ترقی:۔ کئی ایک وجوہات کی بنا پر چند علاقے ترقی سے پیچھے رہ جاتے ہیں، یا دھیمی رفتار سے ترقی کرتے ہیں۔ ایسے علاقوں کی ترقی کی رفتار تیز کر کے دیگر ترقی یافتہ علاقوں کے برابر کر کے سب کی یکساں ترقی پر زور دیا گیا۔

8. نجی سکیٹر کی بھی ترقی:۔

بھارت کے ملی جلی اقتصادی چوکھٹ میں، منصوبہ بندی کے ذریعہ نجی سکیٹر کو بھی یکساں مواقع فراہم کر کے ان کی ترقی کے لئے ترجیح دی گئی ہے۔

بھارت میں اب تک گیارہ پنچ سالہ منصوبے پورے ہو چکے ہیں۔ اب بارھواں پنچ سالہ منصوبہ اپنی تکمیل کی آخری حد میں ہے۔ پہلے سے ہی مقرر کئے گئے مقاصد کی چوکھٹ کے احدء یہ منصوبے پورے ہوئے ہیں اسکے باوجود ہر ایک منصوبہ ایک اہم منزل کو رکھتا ہے۔ چارٹ 1 میں بھارت کے منصوبوں کے بارے میں عام جانکاری دی گئی ہے۔

چارٹ 1:۔ بھارت کے پنچ سالہ منصوبے

پنچ سالہ منصوبہ	مدت	اہم مقصد	سرکایہ کاری
ایک	1951 - 1956	غذائی پیداوار	1960
دو	1956 - 1961	صنعت وحرفت کی ترقی	4672
تین	1961-1966	خود کفیل ہونا	8577

©KTBS Not to be republished

سالانہ	1966-1968	اناج کی پیداوار	6251
چار	1969-1974	ترقی اور غریبی دور کرنا	6160
پانچ	1974-1979	غریبی دور کرنا اور خود کفیل ہونا	42,300
چھ	1980-1985	غریبی دور کرنا اور خود کفیل ہونا	1,09,953
سات	1985-1989	غذائی پیدا کرنا اور روزگار پیدا کرنا	2,22,169
سالانہ	1990-1991	-	نہیں ملے
آٹھ	1992-1997	روزگار پیدا کرنا	4,34,100
نو	1997-2002	ترقی	9,41,041
دس	2001-2007	مکمل اور تیز رفتار ترقی	15,25,639
گیارہ	2007-2012	داخلی ترقی	36,44,718
بارہ	2012-2017	داخلی ترقی	76,69,807

سرمایہ کاری زبردست زیادتی کو دیکھ سکتے ہیں

3.2 بھارت کے منصوبوں کی کامیابیاں اور ناکامیابی:۔

بھارت کے منصوبوں کی جہاں زبردست ناکامیابیاں ہیں سنگین کامیابیاں بھی ہیں۔ان کی ایک فہرست ہے۔ بھارت دنیا کے بہت بڑے معاشی طاقتور ممالک میں سے ایک ہے اور بہت ہی تیزی سے ترقی کر رہا ہے یہ باتیں منصوبوں کی کامیابیوں کی کہانیاں دہراتی ہیں۔

3) کامیابیاں:۔

1. قومی اور فی کس آمدنی میں ترقی:۔

قومی آمدنی اور فی کس آمدنی دونوں زیادہ ہوئے ہیں۔منصوبوں کے دوران قومی آمدنی کئی گنا زیادہ ہوئی ہے۔ 51 - 1950 میں شخص فی کس سالانہ 7513 تھی جو کہ 15- 2014 میں بڑھ 74193 روپیہ ہوگئی ہے (مستقل قیمتوں کے مطابق)

©KTBS Not to be republished

2. زرعی ترقی:۔ 51 - 1950 میں 51لاکھ ٹن اناج کی پیداوار ہوتی تھی۔ 91-1990 کے آتے آتے بڑھ 1764لاکھ ٹن ہوگئی۔اور 16-2015 میں اور زیادہ بڑھ کر 2520لاکھ ٹن تک پہنچ گئی ہے۔روٹی، گنا، تیل، دالیں ،ترکاری، پھل، دودھ وغیرہ زرعی پیداوار کئی گنا زیادہ ہوگئی ہے۔ملک کی انتہائی ضرورت اناج اب کافی مقدار میں مکمل ہے۔

3. صنعتی ترقی:۔

لوہا،فولاد مشیز یاں،مصنوعی کھاد کے علاوہ سرمادرانہ وسائل کی ترقی بھی بہت ہی قابل ذکر ہوئی ہے۔

4. معاشی بنیادی سہولتوں کی ترقی:۔

نقل وحمل، بجلی کی پیداوار، رابطہ، پانی کی سیرابی (آبپاشی) کل ملاکر تمام معاشی بنیادی سہولتوں کی ترقی بھی قابل ذکر ہے۔

5. سماجی بنیادی سہولتوں کی ترقی:۔

تعلیم ،صحت، خاندانی بہبودی، مکان مزدوروں کی بہبودی کمزورطبقات کی بھلائی وترقی جیسے سماجی بنیادی سہولتوں کی ترقی بھی ہوئی ہے

6. خودکفیل:۔

بنیادی ضروریات کی مصنوعات اوراناج کی پیداوار میں بھارت جوخودکفیل ہوا ہے اس کی وجہ یہ منصوبے ہیں۔بجلی،فولاد اور مصنوعی کھاد جیسے بنیادی صنعتوں کی ترقی بھی انہی منصوبوں کے ذریعہ ہوئی ہے۔

7. صنعتوں کی تعمیر:۔

چھوٹی اور مقامی صنعتوں کا قیام، سائنسی تعلیم کا پھیلاؤ، سلف ایمپلائمنٹ جیسے پروگراموں کو آگے بڑھانا، بڑی صنعتوں کا قیام، زراعت اور خدمات کے شعبہ جات میں سدھار جیسے کئی ترقیاتی کام جوکہ بنیادی میں اس سے کافی روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں

8. سرمایہ میں اضافہ:۔

اقتصادی ترقی کے ساتھ ہی فی آمدنی زیادہ ہوئی ہے جس کی وجہ سرمایہ بھی کافی حدتک بڑھ گیا ہے

9. سائنس اورٹکنالوجی کی ترقی:۔

بھارت نے سائنس اورٹکنالوجی میں قابل ذکر ترقی کی ہے، آج اس میدان میں دنیا میں اسکا دوسرا مقام ہے۔

©KTBS Not to be republished

بھارت کے انجنئیر اور سائینس دان خود اپنے آپ ہی کوئی بھی سائنسی کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں۔

10. معاشرتی انصاف:۔

بھارت کے منصوبوں کا بنیادی مقصد ترقی کے ساتھ ساتھ معاشرتی انصاف بھی حاصل کرنا ہے۔زمینی اصلاحات، بندھوا مزدوری کا خاتمہ، بھنگی رواج کو ختم کرنا دیہیات کے قرضوں کا رد کیا جانا **کم از کم مزدوری کو مقرر کرنا بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنا۔**

اقتصادی طاقت کی مراکزیت روک اور معاشی نابرابری دور کرنے کے لئے کئی پروگرام کے ذریعہ معاشرتی انصاف دلانے کا کام ان منصوبوں سے ہوا ہے

ناکامیاں:

بھارتیہ منصوبوں کی چند ایک ناکامیاں بھی ہیں۔ان میں سے اہم یہ ہیں۔

1. پیداوار اور آمدنی کا آہستگی سے بڑھنا:۔

منصوبوں میں پیداوار اور آمدنی دونوں کی ترقی کی رفتار دھیمی رہی ہے۔اس کے علاوہ مقرر کردہ نشانہ بھی پورا کرنے میں ناکام رہے

2. قیمتوں کا بڑھنا:۔ پیداوار کا آہستہ رفتار سے بڑھنا ایک طرف ہے تو دوسری جانب آبادی بھی تیزی سے بڑھتی رہی اسی لئے ہر ایک منصوبے کا تخمینہ بھی مقرر کردہ حد سے بڑھتا گیا۔

3. بے روزگاری میں اضافہ:۔ منصوبوں کے پورا ہونے کی معیاد کے دوران بے روزگاری بھی بڑھتی رہی ہے حالانکہ روزگار کے مواقع زیادہ ہوئے ہیں لیکن آبادی کے بڑھنے کے ساتھ نوجوانوں کی بڑھتی تعداد کے مطابق روزگار کے مواقع زیادہ نہیں ہوئے۔اس وجہ سے بے روزگاری بڑھتی رہی ہے۔اصل بات تو یہ ہے کہ گذشتہ پچیس سالوں سے ہونے والی ترقی، روزگار کے مواقع کے بغیر، ترقی کہلائی جاتی ہے

4. غریبی اور نابرابری کا سلسلہ بھی جاری:۔

منصوبے غریبی کو بھی کم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔غریبی کا فی صدی طور پر حصہ کم ہونے کے باوجود بھارت میں دنیا کے سب سے زیادہ غریب بستے ہیں، کہا جاتا ہے۔کیونکہ نابرابری میں کمی نہیں ہوئی ہے۔

©KTBS Not to be republished

5. بنیادی سہولتوں کوفراہم کرنے میں ناکامی:۔

انتہائی تیز رفتار ترقی کیلئے ضروری یا ترقی یافتہ ملکوں کے معیار کے مطابق نقل وحمل ،بجلی آبپاشی ،تعلیم ،صحت ،ما لیہ جیسی سہولتیں ابھی تک بھارت میں پورے طور سے نہیں ملتیں ۔

6. غیر اثر آفرین حکومت:۔

بھارت کے منصوبوں کی ایک اہم کمی ہے انکا کمزور طرز سے بنایا جانا۔انتظامیہ شاہی میں موجود کمزوریاں ، بے ایمانیاں ،مضبوط قوت ارادی کا نہ ہونا ڈلال فقیہ شاہی خیالات نے منصوبوں کے اچھے مقاصد کو ہی برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

7. برآمدات میں امید سے بھی کمی:۔

پیداواری کی دھیمی رفتار، پرانی ٹکنالوجی کا استعمال اور پیداوار میں نااہلیت سے ہماری تیار کردہ چیزیں مصنوعات برآمدی مارکیٹ میں مقابلہ کرنے کا معیار نہیں رکھتیں۔ ہماری پالیسی کئی برسوں تک درآمدات پابندی کے حق میں تھی۔ان تمام وجوہات کی بنا میں برآمدات اور برآمدات سے آمدنی اسی طرح بھارت کے یہ برآمدات مقررہ نشانہ تک نہیں پہنچ سکیں۔

اس طرح بھارت منصوبوں میں کئی ایک کمیاں اور کمزوریاں نظر آتی ہیں۔منصوبوں کو اچھی طرح سے بنایا گیا تھا۔لیکن ٹھیک طریقہ ان پر عمل نہیں کیا۔کیا سیاسی دست اندازی اور انتظامیہ شاہی بھارت کے ان منصوبوں کی ناکامی کے اہم اسباب ہیں۔

4. اقتصادی سدھار (یل۔پی جی نظام)

کئی ایک اقتصادی سائنسدان بھارت کی اقتصادی کامیابی اور اس میں بھی عوامی صنعت کاروں کی کامیابی کو لے کر بے اطمینانی کا اظہار کرتے ہیں۔ 91 - 1990 کے زمانے کے آتے آتے بھارت حد درجہ خراب اقتصادی صورت حِل میں پھنس گیا تھا۔ بیوپار کے ٹیکسوں میں بہت کمی، بہت ہی کم زرمبادلہ کی فراہمی افراط زر، پیشگی قرضوں کا نہ ملنا اور عوام کی زندگی مشکلات سے بھری ہوئی۔

©KTBS Not to be republished

ان حالات میں اقتصادی پالیسوں کے سدھار کے لئے جذبات ابھرک رآرہے تھے، اپنی حالات میں 1991ء میں نئی اقتصادی سدھار" کی نئی پالسی میں اسی نئی اقتصادی سدھار" کہا جاتا ہے۔

یہ پالیساں آزادخیالی (Libralisation) نجی کرن (Privitisation) اور عالمگیرت یا وقافیت (globalisation) تھیں ان پر زورشیا جانے لگا۔

مطلب مارکیٹ، کی راہ میں پیش آنے والی کو دور کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ نجی سرمایہ داروں کی ساجھے داری اقتصادیت کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے زیادہ برآمدات پر زوردے کو درآمدات کو کم کرتے ہوئے اقتصادی ترقی کے لئے ضروری پالیسوں کو ترتیب دینا، اس کو اقتصادی سدھار کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس پالیسی کے مفہوم کے حصوں کو نیچے پیش کیا گیا ہے۔

1. غیر ملکی سرمایہ کاری کو آسان بنانے کے لائسنگ پالسی کو آسان بنانے، صنعت کو نجی سرمایہ داروں کے حوالے کرنا آزادانہ پالیسی یا اداریکرن ہے
2. کئی صنعتوں میں مکمل بیرونی سرمایہ کاری کی اجازت
3. بھارت سے برآمدمات کو بڑھاوادینا اور از حد ضروری خام مال کو منگوانا اس کے لئے بھی ایک آزادانہ پالیسی بنائی گئی۔
4. بین الاقوامی سطح پر قبول کئے جانے والے بنک اور معاشی سیکٹر کو از سرنو ترتیب دینا۔
5. ٹیکس کے جال کو اور مضبوط بنانا اس کو پھیلا، زیادہ وصولی کرنا اور آنے والی آمدنی کو سدھارنا
6. سرمایہ کاری اور بحث پر جو سرکاری پابندیاں ہیں انہیں واپس لینا اور عوامی صنعتوں کو نجی سرمایہ کاروں کے حوالے کرنا۔

اقتصادی ادا ہکرن یا آزادانہ آمانہ پالیسی بھارت کی ترقی کی رفتار تیزی سے بڑھنے کا سبب بنی ہے۔ بھارت کو

©KTBS Not to be republished

اب ایشیاء کی ایک اہم اقتصادی قوتوں میں ایک مانا جاتا ہے۔ بھارت کو دوسرے مما لک سے بہہ کر آنے والا سرمایہ میں بہت ہی زیادہ ہے۔کئی ملٹی نیشنل کمپنیوں نے یہاں اپنی دفتر کھولی ہیں۔ بھارت کی فی کس بھی زیادہ ہوئی ہے جو کہ ایک اچھی نشانی ہے بھارت سافٹ ویر اور انفارمیشن ٹکنالوجی برآمد کرنے میں بہت ہی آگے کی صف میں ہے، وپر، انفوسس، ٹی سی یس، ہیچ سی یل، مٹیک مہیندرا اور دوسری کئی ملینیاں دنیا بھر میں شہرت کی حامل ہے اس طرح نئی معاشی پالیساں بھارت کو مارکیٹ پر انحصار کرنے والی اقتصادیات کی طرف کی لے جارہی ہے۔ 91 - 1990 میں جب مشکلات کا سامنا تھا، تو اس نئی پالیسی نے، ان مشکلات کو فی حد تک ختم کر دیا ہے صرف اتنا ہی نہیں 09-1008 میں جب ساری دنیا معاشی مشکلات میں گھری ہوئی تھی، تو اسوقت بھارت نے اس کا سامنا سینہ سپر ہو کر کیا تھا۔

5. معاشی ترقی کے لئے حکومت کے سامنے موجود پروگرام

زیادہ ترقی حاصل کرنے کے لئے سرکاروں نے جو پروگرام ترتیب دیئے ان میں سے اہم وہ یوں ہیں۔

مکمل ترقی:

ڈیجٹیل انڈیا:۔ عوام کو سرکاری خدمات کے بارے میں فوری طور پر معلوم کروانے کے لئے اور جدید معلومات اور مفید ٹکنالوجی سے فائدہ اٹھانے کے لئے مدد دینا۔

زراعت اور دیہی ترقی:

1. پردھان منتری فعل بیمہ یوجنا:۔ فصلوں کی تباہی جب بھی ہوتی ہے تو کسانوں کو ردیف اور خریف دونوں فصلوں کے لئے بیمہ سے ملنے والے روپیہ سے فائدہ ہوگا۔

2. پردھاں منتری کرشی سچائی یوجنا:۔ ''ہر ایک پانی کے قطرہ سے بہترین فصل'' اگانے کے لئے پانی کے بہترین طریقے سے استعمال کرنے کی سہولتیں فراہم کرنا۔

3. مہاتما گاندھی قومی گرامین ترقیاتی پیداواری گیارنٹی یوجنا:۔ ہر سال غیر ہنرمند دیہی مزدور کو کم، از کم اجرت دے کر روزگار مہیا کرنا۔

4. پردھان منتری گرام سڑک یوجنا:۔ جن قریہ جات کو راستے کی سہولت نہیں ہے انہیں کل موسمی سڑک کی تعمیر سے رابطہ قائم رکھنا۔

3. صنعتی ترقی:۔

1. میک ان انڈیا:۔ بھارت میں کل 25 مختلف میدانوں میں صنعتیں قائم کرنا پیدوار شروع کرنا اور روزگار فراہم کرنا اس کے لئے ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں کو دعوت دینا

2. اسٹارٹ اپ انڈیا اور اسٹانڈ اپ انڈیا: صنعتیں شروع کرنے کے لئے ابتداء میں تمام صنعت کاروں کو ہر قسم کی سہولت مہیا کرنا۔

3. پردھان منتری مدرا یوجنا:۔ چھوٹی صنعتوں کو اسٹارٹ اپ کرنے انہیں بچپن، لڑکپن اور جوانی تک پہنچانے کے لئے 50 فیصد سے لے کر 10 لاکھ روپویں تک سلیس قوانین کے تحت قرضہ دینا۔

4. معاشرتی میدان:۔

i. سوچھا بھارت ابھیان:۔ مہاتما گاندھی کے خوابوں کے مطابق ملک کو پاک وصاف بنانا

ii. کوشلا بھارت (ہنر مند بھارت) نوجوانوں کو روزگار دلانے کے لئے انہیں تربیت دے کر ہنر مند بنانا یا اس ہنر مندی کو حاصل کرنے کے لئے مالی امداد دینا۔

iii. پردھان منتری جن دھن یوجنا:۔ مال روپیہ، بیمہ کے استعمال کے بارے میں جانکاری پیدا کرنے کے لئے ایک ملکی ابھیا نچلایا گیا۔ یہ تحریک ہے ذریعہ مالیہ خدمات کی جیسے روپیہ بچانا اور جمع کرنا اور روپیہ بھیجنا، قرض، بیمہ، فینانس سب کچھ بنک کھاتے کے ذریعہ پانے میں مدد کرنا

iv. پردھان منتری جیون جیوتی یوجنا:۔ زندگی کا بیمہ سب کے لئے کم داموں میں کرنا اس اسکیم کا مقصد ہے جس کے تحت 18 تا 50 سال کی عمر کے تمام لوگوں کا بیمہ کروا کے فائدہ پہنچایا

v. پردھان منتری سرکشا، بیمہ یوجنا:۔ یہ ایک حادثہ بیمہ یوجنا ہے۔ 18 سے 70 سال کے تمام افراد کم قیمت میں یہ بیمہ کرواسکتے ہیں۔

vi. اٹل پینشن یوجنا:۔ اس اسکیم کے تحت غیر منظم شعبہ کے 18 سے 40 سال افراد کو ماہانہ 1000 سے 5000 روپیہ تک پنشن دیتا جو کہ ان کے معیار کے مطابق ہو۔

شہری ترقی:۔ شہروں کی از سر تو ترقی اور تبدیلی اٹل ابھیان (Atal mission on Rejunvation and urban tranformation , AMRUT)

آبادی سے بھرے شہروں کی اس یوجنا اور ترقی کے ذریعہ شہری زندگی کے معیار کو بڑھانا اس کا مقصد ہے

ii. پردھان منتری آواس یوجنا:۔ شہروں کے غریبوں کم قیمت پر مکان فراہم کرنا

©KTBS Not to be republished

iii. اسمارٹ سٹی بھیان:۔ ملک بھر 100 شہروں کوشہری دوست بنانا اور اچھے انداز میں انہیں ترقی یافتہ بنانا ، یہی اس کا عین مقصد ہے۔

بھارت کئی ایک ترقی پذیر ممالک سے کہیں زیادہ تیز رفتاری سے ترقی کررہا ہے۔ وہ مستقل قریب میں ایک اقتصادی سوپر پاور بن کر ابھرنے جارہا ہے۔ ریاستی سرکاریں بھی عوام کی ترقی کے لئے کئی ترقیاتی پروگرام ترتیب دے رہی ہیں۔

مشق

I. ٹھیک الفاظ سے خالی جگہوں کو پر کیجئے۔

1. یوجنا آیوگ کو________ سال میں قائم کیا گیا۔
2. بارویں پنچ سالہ یوجنا کی مقررہ معیاد________
3. پوری قومی آمدنی کا حساب لگایا جائے تو دنیا کی اولین__________ ملکوں میں سے ایک ہے
4. بھارت میں موجودہ غریبی کی سطح________ ہے۔
5. کئی سالوں تک بھارت کی تجارتی پالیسی________ تھی۔

II. نیچے دیئے گئے سوالات کا جواب دو جملوں میں لکھئے۔

1. یوجنا (منصوبہ) کی تشریح کیجئے۔
2. بھارت کے منصوبوں کے اہم مقاصد کی فہرست بنائیے۔
3. بھارت کے منصوبوں کی اہم ناکامیاں کیا ہیں؟
4. 1900- 91 میں بھارت کی اقتصادی حالت کی تشریح کیجئے۔

©KTBS Not to be republished

5. اقتصادی (اُدا یکرن) آزادانہ پالیسی کے اصولوں کے اہم حصوں کی فہرست بنایئے۔

III. سرگرمیاں

1) فی الحال جو اقتصادی سرگرمیاں جاری ہیں انکی ایک تصویر بنائے اور اپنے دوستوں کے ساتھ بحث کیجئے۔

2) کرناٹک سرکار کی جانب سے جاری کردہ عوامی بہبودی پروگراموں کے بارے میں جانکاری حاصل کیجئے۔

IV. معاشی سدھار کے بعد بھارت کی اقتصادی کی ترقی کرتی ہوئی اقتصادی صورت حال کے بارے میں 1000 سے 1500 الفاظ میں ایک رپورٹ تیار کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

باب:2

تجارت اور صنعتیں

(Business and Industry)

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

☆ تجارت کے مقاصد کو سمجھنا۔

☆ تجارت کے اقسام، اندرونِ ملک تجارت، غیر ملکی تجارت اور درآمد و برآمد کا مفہوم اور اہمیت کو سمجھنا۔

☆ صنعتیں۔اقسام۔

☆ گھریلو دستکاری اور چھوٹی صنعتیں۔

☆ تجارت بیوپار اور دستکاریوں کی رکاوٹیں۔

☆ تجارت کے اُصول وضوابط کی شناخت کرنا۔

©KTBS Not to be republished

تجارت ایک اہم معاشی سرگرمی ہے اس کا تعلق خصوصیات کے ساتھ پیداوار اور تقسیم اشیاء کے ساتھ اور صارفین کی خدمات کے ساتھ ہے۔

تجارت کا عمل بیوپار، دستکاری یا پیشہ وری کا ایک جامع ادارہ ہے جو نفع بخش اور غیر نفع بخش ہے۔

تجارت کے مقاصد:

تجارت خصوصی طور پر مندرجۂ ذیل دو مقاصد کا حامل ہے۔

(1) معاشی مقاصد (2) سماجی مقاصد۔

1. معاشی مقاصد:

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نفع کمانا تجارت کا اہم مقصد ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ تجارت کا اصل مقصد مناسب نفع ہے جو تجارت پر آنے والے خرچ کو سنبھالتے ہوئے ایک آرام دہ زندگی گذار سکے۔ تجارت کے ذریعہ آدمی کو سامان زندگی

اور خدمت کے ساتھ دے سکے۔ یہ حاصل ہونے والے ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے چیزیں تیار کرتی ہے جو کہ صارف کے لئے اطمینان بخش ہو۔تجارت ایسی چیزیں تیار کرتی ہے جو وقتاً فوقتاً آدمی کو مختلف اوقات میں درکار ہوتی ہیں۔ یہ نئی نئی تکنیک کو استعمال کرتے ہوئے اپنی پیداوار میں تبدیلیاں لاتی رہتی ہے۔اور اشتہارات کے ذریعے چیزوں کی پیداوار میں آنے والی تبدیلیوں کو معلوم کراتی ہے۔

2. اسٹیفنسن کے مطابق ''تجارت'' نفع یا دولت حاصل کرنے کے مقصد کو لے کر اشیاء کی مسلسل پیداوار یا خرید وفروخت کا حامل ہے جو انسانی ضروریات کو پورا کرنے کا مقصد رکھتا ہے۔

سماجی مقاصد:

تجارت چلانے والے ایسی چیزیں بناتے ہیں جو قوم کی ترقی کے لئے درکار ہوتی ہیں۔ یہ کئی لوگوں کو روزگار مہیا کراتے ہیں۔اور مناسب و معقول تنخواہیں دیتے ہیں تاکہ وہ بھی اپنا معیار زندگی بڑھا سکیں۔معاشی ترقی میں تجارت اپنا کردار ادا کرتی ہے مناسب شرح،ٹیکس اور فرائض کی ادائیگی کے ساتھ۔سماجی ترقی کے لئے اسکولوں کے قیام،ہسپتالوں اور عوامی پارکوں کو قائم کرتے ہوئے تجارت اپنا ایک مناسب کردار ادا کرتی ہے۔

تجارت،صنعت اور خدمات:

کاروبار تجارت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔اسکا تعلق صرف صارفین کے خرید وفروخت سے ہوتا ہے۔کاروبار کے تین حصے ہوتے ہیں وہ یہ ہیں گھریلو کاروبار، بیرونی کاروبار، درآمدی و برآمدی کاروبار۔

گھریلو کاروبار: ملک کے اندر کے کاروبار کو گھریلو کاروبار کہا جاتا ہے خردہ فروشوں اور تھوک فروشوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔

خردہ کاروبار:

خردہ فروش اپنی تجارت وہاں کرتے ہیں جہاں صارفین رہتے ہیں۔ یہ لوگ ان چیزوں کو تھوک فروشوں سے خریدتے ہیں اور چھوٹے موٹے بیوپاریوں کے ہاتھوں فروخت کرتے ہیں وہ صارفین کو مختلف خدمات بھی فراہم کرتے ہیں۔ جن میں سے چند یوں ہیں۔

1. سب سے آخری سلسلہ اشیاء کی تقسیم کا، یہ لوگ مختلف چیزیں پیدا کرنے والوں سے لیکر صارفین تک پہنچاتے ہیں۔ وہ چیزوں کو صارفین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ذخیرہ کرتے ہیں۔ساتھ ہی وہ تجارت میں

©KTBS
Not to be republished

نقصان یا اشیاء کی کمی یا نقصان بھی سہتے ہیں۔

وہ اشیاء کی درجہ بندی بھی کرتے ہیں اور صارفین کے مزاج کے مطابق انہیں مہیا کرتے ہیں۔خردہ فروش کے بھی مختلف طریقے ہیں جن میں چند یوں ہیں۔(الف) مستقل دکانیں 2. متحرک یا چلتی پھرتی دکانیں

مستقل دکانیں: وہ ہیں جو ایک مستقل جگہ پر مقررہ وقت پر کھلتی اور بند ہوتی ہیں۔

مستقل دکانیں

متحرک یا چلتی پھرتی دکانیں:

یہ اپنی تجارت ایک مستقل جگہ پر نہیں چلاتے ان میں ٹھیلے والے، خوانچہ فروش اور بازار میں اپنی تجارت چلانے والے ہوتے ہیں۔

پھیری والے یا خوانچہ فروش:

یہ اشیاء کو اپنے سروں پر لاد کر لے جاتے ہیں یہ گھر گھر جاتے ہیں اور اپنی چیزیں بیچتے ہیں۔ وہ صرف ایک یا دو قسم کی چیزیں ہی بیچتے ہیں مثال کے طور پر ترکاری، پھل اور پھول وغیرہ۔

پھیری والی عورت

©KTBS Not to be republished

ٹھیلے والے:

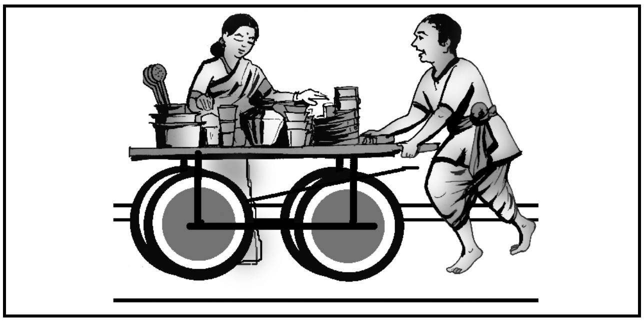

ٹھیلے والا

یہ اپنی اشیاء کوفروخت کرنے کے لئے پہیوں والی گاڑی میں لے جاتے ہیں اور صارفین کوان کے گھر کے دروازوں تک لے جا کر فروخت کرتے ہیں یہ عموماً ایک سے زیادہ چیزیں بیک وقت فروخت کرتے ہیں۔

گلی میں بیچنے والے گلی کے نکڑ یا فٹ پاتھ پر اپنی چیزوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے فروخت کرتے ہیں۔

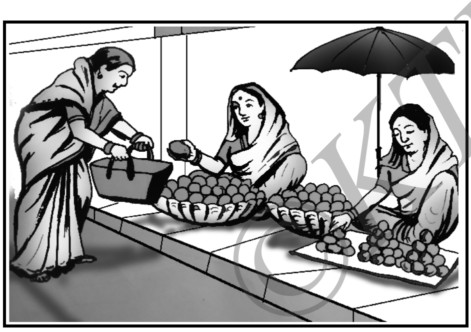

بازار کے بیوپاری یا ہفتہ واری تاجر ہفتہ میں ایک دن قصبوں اور چھوٹے موٹے شہروں میں بازار لگاتے ہیں۔ مختلف قسم کے تاجر لوگ مختلف قسم کی چیزیں ان بازاروں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ بازار کے آس پاس کے قریوں کے لوگ اپنی پیدا کردہ اشیاء کو یا بنائی ہوئی چیزوں کو لاتے ہیں اور یہاں فروخت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ترکاریاں انڈے، مکھی، زراعتی آلات، کمبل وغیرہ۔ جو پیسہ انہیں ملتا ہے اس سے اپنی ضرورت کی چیزیں خریدتے ہیں۔ چند ایک بڑے بڑے شہروں میں سالانہ میلے بھی لگتے ہیں یہاں بھی بیوپار جمع ہوتے ہیں اور اپنی چیزیں صارفین کے ہاتھوں فروخت کرتے ہیں۔

تھوک (ہول سیل) بیوپار

تھوک بیوپاری بہت بڑی مقدار میں چیزیں بنانے والوں سے خریدتے ہیں اور ان کو کم مقدار میں خردہ فروشوں کے ہاتھوں بیچتے ہیں عموماً یہ لوگ ایک یا دو قسم کی چیزوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ یہ خردہ فروشوں کی مختلف طریقے سے مدد کرتے ہیں۔ یہ خردہ فروشوں کے ہاتھوں اپنی چیزیں کم مقدار میں فروخت کرتے ہیں۔ اور ضرورت پڑنے پر ان خردہ فروشوں کو قرض بھی دیا کرتے ہیں۔ یہ خردہ فروشوں کی جانب سے اپنی بنی ہوئی چیزوں کا اشتہار بھی کرتے ہیں۔ وہ بازار کے رجحانات سے بھی خردہ فروشوں کو مطلع کرتے ہیں۔ یہ منافع کی بہت بڑی شرح نہیں رکھتے۔

© KTBS Not to be republished

یہ اشیاء کے بنانے والوں کو بھی بازار کے رجحانات کا پتہ دیتے ہیں جس کی وجہ سے بنانے والوں کو بازار کی ضروریات کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تھوک فروش کی جانب سے اشتہار بھی دیتے ہیں۔اور چیزوں کو محفوظ رکھنے کیلئے گودام بھی فراہم کرتے ہیں۔

ہفتہ واری بیوپاری بازار

©KTBS Not to be republished

بیرونی تجارت: دوملکوں کے مابین تجارت بیرونی تجارت کہلاتی ہے۔

بیرونی تجارت کی تین قسمیں ہوسکتی ہیں

1. درآمد 2. برآمد 3. درآمد و برآمد

درآمد کے معنے ایک ملک اپنی ضرورت کی اشیاء کو دوسرے ملک سے خریدتا ہے برآمد کے معنے ایک ملک اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو دوسرے ملک کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بیچتا ہے۔ درآمد برائے برآمد کے معنے ہیں ایک ملک چندایک دوسرے ملکوں سے خرید کر دیگر ملکوں کے ہاتھوں فروخت کرنا ہیں۔ سنگاپور اور مشرق وسطی کے مما لک اس کی بہترین مثال ہیں۔آج کل کئی ایک مما لک درآمد و برآمد کی تجارت کرتے ہیں۔

غیر ملکی تجارت کی ضرورت:

قدرتی ذرائع کے لحاظ سے دنیا کا کوئی بھی ملک خود کفیل نہیں ہے۔ چند ایک ممالک میں قدرتی ذرائع و مسائل کی بہتات ہے۔ وہ اپنے قدرتی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے کئی چیزیں تیار کرتے ہیں جو ان کی ضروریات سے بڑھ کر ہوتی ہیں جو دوسرے ملکوں کے ہاتھوں فروخت کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح چند ایک ممالک اپنے پاس قدرتی وسائل کی کمی محسوس کرتے ہیں جسکی وجہ سے وہ دوسرے ممالک کے محتاج بن کر اپنی ضروریات کی چیزیں درآمد کرتے ہیں۔ لہٰذا غیر ملکی تجارت کی بے انتہا ضرورت ہوتی ہے۔ غیر ملکی تجارت کی ضرورت دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اور یہ تجارت دو ملکوں کے درمیانی دوستی کو بھی بڑھا وا دیتی ہے۔ اس کا تعلق اشیاء کے بنانے معدنیات کو نکالنے اور چند خدمات کے مہیا کرنے سے ہے۔

کارخانے: کارخانہ یا صنعت ایک معاشی سرگرمی ہے۔ صنعتوں کو دو بنیادی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1. ابتدائی صنعتیں 2. ثانوی صنعتیں

درج ذیل کے خاکے سے صنعتوں کی مزید قسمیں معلوم کی جا سکتی ہیں۔

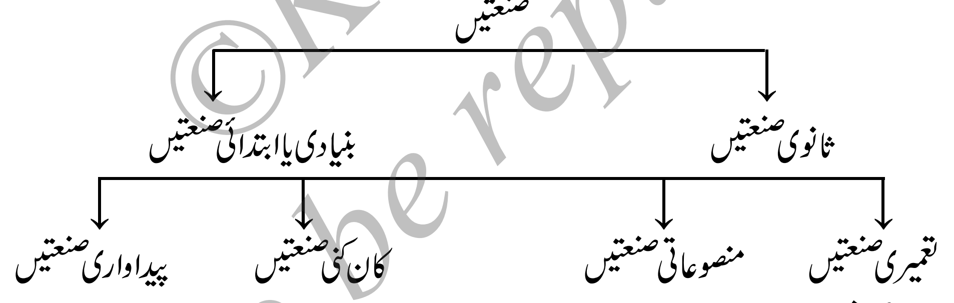

ابتدائی صنعتیں: یہ کارخانے اپنی چیزیں قدرتی وسائل سے حاصل شدہ چیزوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنی پیداوار دکھاتے ہیں مثال۔ زراعت، ڈیری فارمنگ، معدنیات وغیرہ۔ پھر ان صنعتوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے پیداواری صنعتیں اور کان کنی صنعتیں۔

پیداواری صنعتیں: یہ صنعتیں دوبارہ پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں پودے اور جانور یہ صنعتیں ملک کی دولت میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ مثال باغبانی، ڈیری فارمنگ۔

کان کنی صنعتیں: یہ صنعتیں مختلف معدنیات خام اشیاء کو نکال کر یا کچی دھات کو زمین سے نکال کر ان سے اشیاء پیدا کرتی ہیں (ان کو غیر تجدیدی کارخانے بھی کہا جاتا ہے) مثال خام لوہا نکالنا اور کنوؤں سے تیل نکالنا وغیرہ۔

©KTBS
Not to be republished

ثانوی صنعتیں: ان صنعتوں کا انحصار مزدوروں پر ہوتا ہے ان کی بھی تقسیم دو حصوں میں ہوتی ہے پیداواری صنعتیں اور تعمیری صنعتیں۔

پیداواری صنعتیں: یہ صنعتیں خام اشیاء کو جوڑنے کا کام کرتی ہیں یا جزوی طور کو مکمل شکل دیتی ہیں۔ یہ سب مزدوروں پر انحصار کرنے والی صنعتیں ہیں۔ اور مکمل طور پر تیار شدہ چیزیں صارفین کو دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر خام لوہے کو فولاد کی شکل میں صارفین تک پہنچانا گنے سے شکر بنا کر مہیا کرنا وغیرہ۔

تعمیری صنعتیں: یہ عمارتوں، سڑکوں، نالوں اور پلوں کی تعمیر میں مصروف رہتی ہیں یہ جلد اقتصادی سرگرمیوں کو بڑھانے میں مدد دیتی ہیں۔ مثلاً حمل و نقل اور مواصلاتی نظام وغیرہ۔

گھریلو دستکاری یا چھوٹے پیمانے کی صنعتیں: دستکاری صنعتوں کو گھریلو صنعتیں بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اپنے ہی گھر کے دستکاروں یا گھر کے افراد یا نوآموزوں کی مدد سے گھریلو صنعتیں چلاتے ہیں (نوآموز وہ لوگ جو کام سیکھنے کے خواہشمند ہوں یعنی (Apprentice) یہ خصوصاً دیہاتوں میں قائم کی گئی ہیں اور مقامی بازاروں کی ضرورت کے مطابق چیزیں بنائی ہیں۔ بڑھئی۔ لوہار۔ چٹائیاں بنانا۔ ہانڈیاں بنانا۔ کمبل بننا۔ سنگ تراشی وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

چھوٹے پیمانے کی صنعتیں: ایک مخصوص جگہ پر نہایت چھوٹے پیمانے یا عارضی سائبان کے نیچے قائم کی جاتی ہیں۔ وہ عموماً برقی قوت اور مشینیں استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنے ہاں مزدوروں کا تقرر کرتے ہیں اور جدید طریقے اپناتے ہیں۔ کیمیائی صنعتیں انجینیرنگ چیزیں تیار کرتی ہیں۔ جوتے، سائکلیں، پنکھے، ریڈیو اور سلائی مشینیں، صابن ملبوسات وغیرہ تیار کرنے والی صنعتیں گھریلو صنعتوں کی مثالیں ہیں۔ یہاں مقامی اور بیرونی مارکیٹ دونوں کیلئے یہاں چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔

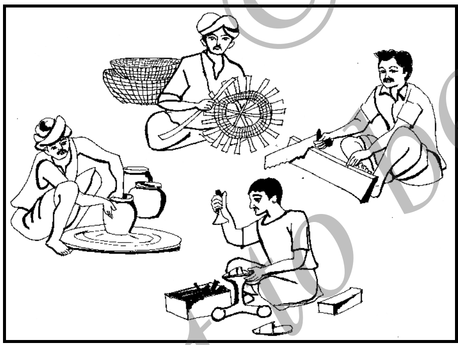

گھریلو یا چھوٹے پیمانے کی صنعتیں

پر سکون انداز میں بیوپار کرنے کے لئے امدادی سامان بھی بنتے ہیں۔ ان کو معاون بھی کہا جاتا ہے۔ یا پھر تجارت کے لئے خدمات بھی کہا جاتا ہے۔ اسباب کے پیدا ہونے کی جگہ سے صارفین تک پہنچانے میں چند ایک رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں۔ ان میں سب سے اہم رکاوٹ جگہ ہوتی ہے۔

©KTBS Not to be republished

ذمہ داری یا نقصان کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔وقت کی رکاوٹ، مالی رکاوٹ، یا علم کی کمی کی رکاوٹ وغیرہ ان تمام کاوٹوں کو دور کرنے کے لئے درج ذیل معاون چیزوں کا وجود ہوا۔

جگہ کی رکاوٹ ۔حمل ونقل: جگہ کی رکاوٹ دور کرنے کے لئے حمل ونقل کی سہولت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ راستوں کے ذریعہ ریلوے یا پھر بحری سفر کے ذریعہ یا ہوائی جہاز کے جو کہ حمل ونقل کے مختلف ذرائع ہیں۔ یہ تمام ذرائع اسباب کے پیدا ہونے کی جگہ سے صارفین تک پہنچانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مالی خدمات: بینک اسباب کے پیدا ہونے کی جگہ سے صارفین تک پہنچانے میں ایک اور رکاوٹ مالی روکاوٹ ہوتی ہے۔ مال کی ضرورت ہر مرحلہ میں ہوتی ہے۔ پیسہ چاہئیے ہوتا ہے تا کہ چیزیں خریدی جاسکیں۔ یہ سارے مسائل بینکس کے ذریعہ حل کئے جاتے ہیں۔ بینک بیوپاروں کو مالی امداد فراہم کرتے ہیں اور خدمات انجام دیتے ہیں تا کہ بیوپاری سکون کے ساتھ بیوپار کرسکیں۔

نقصان کی رکاوٹ ۔انشورنس کمپنیاں: جب اشیاء پیدا کرنے والوں کی جانب سے صارفین تک جاتی ہیں یا پھر جب چیزیں گودام میں تقسیم ہوتی ہیں تو وہاں نقصان پہنچنے یا ٹوٹ پھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔اس رکاوٹ پر قابو پانے کے لئے بیمہ کمپنیاں ہوتی ہیں جو تاجروں کی مدد کرتی ہیں۔ان رکاوٹوں میں سب سے زیادہ اہم آگ یا پانی ہوتے ہیں۔ بیمہ کمپنیاں اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے ان بیوپاریوں کی مدد کرتے ہیں تا کہ وہ پرسکون انداز میں اپنا بیوپار جاری رکھ سکیں۔

وقت کی رکاوٹ: گودام: چیزوں کی تیاری اور ان کی کھپت کا وقت مختلف ہوتا ہے جب تک یہ صارفین تک پہنچے اس وقت تک ان چیزوں کا محفوظ رہنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ گودام سائنسی طور پر تعمیر کئے جاتے ہیں بہت سارے گوداموں میں سردخانے بھی ہوتے ہیں۔

علم کی رکاوٹ ۔اشتہار: جب یہ چیزیں صارفین تک پہنچتی ہیں تو ان چیزوں کے بارے میں معلومات صارفین کو پہنچانا ضروری ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کوئی نئی چیز وجود میں آتی ہے تو اس کی تفصیل صارفین تک پہنچانی ہوتی ہے یا پھر اس کے نعم البدل کے بارے میں صارفین تک معلومات پہنچانی ہوتی ہے ان سب چیزوں کے لئے

©KTBS Not to be republished

اشتہار کمپنیوں کی خدمات بہت ضروری ہوتی ہیں۔

تجارت کے اصول:

ہم سمجھتے ہیں کہ تجارت کا اصل مقصد نفع خوری ہے مگر ایسا نہیں ہے۔اس کا اصل منشا یہ ہونا چاہئیے کہ ہماری تجارت ایسی ہو کہ اس کا منافع نہایت مناسب اور اتنا ہو کہ اصل قیمت پر اس کو آئے خرچ کو سنبھال سکے۔ تجارت، کاروبار اس دنیا کے قدیم ترین پیشوں میں سے ہیں۔ بیوپاری ضرورت کی چیزیں صارفین کو بہم پہنچاتے ہیں اور یہ ضرورت کی چیزیں ہی فراہم کرتے ہیں۔ان بیوپاریوں کے تعلق سے یہ فرض کرلیا جاتا ہے کہ وہ اتنا ہی منافع لیں گے جتنا کہ ان کو ان چیزوں کی قیمت لگی ہے۔

اس اخلاقی اصول پر تجارت کی ترقی ہوتی ہے۔مگر یہ بات انتہائی بدقسمتی کی ہے کہ قرض اور نفع خوری تجارت میں گھس پڑی۔ زیادہ سے زیادہ نفع کمانے کی غرض سے چند ایک مخالف سماج عناصر چند ایک ایسی حرکتیں کرگذرتے ہیں جن میں ملاوٹ، بہت حد تک بدلاؤ، یا پھر غیر معمولی قیمتوں میں بدل دینا یا پھر غلط وزن یا ناپ کا استعمال، غیر فطری کمی پیدا کرنے کے لئے چوری چھپے ذخیرہ اندوزی کرنا اور کالے بازار میں فروخت کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب تجارت کے اصولوں کے اخلاق کی خلاف ورزی ہے۔ایسی حرکتوں سے عوام ناقابلِ بیان مشکلات سے دوچار ہوتے ہیں۔ایسی بداخلاقی ہرگز نہیں کرنی چاہئیے۔

ہمارے ملک میں ایسی بداخلاقی دور کرنے کے لئے حکومت نے عوامی سربراہی کا طریق کار اپنایا ہے (ضروری اشیاء کی فراہمی مناسب داموں والی دکان سے عوام تک پہنچانا) چیزوں کے معیار کو باقی رکھنے اور ضروری اشیاء کی فراہمی کے لئے حکومت نے ایک ادارہ قائم کردیا ہے جس کا بیورو آف انڈین اسٹانڈرڈ ہندوستانی معیار کی مجلس اس کے لئے قوانین کا نفاذ کرتے ہوئے ان اشیاء پر آئی ایس آئی، اگ مارک کا نشان لگنا ہر ایک کمپنی کی تیار کردہ چیز کی پیک پر لگانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ساتھ ہی مقدار، تیار کئے جانے کی تاریخ اور اس کے استعمال کی آخری تاریخ زیادہ سے زیادہ خردہ قیمت (یم آر پی) یہ لازمی قانونی عمل ہے۔

حکومت نے ساتھ ہی جنتا بازار بھی کھول رکھے ہیں۔ صارفین کی کوآپریٹیو سوسائٹی بھی ہیں۔ جو عوام کو ضروری

©KTBS Not to be republished

اشیاء فراہم کرتے ہیں۔

مشق

I. درج ذیل جملوں کی خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔

1. درآمد برائے برآمد کی بہترین مثال __________
2. دیہی صنعت کا خصوصی تعلق __________ سے ہوتا ہے۔
3. کیمیائی اشیاء کی تیاری __________ صنعت میں ہوتی ہے۔
4. تجارت کا واحد مقصد __________ نفع کمانا ہونا چاہئیے۔
5. اشیاء کے معیار کو باقی رکھنے کے لئے __________ ادارہ کو قائم کیا گیا ہے۔

II. درج ذیل سوالات کے دو یا تین جملوں میں جواب دیجئے۔

1. تجارت سے کیا مراد ہے؟
2. متحرک دکانوں کی مختلف اقسام کون کونسی ہیں؟
3. تھوک فروش کون ہیں؟
4. غیر ملکی تجارت کی کوئی تین قسمیں بتائیے؟
5. گھریلو دستکاری اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں بننے والی اہم چیزوں کے نام بتائیے؟
6. کونسے ادارے وقت اور خطرہ کی رکاوٹ کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں؟
7. زیادہ نفع کمانے کے لئے غیر سماجی عناصر کن سرگرمیوں میں ملوث ہوتے ہیں؟
8. زیادہ نفع کی لالچ میں چند تاجر غیر اخلاقی حرکتیں اپنائے ہیں۔ان پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

III. درج ذیل سوالات کے جوابات آٹھ یا دس جملوں میں دیجئے۔

1. تجارت کے معاشی مقاصد کیا کیا ہیں؟

©KTBS
Not to be republished

2. تجارت کے سماجی مقاصد کیا کیا ہیں؟
3. خردہ فرشوں کی خدمات کی تفصیل بتایئے؟
4. مختلف خردہ فروشوں کی فہرست تیار کیجئے ان میں ہر ایک پر ایک یا دو جملے لکھئے؟
5. اختصار سے کسی دو صنعتوں کا ذکر کیجئے؟
6. کسی ملک کے لئے غیر ملکی تجارت کی اہمیت کیا ہے بیان کیجئے؟

IV. سرگرمی۔

اپنے گھر سے نزدیک والے ہفتہ واری بازار کو جا کر وہاں پر ہونے والے خرید و فروخت کے بارے میں معلومات حاصل کیجئے اور اس پر مضمون لکھیں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

باب:3

مختلف تجارتی اداروں کا ظہور

Emergence of different forms of business organisations

اس باب کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ۔۔۔

☆ تجارتی اداروں کی قسموں کا جاننا۔

☆ انفرادی تجارت اور حصّہ داری تجارتی اداروں کی نوعیت۔اقسام اور فوائد ونقصانات کو سمجھنا۔

☆ حصّہ داری کے اندراج کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔

☆ ہندو غیر منقسم خاندان کے تجارتی تعلقات کو جاننا۔

آج کل ہم مختلف تجارتی ادارے دیکھ رہے ہیں۔جن کو ہم چار مختلف قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

1. تجارتی ادارے خانگی حلقوں میں
2. تجارتی ادارے عوامی حلقوں میں
3. ہندو غیر منقسم خاندانی ادارے
4. مشترکہ علاقے والے تجارتی حلقوں میں
5. عوامی افادیت

اس باب اور اگلے باب میں ہم چھوٹے پیمانے کی اور بڑے پیمانے کی تجارتوں کے بارے میں سیکھیں گے جو کہ خانگی شعبہ کے تحت آتے ہیں۔ چھوٹے پیمانے کے تجارتی ادارے جو خانگی شعبہ کے تحت آتے ہیں کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔جو یوں ہیں۔انفرادی تجارتی تعلقات حصہ داری ادارے اور ہندو غیر منقسم خاندانی

©KTBS Not to be republished

ادارے۔

انفرادی تجارتی ادارے: یہ ایک فرد کے ذریعہ چلتا ہے یہی مالک اور یہی شخص منتظم ہوتا ہے۔ یہی شخص سارے منافع کا فائدہ اٹھاتا ہے اور نقصان اٹھانے والوں کا یہی ایک ذمہ دار ہوتا ہے۔اس میں اکیلا شخص تجارت کے لئے سرمایہ لگاتا ہے۔

خصوصیات: یہ تجارت کا سب سے قدیم اور آسان طریقہ ہے۔اس کی ملکیت اور انتظام فرد واحد کرتا ہے۔ایسی تجارت شروع کرنا نہایت آسان ہوتا ہے۔ایسے ادارے انفرادی بیوپاریوں کے فائدوں پر چلتے ہیں۔ انفرادی بیوپاریاں اپنے مخصوص ہنر کو استعمال کرتے ہیں اور اپنے سارے نقصان کے خود ہی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ یہ اپنے گھر کے افراد کی مدد حاصل کرتا ہے۔یا پھر چند لوگوں کو رکھ کر ان کی مدد سے اپنا کاروبار چلاتا ہے۔عموی طور پر یہ اپنی ساخت کے اعتبار سے چھوٹے ہوتے ہیں مگر آج کل یہ بڑے پیمانے پر بھی اپنا کاروبار کرتے ہیں۔

انفرادی تجارتی کے اداروں کے فوائد:

کسی قانونی رسوم کی ضرورت نہیں رہتی۔اپنے ذاتی سرمایہ سے تجارت شروع کی جا سکتی ہے۔روزانہ کی تجارت چلانے میں کسی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا نہیں ہوتا۔مالک ہی تمام منافع کا حقدار اور نقصان کا خود ہی ذمہ دار بنتا ہے۔اس کا صارفین کے ساتھ براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ایسے بیوپاری چند افراد کو اپنے ہاں روزگار بھی مہیا کر تے ہیں۔یہ دولت کی تقسیم میں حصہ دار بھی ہوتے ہیں یہ گاہکوں کی پسند اور ناپسند سے واقف ہوتے ہیں اور گاہکوں کی مرضی کے مطابق انہیں مہیا کرتے ہیں۔

یہ اپنی ترقی کے لئے مناسب قیمت،ٹیکس اور ڈیوٹی وغیرہ ادا کرتا ہے۔یہ اپنے طور پر کوئی بھی فیصلے فوری طور پر لے سکتے ہیں ساتھ ہی وہ اپنے تجارتی راز کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔

انفرادی تجارتی اداروں کے نقصانات:

انفرادی تجارتی ادارے چند ایک نقائص سے پاک نہیں ہیں۔ان کا سرمایہ محدود ہوتا ہے اور وہ اسے پھیلا نہیں سکتے۔چونکہ یہ تجارت ایک فرد واحد کی جانب سے چلائی جاتی ہے اس لئے انتظامی صلاحیتوں کا فقدان ہوسکتا ہے۔ایک کے مقابلے میں دو افراد کا فیصلہ کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔سارے کے سارے نقصانات فرد واحد کو اٹھانے پڑتے ہیں۔انفرادی تجارتی ادارے کی زندگی نہایت مختصر ہوسکتی ہے۔منفرد بیوپاری کے انتقال پر اس کا یہ ایک فردی

©KTBS Not to be republished

تجارت والا کاروبار ٹھپ ہوسکتا ہے۔اور کبھی بھی بند ہوسکتا ہے۔

ساجھے یا حصہ داری کی تجارت والے ادارے:

انفرادی تجارتی ادارے کے نقائص حصہ داری کی تجارت کی طرف لے جاتے ہیں۔اس طرح کی تجارت میں دو یا دو سے زیادہ افراد ایک ساتھ حصہ لیتے ہیں اور اپنا کاروبار آگے بڑھاتے ہیں۔حصہ داری کی تجارت چلانے کے لئے حصہ داری کی تجارت کے اصولوں پر مبنی قانون 1932ء میں بنا۔اس قانون کی دفعہ چار کے تحت حصہ داری کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ یہ سب کی ملکیت ہوگی یا ایک کی سارے حصہ دار تجارت چلائیں گے اور منافع میں برابر حصہ تقسیم کرلیں گے۔زیادہ سے زیادہ حصہ داران کی تعداد دس کی مقرر کی گئی ہے جبکہ وہ بینک سے متعلق تجارت ہو اور اگر صرف تجارت کے حصہ دار ہیں تو ایسے حصہ داروں کی تعداد بیس تک ہوسکتی ہے۔

حصہ داروں کی قسمیں:

حصہ داروں کی کئی قسمیں ہوسکتی ہیں مگر عموماً ہم یہ پاتے ہیں کہ وہ حصہ دار یا تو سرگرم ہوتے ہیں یا کارکن حصہ دار ہوتے ہیں خاموش حصہ دار، نامزد حصہ دار اور اہم حصہ دار ہوتے ہیں۔

1. سرگرم حصہ دار:

سرمایہ کی ایک مقررہ مقدار ادا کرتا ہے اور ساتھ ہی نفع ونقصان میں برابر کا شریک ہوکر وہ سرگرم انداز سے کاروبار چلاتا ہے۔

2. خاموش یا خفتہ حصہ دار:

یہ سرمایہ میں اپنا حصہ ضرور دیتا ہے مگر تجارت میں سرگرمی نہیں دکھاتا اور روزینہ کی تجارت میں سرگرمی نہیں دکھاتا۔سرمایہ کے حصہ کے مطابق تجارت کے فائدے اور نقصان میں برابر کا تناسب رکھتا ہے۔

3. نامزد حصہ دار:

نہ ہی سرمایہ میں اپنا حصہ ادا کرتا ہے اور نہ ادارے کے کاروبار کے روزانہ کی تجارت میں حصہ لیتا ہے۔اس کا منافع میں حصہ دار ہونے کا کوئی حق نہیں ہوتا مگر یہ تجارت میں شامل ہوسکتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

4. نابالغ حصہ دار:

وہ ہوتے ہیں جو ابھی اپنی عمر کے اٹھارویں سال کو نہ پہنچے ہوں۔

ایک نابالغ ایک حصہ دار ہو نہیں سکتا۔ مگر دیگر حصہ داروں کے باہمی رضامندی سے ایک نابالغ بھی حصہ دار ہو سکتا ہے۔ نابالغ حصہ دار نفع میں حصہ دار ہو سکتا ہے مگر وہ نقصان میں شریک نہ ہوں گے۔

جب ایک نئی حصہ داری شروع ہو تو ایک نابالغ کو حصہ داری نہیں دی جا سکتی علاوہ ازیں ان صورتوں میں یہ سب مخفی حصہ دار ہوں گے محدود حصہ دار اور حصہ دار ہی نفع میں شامل رہیں گے۔

حصہ داری کی وصیت:

حصہ داری کی وصیت مختصر ہوگی۔ عموماً یہ اسٹامپ (رجسٹری) کے پیپر (کاغذی دستاویزات) کی صورت میں ہوتی ہے اور سبھی حصہ داروں کے اس میں دستخط ہوتے ہیں۔ یہ ایک ادارے کے مقابلے دوسرے ادارے سے مختلف ہوتی ہے۔ اس میں سارے ہی قواعد وضوابط درج ہوتے ہیں۔ عام طور پر اس میں ادارے کا نام ہوتا ہے، حصہ داروں کے پتے درج ہوتے ہیں، ادارے کا پتہ ہوتا ہے۔ تجارت کی نوعیت کا ذکر ہوتا ہے ان شاخوں کا بھی پتہ ہوتا ہے، اگر کہیں ہوں تو، تجارت کے آغاز کی تاریخ ہر ایک حصہ دار کے سرمایہ کا ذکر ہوتا ہے، نفع اور نقصان کی تقسیم کا تناسب، ہر ایک حصہ دار کے فرائض، ہر ایک حصہ دار کے کام کی تقسیم، ان قواعد کا بھی جب کسی ایک نئے حصہ دار کو شامل کیا جائے، ادارے کے بند ہوتے وقت موجودہ اسباب کی قیمت لگائی جاتی ہے۔ جب کبھی حصہ داروں کے مابین کسی بات پر اختلاف پیدا ہو تو قواعد وضوابط کی مکمل پابندی کی جائے گی۔

حصہ داری کے فوائد:

1. تشکیل کی سہولیت:

کسی بھی قانونی پابندیوں کی ضرورت ہوتی ہے حصہ داری کے لئے یہاں تک کہ حصہ داری کے اندراج کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا حصہ داری کے ادارے آسانی سے شروع ہو سکتے ہیں۔

©KTBS Not to be republished

2. زیادہ سرمایہ: حصہ داری دو سے زیادہ آدمیوں کے سرمایہ سے شروع کی جاسکتی ہے جس کی وجہ سے زیادہ سرمایہ حاصل ہوتا ہے۔

3. بہتر کارگذاری: یہاں ایک سے زیادہ آدمی حصہ داروں کی طرح ہوتے ہیں یہاں بہتر تقسیم کے ذریعہ مزدوروں کو لیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے انتظامیہ کی صلاحیت بڑھتی ہے اور اس طرح کارگذاری کی بہتر صورت پیدا ہوسکتی ہے۔

4. قرض کا مستحق:

حصہ داروں کی قابلیت لامحدود ہوتی ہے وقرض کے مستحق ہونے کی صلاحیت کو بڑھانے کی طرف راہ ہموار کرتی ہے۔

5. تجارتی نقصان کی حصہ داری:

سارے ہی حصہ دار تجارت میں ہونے والے نفع اور نقصان کے حصہ دار رہیں گے۔ نقصان صرف کوئی ایک حصہ دار برداشت نہیں کرے گا وہ اس نقصان کا سارے حصہ داروں میں برابر برابر کرے گا۔

6. تجارت کی رازداری: حصہ داری والے تجارتی اداروں کو اپنے حساب کتاب کے اظہار کی ضرورت نہیں کیونکہ اس طرح ان کی تجارت کی رازداری باقی نہ رہ سکے گی۔

7. آسان تحلیل: حصہ داری کے اداروں کو بآسانی تحلیل کیا جاسکتا ہے۔ کوئی بھی حصہ دار اپنے حصے کی تحلیل کے لئے درخواست دے سکتا ہے مگر اس کے لئے چودہ دن کی نوٹس کے ساتھ ہوگی یا پھر سارے ہی حصہ داروں کی رضامندی کے ساتھ ہوسکتی ہے۔

حصہ داریوں کے نقائص:

1. بعض اوقات حصہ داروں کے مابین شراکت میں بگاڑ اسکتا ہے جو کہ آپسی اختلاف کا باعث بنے گا۔

©KTBS Not to be republished

2. چوں کہ حصہ دار محدود ہوتے ہیں اسلئے سرمایہ کے محدود ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے۔

3. جواب دہی چونکہ غیر محدود ہوتی ہے اس لئے یہ بہت سارے آدمیوں کو حصہ داری میں شریک ہونے پر پست ہمت کرتی ہے۔

4. بے قابو اور بے وقوفی کے فیصلے تباہی کے پیش خیمہ ہو سکتے ہیں۔

5. ساجھے داری کے ادارے تسلسل قائم نہیں رکھ سکتے۔ موت یا کسی حصہ دار کا یا دیوالیہ پن اس ساجھے داری کو ختم کر سکتی ہے۔

6. اپنا حصہ کسی دوسرے حصہ دار کو منتقل کرنا بھی دشوار ہوتا ہے۔

7. حکومت پر قابو پانے کی کمی اور حسابات کی اشاعت کی وجہ سے ساجھے داری کے ادارے منافع کی حمایت پا نہیں سکتے۔

8. پیشہ کی خفیہ باتیں ایک سے زیادہ حصہ دار ہونے کی وجہ سے مخفی نہیں رکھی جا سکتیں۔

حصہ دار اداروں کا اندراج (Registration of partnership firms):

انفرادی تجارتی ادارے کے اندراج کی کوئی سہولت نہیں ہوتی۔ ہندستانی ساجھے داری کی دفعہ 1932 میں حصہ داری کی رجسٹری کا حق ملتا ہے۔ مگر یہ ایک لازمی شئی نہیں ہے۔ یہ حصہ داروں کی اختیار پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اندراج کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ اندراج کے مقصد کے لئے مقررہ درخواست فارم میں جس کو مکمل طور سے پر کیا گیا ہو ایسے اداروں کے اندراج کرنے والے رجسٹرار کو دیا جانا چاہئیے جس کا تقرر حکومت کی جانب سے ہوتا ہے۔ اس کی باقاعدہ فیس ہوتی ہے۔

رجسٹرار مکمل طور پر اطمینان کر لینے کے بعد تمام سہولیات اور قوانین کی ترتیب کے بعد ایک سند جاری کرے گا

©KTBS Not to be republished

جسے ''اندراج کا سرٹیفیکٹ'' کہا جاتا ہے۔

اندراج کے فوائد

1. رجسٹرڈ ادارہ عدالت میں فریق ثالث کے خلاف کوئی بھی مقدمہ درج کرسکتا ہے ایک غیر رجسٹرڈ ادارے کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا۔
2. ایک رجسٹرڈ ادارہ اپنے دوسرے حصہ داروں کے خلاف ایک مقدمہ دائر کرسکتا ہے۔ان قرضہ جات سے متعلق جو اس ادارے نے حاصل کئے ہیں۔
3. فریق ثالث کسی بھی غیر رجسٹرڈ ادارے کے خلاف مقدمہ دائر کرسکتا ہے اور قرضہ جات وصول کرنے بھی دائرہ کرسکتا ہے۔
4. کوئی بھی حصہ دار ادارے کے یا کسی دوسرے حصہ دار کے خلاف مقدمہ دائر کرسکتا ہے جس میں ادارے کی تحلیل یا حسابات کی ادائیگی کے لئے بھی مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ دوسرے ممبران کی تعداد محدود ہو ان کے تجارت کے حصے کی حد تک۔

ہندو غیر منقسم خاندان ادارے:

ایسے ادارے صرف ہندوستان میں موجود ہیں۔ یہ ہندو قانون کے تحت عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ ہندو مرد لوگوں سے بنایا گیا ادارا ہے۔ ایسے ادارے میں تین پشت تک لگاتار ممبر (رُکن) ہونا ضروری ہوتا ہے۔ غیر منقسم خاندان کے سب سے بڑے بزرگ مرد اس ادارے کی دیکھا بھال کرتا ہے۔ جس کو ''کرت'' کہتے ہیں۔ ملکیت سب اراکین کی ہونے کے باوجود اس ادارے کی پوری ذمہ داری ''کرت'' کو ہی نبھانا پڑتا ہے ''کرت'' کے ذمہ داریوں کی کوئی حد بندی نہیں ہوتی۔ دوسرے اراکین کی ملکیت (liability) اُن کے سرمایہ پر منحصر ہوتا ہے۔

©KTBS
Not to be republished

مشق

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ کے ساتھ مکمل کیجئے۔

1. ادارہ جو واحد فرد کی ملکیت اور انتظام سے متعلق ہوا سے __________ کہا جاتا ہے۔
2. ہندوستانی ساجھے داری کی دفعہ والا قانون __________ میں طے پایا۔ تاکہ حصہ داری کے معاملات کو باضابطہ بنایا جاسکے۔
3. بکلینگ کا کاروبار کرنے والے ادارے میں حصہ داروں کے زیادہ سے زیادہ ممبران کی تعداد __________ ہوتی ہے۔
4. غیر منقسم ہندو خاندان کے سربراہ کو __________ کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔
5. واحد تجارتی ادارہ جو خانگی تجارتی ادارے کے ہندوستان میں پایا جاتا ہے __________

II. درج ذیل سوالات کے ایک دو جملوں میں جواب دیجئے۔

1. چھوٹے پیمانے کی تجارتوں کے ادارے کون کونسے ہیں؟
2. چھوٹے پیمانے کی تجارتوں کے ادارے صارفین کی کس طرح مدد کرتے ہیں ؟
3. ساجھے دار ادارے کیا ہیں؟
4. سونے والے ساجھے دار کون ہیں؟
5. ساجھے دار تجارت کی تحلیل کیوں کر آسان ہے؟

©KTBS
Not to be republished

III. درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

1. انفرادی تجارت والے ادارے کی کوئی چار فوائد بتایئے؟

2. انفرادی تجارتی ادارے کے کوئی چار نقصانات بتایئے؟

3. ساجھے داری کا ادارہ کیونکر شروع کیا جاسکتا ہے اختصار سے بتایئے؟

4. مختلف قسم کے ساجھے دار کون کون ہوتے ہیں؟

5. ساجھے داری کے کوئی چار فائدے بتایئے؟

6. ساجھے داری کے کوئی چار نقصانات بتایئے؟

7. ساجھے داری کی تجارت کے اندراج کے فوائد بتایئے؟

8. ''ہندو غیر منقسم خاندان کی تجارت'' کے بارے میں مختصر بیان کیجئے؟

IV. سرگرمی:

کوئی دو اشتہارے اکٹّھا کریں اور مطالعہ کریں اور کیا ایسے معلومات اسباق میں موجود ہیں؟ تلاش کریں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished